U324

Title - FAZL REHMANI

Creator - Shah Sayyed Tajmal Hussain Azeem Abadi.

Publisher - Matba Shah Jamani (Bhopal).

Date - 1897

Pages - 179

Subjects - Tazkira ~~Maho~~ Mashaheer - Bahar; Tasawwuf - Malfoozaat - Fazlur Rehman.

ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم

حضرت قبلۂ عالم ... مولانا شاہ فضل رحمن ...

فضائل رحمانی

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

الحمد للہ کہ ملفوظات بابرکات حضرت قبلۂ عالم و عالمیان سیدنا و مولانا شاہ فضل رحمٰن رضی اللہ عنہ

باہتمام فطانت دستگاہ متانت آگاہ منشی حافظ کرامت اللہ مہتمم مطابع ریاست

در مطبع شاہجہانی واقع بھوپال طبع شد

نقل عبارت از حضرت قبله قدس سره که بر پیشانی کتاب از دست خود نوشته اند

اللهم انی اسئلک من فضلک و رحمتک فانه لا یملکها الا انت

هر که این دعوات ورد نماید بفضله تعالی انجام او بخیر شود

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی انزل الشرائع والاحکام والصلوة علی النبی الامی الذی فصل بین الحلال والحرام وعلی آله الذین امران یتمسک بهم الانام واصحابه الذین اوجب اقتداءهم علی الخواص والعوام اشعار نعتیه

تو بدین جمال و خوبی بر طور گر خرامی	ارنی بگوید آنکس که بگفت لن ترانی
اختر انیکه بشب در نظر ما آیند	پیش خورشید محال ست که پیدا آیند
همچنین پیش وجودت همه خوبان عالم اند	گرچه در چشم خلائق همه زیبا آیند
ما نداریم غم دوزخ و سودای بهشت	هر کجا خیمه زدی اهل دل آنجا آیند

فرموده حضرت قبله قدس سره

یک بت ز چین بصورت آن نازنین نخاست	چین یکطرف ز کلک جهان آفرین نخاست

فہرست کتاب فضل رحمانی

پاس ادب ببین کہ بکوئ شہید عشق	باہیئتی تپید کہ گرد از زمین نخاست

اشعار متعلق توحید

عجب ست باوجودت کہ وجود من بماند	تو بگفتن اندر آئی و مرا سخن بماند
دوست نزدیکتر از من بمن ست	وین عجب ترکہ من ازوی دورم
ایکہ در دیر و حرم مست کرم می آئی	دل چہ دارد کہ درین غمکدہ کم می ائی

مثنوی مولانا روم علیہ الرحمہ

خالق افلاک و انجم بر علا	مردم و دیو و پری و مرغ را
ب را و خاک را بر ہم زدی	ز آب و گل نقش تن آدم زدی
بتش دادی بجفت [illegible] ال و عم	باہزارا اندیشہ و شادی و غم
فظ ہر چیز و [illegible] ہر مکان	رازق ہر جانور اندر جہان
دار [illegible] م وہما	ہم پدید آرندۂ گل از گیا
[illegible] ہمیر بندگان	حاکم و جبار بر گردنکشان
[illegible] ہر بادشاہی بادشا	حکم او را یفعل اللہ ما یشا
[illegible] بعضے را رہائی دادہ اند	واز غم و شادی جدائی دادہ اند
ای خدا ای فضل تو حاجت روا	بے تو یاد ہیچکس نبود روا

میر [illegible] ن نے اس کتاب کے لکھنے پر مجبور کیا [illegible] پہلا اصرار جناب مولانا محمد علی صاحب کانپوری کا ہوا کہ تمہارے پاس ملفوظ تو جمع ہین کیون نہین چہپوا دیتے

دوسرا سبب یہ ہے کہ گویا اسکو مین حکم حضرت قبلہ قدس سرہ العزیز کا خیال
کرتا ہون کہ اشارتاً اشاعت کا حکم ہوا تھا اصل پرچہ کی پیشانی پر حضرت
قبلہ قدس سرہ نے اپنے قلم مبارک سے تحریر فرمایا تھا ہر کہ این عوات
ورد نماید بفضلہ تعالی انجام او بخیر شود - تیسرا بہت بڑا باعث یہ ہوا کہ
جب مین بہوپال پہونچا تو نواب نور الحسن خان عرف نور میان بہت مصر
ہوئے کہ آپ اس کتاب کو فراہم کیجیے یعنے تکمیل کو پہونچائیے مین ضرور
چہپوا دونگا - اور نام اس کتاب کا **فضل رحمانی** رکھا گیا

زنسیم جانفزایت دل مردہ زندہ گردد	بدام باغی ای گل کہ چنین خوش نشست بوئی

اب یہ کتاب پانچ باب اور ایک مقدمہ پر مشتمل ہے **مقدمہ** ثبوت توحید
وجود باریتعالی کے بیان مین ہے وہ یگانہ ہے وہ یکتا اوسے کون دیکہہ سکتا +
جو دوئی کی بو بہی ہوتی تو کہین دو چار ہوتا نہین جانتے ہم وجود و شہود +
یہ باتین ہین دو اور خدا ایک ہے جلوہ گاہ ذات مین درمنظر ایوان دل +
عرش سلطان محبوب این کرسی امکان دل + **نقل** حضرت جنید یا شبلی رحمۃ
اللہ علیہ کو وعظ کے لیے مریدون نے بہت کہا کہ جامع مسجد مین وعظ فرمائیے
آپ منبر پر کہڑے ہوئے اور فرمایا کہ ای لوگو لا الہ الا اللہ کے کہنے والے بہت
ہین مگر دل سے کہنے والے بہت کم ہین **شعر** بیخودی میگفت در راہ خدا +
کا ی خدا آخر درسے بر من کشا + رابعہ آنجا مگر بنشستہ بود + گفت ای غافل

کے اینذر بستہ بود + درکشا دست ای پسر لیکن تو رو + سوی اینذر کن بپا ذر جستجو +

دل درِ وصلش ہمیز دتا کہ بکشاید مگر	اندرون آمد ند اکین در زبیرون بستہ اند

دیگر

تقریر عقلی

ای حضرات مسلمان ہونا مرید ہونا سب اسپر موقوف ہی کہ دل مین جما لئے کہ خدا ہی اور ایسا جمائے کہ تصور تصدیق ہو جائے چونکہ انسان کی عادت چشم ظاہر سے دیکھنے کی ہی اور یقین بغیر اسکے نہین لاتا ہی اسلیے ذات حق باری تعالی کو بھی اسی چشم ظاہر سے دیکھنا چاہتا ہے اللہ تعالی فرماتا ہے کہ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ یعنے بن دیکھے ہمارے نبی سے سنکر ایمان لائے ہین یہ حصہ حضرات صوفیۂ کرام کو نصیب ہے کہ ریاضت کر کے یقین ذات حق پر رکھتے ہین اور اوسکے فراق مین تڑپتے ہین۔ مخفی نرہے کہ خود انسان ہر چیز کو مخلوق مین سے نہین دیکھتا۔ ہے بلکہ بعض کو ہاتھہ سے چھو کر کے یقین لاتا ہے کہ گرم ہے یا سرد کبھی چکھتا ہے تو جانتا ہے کہ ترش ہے یا تلخ ہے کبھی سونگھتا ہی تو یقین لاتا ہے کہ خوشبو ہے یا یہ بد بو ہے آنکھہ انسانی کثیف ہو کر اللہ لطیف کو کیونکر دیکھہ سکتی ہے ہان قلب خاص اسد کے دریافت کے لیے آلہ بنا ہوا ہے درویشون کی صحبت سے البتہ حاصل ہوتا ہے اور اپنی بو سے مست کر دیتا ہی خوشبو

تن زجان و جان زتن مستور نیست	لیک کس را دید جان دستور نیست

مطلب اس شعر کا یہ ہی کہ باوجود قرب بدن اور روح کے بدن روح کو نہین دیکھہ سکتا ہی

ہواکو دیکھیے کہ سنتے ہین اور دیکھتے نہین ہین مگر ہوا پر سیرایقین ہے ہم بولتے ہین
لوگون کے کان سنتے ہین اور دیکھتے نہین ہین ہم بدنصیبون کا معاملہ حضرت
حق سے دیکھیے کب درست ہوتا ہے اصل یہ ہے کہ دل ہمارا خود بیمار ہے شعر

سرمۂ عشق بوالہوس را ندہند	سوز دلِ پروانہ مگس را ندہند
جمال دوست بہر شش جہت تماشا کن	خدا نقاب ندارد تو دیدہ پیدا کن
نہ کوئی حاجب نہ کوئی دربان نہ چہرہ اوسکا نقاب مین ہے	نظر جو اپنی نہین پہونچتی تو ہم یہ سمجھے حجاب مین ہے

بیان قدرت کا یعنی تجلی افعالی کا

ایک روز حضرت قدوۃ السالکین مولانا فضل رحمان قدس سرہ کے سامنے
ایک شخص آئے اور اونھون نے مسئلۂ توحید دریافت کیا بلکہ اوسمین اپنے مرض
کو ظاہر کیا کہ دل جمتا نہین کہ خدا ہے آپنے زور سے چیخ ماری کہ گو مین اونکو نہین
دیکھتا ہون مگر اونکی قدرت کو ضرور دیکھتا ہون فرمایا کہ دیکھو میان تحمل حسین
اس چھوٹی سی آنکھہ مین سارا آسمان زمین سما جاتا ہے حضرت مولانا کی نگاہ جب
عوام پر پڑتی تھی تو گھبراکر جلد رخصت کرتے تھے اور جب عاشق مزاجون کا
سامنا ہو جاتا تھا تو نہایت خوش ہو ہو کر اشعار پڑہتے تھے ایک مرتبہ جب
شروع مین مین گیا تب یہ شعر پڑھا

دل کسکی چشم مست کا سرشار ہو گیا	کسکی نظر لگی جو یہ بیمار ہو گیا

قرآن شریف کا نزول ہونا دلیل اوسکی قدرت کی ہے کہ تمام اہل عرب باوجود زبان دانی

مان لیا کہ خدا کا کلام ہے امت کو خدا اور پیغمبر کے ثبوت کے لیے
بہت کافی ہے اولیاء اللہ یعنی سچے عاشقان خدا کی حیات حیات
ابدی تا بقیامت ہوتی ہے اونکی زندگی مین مخلوق الٰہی اونپر جان
دیتی ہی بعد مرنیکے اونکے مزار پر میلہ رہتا ہے ؎ ہر کہ گوید بندہ ام
سلطان کند + بلکہ در گفتن نیاید آن کند + یہ سب نشانیان رب کی ہین
مژدہ ای دل کہ مسیحا نفسے می آید کہ ز انفاس خوشش بوی کسی می آید
انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام نے قوم اجنہ کو اور ہوا کو اپنا مطیع بنایا۔
جیسے حضرت سلیمان علیہ السلام اور بادشاہونپر فتحیابی پائی جیسے
حضرت موسیٰ علیہ السلام کہ فرعون سے مقابلہ کیا فتح پائی۔ حضرت
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکے نائبون نے بڑی بڑی
سلطنتین سلاطین سے چھین لین باوجودیکہ انکے پاس جنگ کے لیے
نہ مال تھا نہ اسباب مگر خوف ان بزرگون کا سب پادشاہونکے دلونپر
غالب تھا ؎ ہر کہ ترسید از حق و تقوی گزید + ترسد از وی جن و انس و ہر کہ دید
نقل فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عَرَفْتُ رَبِّیْ بِفَسْخِ الْعَزَائِمِ

عاقلان از بیم او بیہای خویش	با خبر گشتند از مولای خویش

حکایت عبد الرحیم دہری

جناب سید صاحب اور مولوی اسمعیل صاحب علیہما الرحمہ جب کلکتہ پہونچے تو

مولوی عبدالرحیم سے وجود باری تعالی مین گفتگو ٹھہری مولوی اسمعیل
صاحب نے کہا کہ مین اور تم دونون شاگرد شاہ عبدالعزیز صاحب کے ہین
گفتگو مین کوئی ہاریگا نہین مگر دو دو باتین ہمسے تمسے ہو جاوین ۔
بھلا ہم پوچھتے ہین کہ تم وجود باری تعالی کے قائل نہین ہو اگر قیامت ہے
اور خدا بھی ہے اوسوقت اگر نماز وغیرہ تمسے طلب ہوئی اور تمہارے پاس کچھ
نہین ہوا نہ نماز ہے نہ روزہ ہے نہ توحید ہے کیا حال تمہارا ہوگا ۔ اور اگر نہ
قیامت ہے نہ خدا ہے تو فقط ہماری نماز وغیرہ عبادتین ضائع ہوئین
دوسری حکایت ایک بزرگ سے کسی نے شبہہ بیان کیا کہ ہمکو
یقین نہین ہوتا ہی کہ خدا ہے آپنے فرمایا کہ آپکو بڑا بھاری مرض ہے
آپ کسکے صاحبزادے ہین اونہون نے بتایا کہ میان خدابخش صاحب
کے بیٹے ہین اون بزرگ نے فرمایا کیونکر آپکو یقین ہے کہا کہ تمام دنیا ہی
کہتی ہے فرمایا کہ اہل دنیا کو کیسے یقین ہوا کہ میان خدابخش صاحب کے
آپ لڑکے ہین آخر آپکی والدہ نے کہا ہوگا اسلیے کہ مان کیطرف سے
آدمی یقینی ہوتا ہے باپ کیطرف سے ظنی ہوتا ہے ۔ بعد اسکے اون
بزرگ نے فرمایا کہ تعجب ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی آئے لکھو کہا
معجزے دکھائے ملک کا ملک مسلمان ہوگیا آپکو اونکے بیان پر یقین
نہین ہوا کہ اونہون نے بیان کیا اور سڑی سی مانکے کہنے پر یقین ہوا

اوس شخص سنے توبہ کی یہ دولت جنکو نصیب ہو مثنوی

گفت پیغمبر کہ حق فرمودہ است	من نگنجم ہیچ در بالا و پست
در زمین و آسمان و عرش نیز	من نگنجم این یقین دان ای عزیز
در دل مومن بگنجم ای عجب	گر مرا جوئی دران دلہا طلب

حکایت دیگر ایک روز دہریون نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو گھیرا کہ آپکو شہید کرینگے اگر جواب عمدہ نہ دینگے فرمایا کہ پوچھو دہریون نے کہا کہ وجود خدا کا کہانسے ثابت کرتے ہو اور کیا دلیل ہے کہ وہ موجود ہے فرمایا کہ ایک بڑا دریا ہو اور طوفان سخت ہو اور ہوا مخالف ہو ایسی حالت مین کشتی بغیر ملاح کے سیدھی جا سکتی ہے دہریون نے کہا کہ نہین اسپر امام صاحب نے فرمایا کہ اتنی بڑی دنیا اسکو کون چلاتا ہے کبھی بادشاہ سے رعیت بگڑ جاتی ہے سنبہالے نہین بنتا ہی سوای خدا کے کس کا کام ہے کہ کرورہا خلقت صاحب قوت کو ایک ضعیف بادشاہ کے مطیع کر دیتا ہے شعر

یار بے پردہ ہی آنکھون پہ پڑی ہین پردے	پوچھتا ہے در جانان پہ یہ گھر کسکا ہی

اشعار اردو و فارسی

جامی بزیر خرقہ خود یافت دوست را	زان رو کشید پای بدامان و سر بجیب
گرچہ گاہے نظر نے آئے	لیکن از دل بدر نے آئے
چہ کنم باکہ توان گفت کہ او	در کنار من و من مہجورم

ایضاً از زبان حضرت قبلہ قدس سرہ

ملنے نملنے کا تو وہ مختار کارہی | پر چاہیے تجھے کہ تگ و دو لگی رہے

ایضاً از زبان حضرت قبلہ قدس سرہ

اونکے آنیکا بندھا رہتا ہی دہیان | بیٹھے بٹھلائے اوٹھا کرتے ہین ہم
ایک بلبل ہے ہماری رازدان | ہر کسی سے کب کھلا کرتے ہین ہم
یہ نہ سمجھو کہ آہ کرتا ہون | دل لگانے کی راہ کرتا ہون

ارشاد حضرت قبلہ قدس سرہ

ایک مرتبہ ہمنے زمانۂ ابتدا مین مولانا و مرشدنا نور اللہ مرقدہ سے شکایت وسوسہ کی کی کہ خطرات قلب پر برے آتے ہین کہ وہ خلاف توحید مین آپنے فرمایا کہ اگر تمکو برا معلوم ہوتا ہے تو نشانی ایمان کی ہی فرمایا کہ تمنے لکھا پڑھا سب چوپٹ کیا تمنے حدیث مین نہین پڑھا ہے کہ صحابہ کو وسوسہ ہوتا تھا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہتے تہے کہ یا رسول اللہ ایسے خطرات آتے ہین کہ ہم کو بلا ہو جاتے تو بہتر تھا آپ تشفی دیتے تھے تقریر راقم حضرت قبلہ قدس سرہ کی غرض یہ تھی کہ بشریت جبتک ہی خطرہ آنا ضرور ہے بشر اسکی طرف متوجہ نہو سمجھے کہ دل ایک سڑک ہی کہ جسپر سب طرح کے لوگ چلتے ہین کافر مسلمان علاوہ اسکے سب جال ہین سمجھے کہ اوسکی طرف سے ظہورات شیونات کی تجلی ہے جب لطف آوے اور ذوق تو سمجھے کہ وہ متوجہ ہوا اور جب غفلت

اور خطرات آوین تو سمجھ لے کہ اوسوقت خالق میرا متوجہ نہین ہے

دلم فکر درو دربان ندارد * نگہبان خانۂ ویران ندارد *

ایضاً از نور میان صاحب سلمہ ربہ

خطرونکا بھی گذر نہ ہو دلکی آس پاس
کیا انتظام ہو تری منزل کے آس پاس
رہی مدّ نظر اے بدگمانی آبرو دل کی
نہ آنا دل مین خطرہ کا ہی تہذیب اوسکی محفل کی

ایضاً در حالت بیخودے

بیخود ہون کچھ ایسا کہ نہین اپنی خبر آج
بیٹھا ہے کسی بدمست نے بہکی ہی نظر آج
کی مشق تماشا جو رخ مہر پر اک عمر
مدت مین ہوئی قابل دیدار نظر آج
منظور لبھانا ہے ستم کا ہی بہانا
کچھ صلح کا پہلو ہو کہ لڑتی ہو نظر آج
رہنے نہین دیتا کہین دیوانہ پن اپنا
کافی ہے ترے گوشۂ دلمین وطن اپنا
آنیکا ثمر ہے یہی گلزار جہان مین
ہو جاے کسی طرح سے وہ گلبدن اپنا

ایضاً بیان اوسکی قدرت کا

وَفِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ارشاد ہوا کہ مجھے کہان ڈہونڈہتے ہو اپنے آپ ہی مین مجھکو دیکھ لو کہ صدہا ہزارہا قدرتین اسی جسم مین موجود ہین ایک زبان ہے کہ جسمین تمام رات دن مثل دریا کے پانی رواں ہے چنا بہنا ہوا اور سلو پیسا ہوا کہاتے جایئے اور وہ اوس پانی مین سونتا چلا جاتا ہے دل ہے کہ اختیار ہی مین نہین ابہی کسی سے دوستی ہے ابہی فورًا بگاڑ ہے

پوچھیے تو کوئی وجہ نہین سوای اسکے کہ خدا اوسسے راضی نہین ہے ایک وقت ہی
کہ تمام مخلوقات اوسکو سلام کرتی ہے دوستان زمانہ سلام باداے محبت کررہی ہین
پھر خدای برتر جو اوس سے کنارہ کش ہوا تو سب کنارہ کش ہین حکیمون سے
انسان کی سب قدر تو نکا حال پوچھیے کہ بدن مین کیسی کیسی رگ اور کیسی کیسی ہڈی
وگوشت کس کس نفع کے لیے بنائی ہے بچہ مانکے شکم مین کس طرحسے پرورش
پاتا ہے اور ایسی تنگ جگہہ سے کیونکر خود بخود اپنے زورسے باہر ہوتا ہے

بیان قدرت علمی

آدمی گو ایک ہی صورت کے سب ہین اور اوسی کتاب کو سب نے پڑھا مگر ایک
کی طبیعت وہ غضب ہے کہ قوت اجتہادیہ اوسکو حاصل ہے ہزارہا نکتہ بول رہا ہی
اور دوسرا طالب العلم ایسا غبی ہے کہ معمولی بات اوسکے ذہن مین نہین
آتی ہی وہ صاحب تصنیف کب ہوگا صنعت کا خصوصًا اس زمانہ مین یہ حال ہے
کہ ہر سال نئی ایجاد ولایت سے آتی ہے معلوم ہوا کہ دل تو ایک ہی مگر تجلی کا
فرق ہے کسیکے دلپر صنعت کی تجلی ہوئی کہ تار برقی ریل کلین وغیرہ بناکر ایجاد
کررہا ہے دوسرا صنعت علمی دکھلا رہا ہی کہ طرح طرح کی تصانیفات مین
دست اندازی کررہا ہے ؎ چرخ کو کب یہ سلیقہ ہی ستمگاری مین
کوئی معشوق ہے اس پردۂ زنگاری مین ٭ بیان رزاقی مین دیکھا گیا ہی
کہ اوسمین کسی قسم کی لیاقت عربی فارسی کسی بات کی نہین ہی مگر کوئی ایسا

سبب پیش ہوا کہ اوسکو کوئی بڑا عہدہ ملگیا یا کسی بادشاہ یا امیر کی توجہ ایسی ہوئی کہ وہ بڑا امیر کبیر ہوگیا اور پہر ایسی آفت آئی کہ دم بہر مین خاک ہوگیا **مثنوی**

خواجہ میداند کہ روزی دہ دہد	این نمی داند کہ روزی دہ دہد
شاہ مارا دہ دہد منت نہد	رازقِ ما رزق بے منت دہد
بنادان آنچنان روزی رساند	کہ دانا اندران حیران بماند

بیان معجزۂ قرآن مجید

قرآن بہیجکر اشتہار دیا قُلْ لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰی اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ ھٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِہٖ وَلَوْ کَانَ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ ظَھِیْرًا اسکا مطلب یہ ہی کہ اگر جنات اور انسان سب جمع ہوکر چاہین کہ ایک آیت قرآن شریف کی بناوین ہرگز نہین بنا سکتے ہین اگرچہ ایک دوسرے کی مدد کرین **مثنوی**

خشک تار و خشک چوب و خشک پوست	از کجا می آید این آواز دوست

حضرات آپ جب اس قرآن شریف کو عرب مین بچون کے مونہہ سے لحن مصری مین سنیئے تب اس شعر مثنوی کا مطلب آپ پر کہلے **نقل** حضرت مولانا محمد قاسم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ یون تو چارون کتابین آسمانی ہین مگر قرآن کو کلام الٰہی کہنا چاہیے کہ اسکی بلاغت سے تمام عالم حیران ہے بقیہ کتب آسمانی کو زبان فرشتہ سمجھنا چاہیے واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم

بیان اطمینان قلب کا

بڑی نشانی رب کی یہ ہی کہ کسی طرح سے رنج وغم ہو مگر جب اللہ کا ذکر بندہ کرے جس قاعدہ سے کہ صوفیون نے ظاہر کیا ہی بیشک سب رنج و غم جاتا رہیگا اللہ تعالی فرماتا ہی کہ اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ترجمہ یاد رکھو کہ مومنون کی یاد مین دلکو آرام ہوجاتا ہے ~ بس از سی سال این معنی محقق شد بخاقانی

بس از سی سال این معنی محقق شد بخاقانی	کہ یکدم با خدا بودن بہ از تخت سلیمانی

پھر ارشاد ہوا کہ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰہُ سَکِیْنَتَہٗ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اوتارا اللہ نے سکینہ کو اپنے پیغمبر کے اور مسلمانونکے دلوںپر اللہ تعالی اپنی نوازش کو صحابہ پر بیان کرتا ہی سکینہ کے معنے یہ ہین کہ بیفکر ہوجانا مثل شب اول دولھا دولھن کے یعنی ذاکرین خدا کا یہ حال ہوجاتا ہے کہ جب اوسکی یاد مین خلوص نیت سے گوشہ تنہائی مین بیٹھکر مشغول ہوتے ہین تب غم دنیا و ما فیہا سے فارغ البال ہوجاتے ہین پس یہ سب نشانیان ہین رب کی گروہ صوفیہ کے لیے باقی عوام کے لیے بہت نشانیان ہین منجملہ اوسکے مسخر ہوجانا جانورونکا مثل ہاتھی اور گھوڑے وغیرہ کے۔ اشعار مذاقیہ مضمون بالا پر

مثنوی

ہیچ کنجے بے دد و بیدام نیست	جز بخلوتگاہِ حق آرام نیست

اردو کا شعر

مجھے کیا کہ ہزارون چمن ہون ہرے مجھے کیا کہ ہزارون ثمر ہون بھرے
میرے غنچۂ دل کو شگفتہ کرے وہ نسیم نہین وہ صبا ہی نہین

بیان علاج قلب کا

دنیا مین جھگڑنیسے دل ایسا بیمار ہو جاتا ہے کہ بعضے مجنون ہو گئی یعنی خبط ہو گئے کہ کسی دنیا کے حکیم سے اونکی صحت نہین ہو سکی خواہ علما کا باہمی جھگڑا ہو خواہ دنیا دار عوام یا خواص کا تھکم فضیحتی ہوتی ہوا وسکے باب مین ارشاد ہوا ولقد نعلم انک یضیق صدرک بما یقولون ۵ فسبح بحمد ربک وکن من السجدین ۵ واعبد ربک حتی یاتیک الیقین ۵ اس آیت کا خلاصہ یہ ہوا کہ لوگونکی کج بحثی سے تمہارے سینہ مین جو تنگی و تکلیف آگئی ہے تو سبحان اللہ وبحمدہ پڑھ لیجیے اور عبادت کی انتہا یون تعلیم فرمائی کہ جبتک تمکو یقین اپنے رب پر نہ آجائے جسکو مقام نبوت اور ولایت کہتے ہین مخفی نرہے کہ تمام دنیا کی سلطنت اور اونکی دربار نیست و نابود ہو گئی مگر اللہ والون کا قانون مثل اذان و نماز و وظیفہ و مساجد کہ یہ سب قیامت تک باقی رہین گے صدہا برس سے خانقاہ چشتیہ نقشبندیہ قادریہ وغیرہ باقی ہے اور رہیگی مناجات

ای خدا ای قادر بیچون و چند	از تو پیدا شد چنین قصر بلند
من بعصیان صرف وقت خود کنم	بینی واز حلم می پوشی برم
جرم ہا بینی و خشمے ناوری	ای بقربانت چہ نیکو داوری
گر مرا این بار ستاری کنے	توبہ کردم من زہر نا کردنے

یار و خویشانم مرا بگذار دند — زار در دست غم بسپار دند
جملہ می بینی نگیری انتقام — از در حلم و کرم آئی مدام
قطرۂ دانش کہ بخشیدی زپیش — متصل گردان بدریاہای خویش
این قدر ارشاد تو بخشیدۂ — تا بدین پس عیب ما پوشیدۂ

بیان معراج حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مرحبا سید مکی مدنی العربی — دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی
من بیدل بجمال تو عجب حیرانم — اللہ اللہ چہ جمال ست بدین بوالعجبی
نسبتے نیست بذات تو بنی آدم را — برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی
نخل بستان مدینہ ز تو سر سبز مدام — زان شدہ شہرۂ آفاق بشیرین رطبی
ذات پاک تو کہ در ملک عرب کرد ظہور — زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی
شب معراج عروج تو ز افلاک گذشت — بمقامیکہ رسیدی نرسد ہیچ نبی

سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ترجمہ پاک ذات ہی وہ جو لے گیا اپنے بندے کو راتی رات ادب والی مسجد سے پرلی مسجد تک جسمین ہمنے خوبیان رکھین تا کہ دکھاوین اوسکو اپنی قدرت کے نمونہ وہی ہی سنتا دیکھتا شعر

زسر سینہ اش جامی الم نشرح الک برخوان — زمعراجش چہ میپرسی کہ سبحان الذی اسری

حکایت معراج کی پوری حالت سورۂ والنجم مین ہے یہان اسقدر ذکر ہے کہ اللہ تعالی لیگیا اپنے حبیب کو مکہ سے مسجد اقصے تک یعنی بیت المقدس تک اور پہر وہان سے آسمان پر لیگیا جب ابو جہل کو خبر پہونچی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس جانیکا دعوی کرتے ہین اور وہان سے آسمان پر تب کہا کہ اس لڑکے نے بیت المقدس کبھی نہین دیکھا ہے کیونکہ ایام طفلی سے بسبب قرابت قریبہ کے مین خوب جانتا ہون کہ نہین گئے ہین پھر جاکر حضرت سے پوچھا کہ بیت المقدس کی مسجد کو تو آپنے دیکھا ہوگا فرمایا کہ ہان پہر ابو جہل نے پوچھا کہ محراب کے پاس اور فلان ستون کے پاس کس قسم کا نقشہ اور پہول ہین آپکو تامل ہوا کہ شب کو دیکھا تھا حضرت جبرئیل علیہ السلام بحکم خدا مسجد اقصے کو مسلم اوٹھا کر لے آئے اور حضرت کی سامنے رکھدیا اب جو سوال اوسکی عمارت مین ہوتا ہی اوسکا جواب آپ دیتے ہین

شعر جناب مولوی محمد کامل صاحب مد ظلہ

سکھی رین سہاون دھوم مچی	دلہن آوت ہین پیا کی نگری
کر نار سنگار طیار ہئین	او نجیاری بھئی سنیان کی نگری

مثنوی

گفت معشوقے بعاشق کای فتا	تو بغربت دیدۂ بس شہرہا
پس کدامین شہر زانہا خوشترست	گفت آن شہریکہ دروی دلبرست

دیگر اشعار

ای صدر ایوان رسل وی شمع جمع انبیا
خورشید برج سلطنت جمشید تخت کبریا

طٰہٰ ویٰس نام تو انا فتحنا کام تو
قرآن زحق پیغام تو ای آفرینش را بہا

ہم صدر بدر عالمی ہم تاج فخر آدمی
ہم انبیا را خاتمی ہم مجتبا و مقتدا

نور دل آدم توئی کام ہمہ عالم توئی
ہر خستہ را مرہم توئی ای درد دلہا را دوا

جنت سرای یار تو رضوان امانت دار تو
وی از گل رخسار تو فردوس اعلی را بہا

بیان سیر آسمان کا

آپ جب آسمان پر تشریف لیگئے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت موسی علیہ السلام حضرت عیسی علیہ السلام سے ملاقات ہوئی حضرت جبرئیل علیہ السلام ساتھہ تھے بتاتے چلے گئے طرفین سے سلام علیک ہوئی۔ اور انبیا علیہم السلام نے بلفظ اخ صالح کے کہا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بلفظ ابن صالح کے کہا اللہ تعالی نے مقام قربین بلاکر باتین کین اور جنت و دوزخ کو دکھلادیا۔ علما کا اسمین اختلاف ہی کہ اس چشم ظاہر سے اللہ تعالی کو دیکھا یا نہین بعض علما قائل ہین کہ نہین دیکھا اور بعض قائل ہین کہ ان آنکھون سے خدا کو دیکھا۔ احسان رب کا کہ موسی علیہ السلام کو آواز آئی کہ لَنْ تَرَانِي تم ہمکو نہین دیکھہ سکتے ہو کہ اور حضورؐ نے اس چشم ظاہر سے دیکھا جیسے حضرت ابن عباس کی روایت مین ہے کہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان آنکھون سے خدا کو دیکھا تھا کسی شاعر کا شعر ہے

ان نینن کھول کیو درشن	تب سنکھہ جوت مین جوت پڑی

فارسی کا شعر

ارنی ولن ترانی ناز و نیاز باشد	این ہر دو پیش عاشق دریای راز باشد
از فروغ رب ارنی روح جانان ساختند	لن ترانی نقد جنبش را نگہبان ساختند
دارد آن آفت جان حسن جمال عجبی	باشکوہی عجبی جاہ جمال عجبی
او بتاراج دلم مائل و من مائل او	او بفکر عجبی من بخیال عجبی

ایضاً

کسکی چھٹکی چاندنی اور کسکا چمکا نور	ذرہ جو خورشید بنا ٹھکری بنگئی طور

سورۂ والنجم سے معلوم ہوتا ہے کہ اعلی درجہ کی نشانیان اپنے رب کی دیکھین جیسے عین پردہ کے پاس سے کسی پردہ نشین سے کوئی باتین کرے راقم کہتا ہے کوئی بڑی بات نہین ہے کہ آپ نے خدا کو دیکھا ہو اسلیے کہ یہی آنکھہ ہے کہ وہ دیکھہ کر کہہ رہی ہے کہ دیکھو دو چار جن ہمارے پاس کھڑے ہین اور جس پر جن مسلط نہین ہے وہ کچھہ بھی نہین دیکھتا اسی طرح سے حضور کی آنکھہ مبارک مین ایسی قوت بخشی ہو کہ آپ دیکھہ سکتے تھے

بوے جانان سوے جانم میرسد	بوے یار مہربانم میرسد
ما بلبلیم نالان گلزار ما محمد	ما نرگسیم حیران دیدار ما محمد
قمری بسرو ناز د بلبل بگل فریبد	ما عاشقیم بیدل دلدار ما محمد

اندر تمام عمرم معراج خویش دانم	باشد شبی چو یارب مہمان ما محمد

تقریر راقم چونکہ معراج بھی ایک نشانی رب کی ہے اسلیے ذکر ثبوت وجود باری تعالی مین کیا گیا کہ حضور پرنور نے ایک سفر دور دراز فرما کر علم تصوف سیکھا اور پھر اس عالم مین مدرسی کر کے سب کو تصوف سکھایا یہان تک کہ وہ علم آسمانی ہم لوگون تک پہونچا آپکی مدرسے کے بڑے طالب العلم حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر و حضرت عثمان غنی و حضرت علی کرم اللہ وجہہ

پہلا باب سوانح عمری مین حضرت مولانا فضل رحمن قدس سرہ کے اور تعریف صوفی مین

مخفی نرہے کہ صوفی وہ ہی جسکے قلب مین سواے خدا کے کچھ نہو نقل ہے کہ عالم روحانیات مین حضرت رابعہ بصری سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیون رابعہ مجھے یاد نہین کرتی ہو اوسوقت دو شعر مین حضرت رابعہ بصری نے جواب یا شعر

لیک در من دوستے جا کرد ورفت	شور عشقش مست و شیدا کرد ورفت
کہ ترا ہم نیست گنجایش درو	تو ہم اصلا درنے آئے درو

حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی اللہ کا ہوا ہوگا اللہ اوسکا ہوا پہر سب مخلوق اوسکے تابع ہین چنانچہ ارشاد ہوا مَنْ کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ ترجمہ جو ہر کو نبھے سو ہر کا ہوی شعر

سمایا ہے جب سے تو نظروں مین میرے	دلون مین سبھونکے سمایا ہوا ہون
ملامت عشقبازیکی وٹھاوی کون تیرے مین	تراب اسکام کا تو ہے کہ ہر کا روہر مردے

مقولہ ایک شخص کا ہے کہ تصوف حکیم بنکر آیا اور فقیر بنکر رہا اور پادشاہ ہو کر گیا جب آپ ایک حکیم بنکر دیکھینگے تو تصوف کو جنگ اور خونریزی سے دور اور حکمت اور فقر کی سلطنت ظاہری اور باطنی نعمتونسے مالامال پائینگے کم سے کم بنا ہوا صوفی بھی ایک ایسا فقیر نظر آویگا جو ایک بادشاہی نشان کے ساتھ رہتا ہوگا اوسکی رعایا نہایت خوشی سے نذرانہ پیش کرتی معلوم ہوگی اوسکے مرید بغیر تنخواہ کی فوج سے زیادہ حکم بردار پائے جائینگے۔ اور جو روحانی سلطنت پر قبضہ پائے ہوئے ہین اونکی آزادانہ حالتین ایسی ہی ہین کہ اون کی نسبت پابندان شریعت کو جتنا رشک ہو تھوڑا ہے مثنوی

چون از و گشتی ہمہ چیز از تو گشت	چون از و گشتی ہمہ چیز از تو گشت

انھین کی شان مین آیا ہے قَدْ جَاءَكُمْ بَصَائِرُ مِنْ رَبِّكُمْ یعنی عینکین آپکو خدا کی طرف سے آئین لگائیگا تو خدا کو دیکھیگا ورنہ اندھا رہیگا اسی سے لیے آگے ارشاد ہوا کہ فَمَنْ أَبْصَرَ فَلِنَفْسِهِ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا

مقولہ ہندی جیکو درشن ایت نہین اوکو ایت نہ اوت مٹا جات

ہر چند تو شاہ ما گدائیم	دامن مفشان کہ مبتلائیم

از کدامی سحر و افسون مہربان سازم ترا
انچہ میخواہد دل من آنچنان سازم ترا

کردہ ام خالی حریم سینہ را از غیر تو
بر تمنائیکہ روزی میہمان سازم ترا

خلوتی نبود ترا غیر از حریم جان من
آرزوی جان من انیست جان سازم ترا

سوانح عمری

آپ ۱۲۰۸ شنہ ہجری مین پیدا ہوے اور ۱۳۱۱ شنہ ہجری مین آپکا انتقال ہوا اور بروایت جناب احمد میان صاحب سجادہ نشین دام ظلہ کے ۱۲۰۷ شنہ ہجری مین پیدایش ہوی فقیر راقم الحروف سے بہی جناب مولانا قدس سرہ نے نام اپنا تاریخی فرمایا تہا پس اوس حساب سے آپکی پیدایش ۱۲۰۸ شنہ ہجری کی ہوی آپ کی تاریخ وصال مین یہ شعر ہے شعر

گفت ہاتف سال وصلش چون ز دنیا پا کشید
واصل حق شد ز راہ قرب آن قطب زمان

ایضاً

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روی گل سیر ندیدیم بہار آخر شد ۱۳۱۱ھ

آن قدح بشکست وآن ساقی نماند
بزم برہم خورد و می باقی نماند

وہ جو بیچتے تہے دواے دل وہ دوکان اپنی بڑہا گئے
وہ عجب گہڑی تہی کہ جس گہڑی وہ ہمین یہ روگ لگا گئے

ایضاً دیگر

ای آتش فراقت دلہا کباب کردہ
سیلاب اشتیاقت جانہا خراب کردہ

چہ خوش ست عاشقی یہ اجلی رسیدہ باشد
ز جفا و جور یارش ستمی کشیدہ باشد

ز فراق وصل جانان ز خودش خبر ندارد
کہ چونیم مرغ بسمل بزمین طپیدہ باشد

شب ہجر عاشقی را اجلی رسیدہ باشد	بچہ حال مردہ باشد کہ ترا ندیدہ باشد

دیگر از مثنوی مولانا روم رحمہ اللہ تعالی

چونکہ گل رفت و گلستان درگذشت	نشنوی زین پس ز بلبل سرگذشت
چونکہ گل رفت و گلستان شد خراب	بوی گل جوئیم از کہ از گل آب
خوشتر از ہر دو جہان آنجا بود	کہ مرا با تو سر و سودا بود
ہر کجا تو با منی من خوشدلم	گر بود در قعر گوری منزلم
بر سر تربت یہ آ کر کہگئے	حشر مین اوٹہنا بہی آرام کر

بیان وقت وصال کا

آپ نے علالت مین وصیت کی تہی کہ ہمارے مرنے کے وقت بہی حدیث پڑہی جاوے کہ روح ہماری حدیث سنتے سنتے نکل جائے۔ چنانچہ بعض آدمیون نے حضور کے نزع کے وقت حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پڑہی تہی

نقل حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند رضی اللہ عنہ نے بہی وقت وصال کے فرمایا تہا کہ میری جنازہ کے سامنے آیت کا پڑہنا بے ادبی ہے یہ شعر پڑہدینا شعر

مفلسانیم آمدہ در کوی تو	شئی للہ از جمال روی تو

لوگون نے پوچہا آپ کہان دفن ہونگے فرمایا کہ جہان مین بیٹہا ہون ورنہ جہان احمد میان کہین وہین دفن کردینا راقم کہتا ہے کہ جناب

احمد میان صاحب کو وارث اتم بنا گئے کہ میت کا اختیار وارث اتم کو ہوتا ہے
اور مشہور ہے کہ کاملین کی نگاہ اخیر وقت ہوتی ہے کہ جب آنکھہ بند
کر لیتے ہین پہر چلتے وقت جسکا ہاتہہ پکڑ کر اوسپر آنکھہ کہول دیتے ہین
تو نسبت اونکی اوس مین جا رہتی ہے سنا گیا ہی کہ جناب احمد میان
صاحب کے کان مین کچھہ باتین کہین اور ہاتہہ پکڑ لیا گویا چلتے وقت بیعت
لی پہر سنا ہے کہ عبد القادر خان روئے کہ ہم لوگونکو آپ کس پر چہوڑے
جاتے ہین فرمایا کہ گہبراتا ہہر خاک مین جا کر بہول جاؤنگا اور کئی آدمیون
سے مثل ردولی والون کے اور دوسرون کے بہی نزدیک تہے
فرمایا کہ کون مہینا ہے لوگون نے کہا کہ ربیع الاول تو فرمایا مین اپنی نماز اول آپ پڑہ لیتا ہون

بیان مین نسب نامہ کے

جناب افضل المحدثین قطب زمان مولانا شاہ فضل رحمن قدس سرہ اولاد
مین حضرت مصباح العاشقین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے تہے جنکا مزار
اور خانقاہ جس مین ایک مسجد عالیشان ہے موضع ملانوان مین ہے
انکی وصال کو پانچسو برس کے قریب ہوئے آپ سکندر لودہی بادشاہ
دہلی کے عہد مین تہے انکے اولاد مین اکثر بزرگ ہوئے ہین سلسلہ
نسب یون تہا کہ جناب مولانا شاہ فضل رحمن قدس سرہ بن شاہ
اہل اللہ بن شیخ محمد فیاض رحمہ اللہ بن شیخ برکت اللہ رح بن شیخ نور محمد

رحمہ اللہ بن شیخ عبداللطیف رحمہ اللہ بن شیخ عبدالرحیم
رحمہ اللہ بن شیخ الشیوخ حضرت محمد رحمہ اللہ المعروف بہ حضرت
مصباح العاشقین محمدی صدیقی چشتی اس موضع ملانوان
مین آپکی پیدائش ہے اور مدت دراز تک یہین مقیم رہی نانہیال
آپکا سندیلہ مین ہے اور اسی بستی مین حضرت شیخ حیدر علی
شاہ صاحب خلیفہ اعظم اعلی حضرت شاہ محمد آفاق رحمۃ اللہ علیہ
کے تھے آپکی یعنی حضرت پیر و مرشد کی عادت تھی کہ بعد فراغ
نماز صبح پہلے مزار پر حضرت جدامجد کے مراقب رہتے تھے بعد
اوسکے مزار پر حضرت حیدر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے
دیر تک مراقب رہتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت مجدد الف
سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی روح مبارک سے حضرت
مصباح العاشقین رحمۃ اللہ علیہ نے شکوہ کیا کہ آپنے ہمارے
ایک لڑکے کو چھین لیا مگر تعلق چشتیت کا آپکے ساتھ ہمیشہ رہا ایک
شخص کو چشتی طریقہ مین مرید کرکے اوسکو شجرہ سلسلہ حضرت
مصباح العاشقین رحمۃ اللہ علیہ کا دیدیا تھا اسیطرح حضرت
مولانا شاہ آفاق رحمۃ اللہ علیہ کی عادت مین تھا کہ آپ خلفائے
طریقہ کا شجرہ دیتے تھے اور آبائی طریقہ مین مجددیہ تھے تو آبائی طریقہ کیطرف سے بھی شجرہ دیتے تھے

بیان حالات طفلی کا

آپ ملانوان مین سڑک پر لڑکون کے ساتھہ کچھہ کھیل مین مشغول تھے کہ
گاڑی آئی اور آپ اوسکے پہیے کے نیچے دب گئے قدرت خدا کی
کہ آپکے سارے چہرے مبارک و سر پر سے گاڑی کا پہیا چل گیا
مگر حیات باقی رہی فقط اسقدر رہوا کہ ایک کان آپکا اوس پہیے سے
کٹ گیا کہ جسکو سب صاحبون نے دیکھا ہے کہ ایک کان تھا آپکی قدر اپنے
بزرگون مین لڑکائی سے تھی آپ کے لڑکپن کی بہت سے حکایتین
مشہور رہین کہ شریعت کے مطابق باتین آٹھہ برس کی عمر کے وقت سے
سرزد ہوتی تھین اسلیے تمام بزرگان آپکے آپکی تعظیم کرتے تھے ایک
مرتبہ آپ اپنے والد کے ساتھہ ملانوان سے چلے ہاتھہ مین آپکے والدکی
ایک پنجرہ تھا جس مین طوطی تھا آپ جب کوئین کے کھیت پر پہونچے
تو آپکے والد ذی کوئی یعنی کاکن کے درخت کا ایک خوشہ توڑکر جانور کو
پنجرہ مین دیدیا مولانا مرحوم نے منع کیا والد نے آپکے خفیف سمجھہ کر
نہین مانا اور چلے گئے جب آپکے والد بیس پچیس قدم گئے تو دکھا
کہ مولانا مرحوم میرے پیچھے نہین ہین بلکہ وہین کھیت پر کھڑے ہین
پکارا کہ آو کیون کھڑے ہو آپ نے فرمایا کہ جب مالک کھیت کا آویگا تو
اوس سے معاف کرا کر آونگا کہ خوشہ پنجرہ مین ہمارے ہی آپکے والد نے

کم سنی کے سبب سے نہین چھوڑا اور کہا کہ لو ہم نہین لیجاتے ہین پنجرہ
کھولکر خوشہ کو پھینک دیا تب آپ وہان سے تشریف لیچلے جب آپ بڑے
ہوئے آپ کی شادی ہوئی دو بیٹے جناب میان عبد الرحیم و جناب میان
عبد الرحمن صاحب مرحوم جنکی اولاد موجود ہین ہوئے مقام ملانوان
مین مقیم ہین جب آپنے عرصہ دراز تک وہان تشریف رکھی اور سفر
دہلی کا ہوا غلبہ شریعت آپ پر بہت تہا تعزیہ مین آگ لگادی نواب
لکھنؤ کے یہ خبر سنکر آپکے تکلیف دینے پر آمادہ ہوئے چودھریان سندیلہ نے
آپکو بچایا اور بڑی کوشش کی اسکے بعد اوسکے آپکی بی بی صاحبہ کا انتقال ہوگیا اور اہل
بستی نے حسب عادت قدیم جو انبیا اور اولیا کے ساتھہ چلی آتی ہے
کچھہ تکلیف پہونچائی آپ ملانوان کو چھوڑکر مرادآباد مین آئے اور عقد کا
عزم ہوا آپ کی بی بی کے چچانے کہ وہ مردم شناس تھے اپنی بھتیجی
کا آپ سے عقد کرنا چاہا مگر آپکے سالے جانی دشمن ہوگئے کہ ایک فقیر
سے شادی کرنا چاہتے ہین اور جناب احمد میان صاحب کی والدہ صاحبہ کو
منع کیا کہ تمہارا عقد چچا نے ایک فقیر مفلس سے کرنا چاہا ہے آپ
بھی مکدر رہوئین مگر چچانے سمجھاکر عقد کردیا چونکہ اس مرادآباد کے زمیندار
اور رئیس آپکی سسرالی لوگ تھے اسلیے حقیر سمجھتے رہے غربت ایسی
آپکو پیش ہوئی کہ مہینون اروی او بال کرکے کہاتے تھے مگر نوکری

یا پیشیہ نہین کرتے تہے کیونکہ مقام آپکا تارک کا تہا آخر مین فتوح بکثرت
آئی جسکو سب صاحبون نے ملاحظہ کیا آپ کے بطن سے جناب احمد میان
صاحب مدظلہ ہین اور اونکی ہمشیرہ صاحبہ جو بیس برس ان سے زائد ہین
جنکی ایک لڑکی مولوی عبد الکریم صاحب سے بیاہی گئی ہے

بیان آپکے مسجد مرادآباد مین مقیم ہونیکا

جب آپ نے رئیسہ مرادآباد سے عقد فرمایا تو اونکو اونکے مکان سے
جدا کرکے متصل مسجد جو آج حویلی جناب احمد میان صاحب کی ہے
اوس مین مقیم کیا اور طریقہ یاد الٰہی کا اون کو سکہایا۔ آپ نے
صحن مسجد مین جو ایک گنبد ہے کہ آج بہی موجود ہے قیام رکہا اسطرح پر
کہ ایک چارپائی رسی یعنی بانذ کی بنی ہوئی بچہاون اوس پر ندارد اور
اوسکی بغل مین کلوخ کے ڈہیلونکا ڈہیر اور ایک لوٹا مٹی کا وضو کرنے کا
موجود رہتا تہا اور ایک تین ہاتہہ کی چوکی جسپر چٹائی کہجور کی بچہی
رہتی تہی اوس مین مدت گذاری در ونکو مٹی سے بند کر دیا تہا فقط
دو در کہلے رکہے تہے کواڑ نہین لگایا تہا چونکہ شام تک پیسا کوڑی اور
اسباب بیش قیمتی نہین رکہتے تہے اسلیے کواڑ لگانیکی حاجت نتہی
پہر آپ متوجہ ہوئے مسجد مین کہ نماز باجماعت ہو تو وہان اولا کوئی
نمازی نہین تہا فقط ایک موذن البتہ دو روپیہ معاش وقف شدہ

سے یا ورثۂ اہل مقبرہ سے پاتا تھا کہ فقط اذان دیکر چلا جاتا تھا نماز نہین پڑہتا
تھا مسجد مین ایک طرف تعزیہ رکھا رہتا تھا آپ نے تعزیہ کو جدا کرنا چاہا خوانین
مراد آباد نے یورش کی چنانچہ متصل مسجد ایک خان صاحب کہ اسوقت نام اونکا
مجھے یاد نرہا لکھنؤ مین نواب وقت کے یہان شاید سعادت علی خان کا وقت تھا
کہ جا کر درخواست دی کہ مولانا فضل رحمن صاحب نے تعزیہ کو پہینک دیا ہے
اور بڑی بی ادبی کی ہے چنانچہ اسپر حکم ہوا کہ فوج سلطانی جا کر اونکو گرفتار کر لاوے
تلنگے آئے اور زیادہ حصہ اونکا ملیح آباد مین رہگیا آپ اوس روز ملانوان تشریف
لیگئے وہان دوڑ تلنگون کی پہونچی اور دشمنون نے وہان تلنگون کو پہونچوا دیا پہر
تلنگون نے گرفتار کیا اور بیڑی لوہی کی پیر مبارک مین ڈالی اور ملیح آباد تک
چہاونی مین فوج کے لے آئے اس درمیان مین محمد جعفر خان ایک صاحب سندیلہ
کے جو اوسوقت راجہ گوالیار کے میر منشی تہے اونہون نے لکھنؤ کے نواب
سعادت علی خان یا جو شخص ہون اسوقت خوب یاد نہین اونکو خط لکہا کہ مولوی
فضل رحمن صاحب کہ ہمارے تمہارے اوستاد کے نواسہ ہین اونکو چہوڑ دیجیے
نواب نے منظور کر کے آپکی رہائی کا حکم بہیجا آپ ملیح آباد تک پہونچے بیڑی پیر
مبارک سے کاٹی گئی بیڑی کاٹنے والے کو آپنے پانچ روپیہ انعام دیے مخفی نرہے
کہ آپکے کسی بزرگ ننہیال کے کہ ساکن سندیلہ تہے شاگرد رشید یہ دونون صاحب
تہو یعنی انکا نام محمد جعفر علی خان تہا یا فقط محمد جعفر خان نام ہو کہ ریاست گوالیار کے

میر منشی تھے اوس زمانہ مین بطور وزیر کے عہدہ تہا اور نواب لکھنو بہی اسلیے انکی عظمت نواب لکھنو کے دلمین آگئی تہی الغرض مسجد مراد آباد کی آپکے دخل مین آئی اور جو دشمن آپکے ہوئے تہے تباہ ہو گئے پہر آپنے مدتون اوس مین بسر کی اب آپ کے کاروبار کے لیے صحن کا کنوان کہ غالباً اوسی زمانہ کا ہوگا بڑا شور تہا یعنی پانی اوسکا بہت کہارا تہا خدا نے اوسکو میٹھا کر دیا ایک مدت تک یہ مسجد شکستہ بے مرمت رہی پہر جناب نواب صدیق حسن خان صاحب بہادر نے مبلغ دو ہزار روپیہ واسطے درستی اور مرمت مسجد شریف کے بہیجا ازان بعد ایک اہل دل نے اوسکو دیکھکر کہا کہ مسجد کے ویرانہ پن مین ہر ہر اینٹ مین جو نور تہا اب باقی نہین رہا اوسوقت ہزار ہا اشعار نفیس نفیس اوس پر دو ڈہائی سو برس سے لکہے چلے آتے تہے وہ سب مٹ گئے +

بیان اہل مزار کا جو قبہ کے نیچے ہے جہان آج مزار مولانا قدس سرہ کا ہے

مزار آپکا اب صحن مسجد مین جو قبہ ہے اوس مین ہے اور وہ جو دوسرا مزار اوس مین ہے وہ ایک بڑے بزرگ کا ہے کہ صاحب نسبت ہین حضرت ایشان رحمۃ اللہ علیہ کہ آپ صاحبزادہ حضرت قطب زمان مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے ہین اونکے وہ اہل مزار مرید ہین شاید انکا نام شیر مراد خان ہے ان کے چار لڑکے تہے مراد آباد انہین بزرگ کے نام سے آباد ہوا یہ دیوان شاہ عالمگیر کے تہے راقم نے ایک مرتبہ حضرت مولانا مدظلہ سے سنا ہے کہ یہ مزار اہل نسبت

کا سے ہے تمام عمر آپ اسی قصبہ مین رہے اب آپکا خود مزار اوس مین ہے باقی تمام
قبرین پختہ جو صحن مین ہین اونکی باب مین فرماتے تھے کہ اہل دنیا کی ہین

بیان آپکے صدیقی ہونے کا

ایک مرتبہ ترجمہ قرآن یا حدیث کا ہو رہا تھا کہ کسی موقع پر آپ نے ارشاد فرمایا
کہ اولاد ابی بکر صدیق رضؓ کو سید کہنا درست ہے ہمنے بکمال شوخی سے عرض کیا
کہ ہمارے ایسے سید ہونگے کہ مین اولاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہون پھر ارشاد
ہوا کہ اولاد ابی بکر کو بھی سید کہہ سکتے ہین اسی طرح جب پوتی کا عقد میان شاہ نیاز احمد
صاحب سے ہونے لگا تو آپنے مجھے تلاش کیا لوگون نے کہا کہ اسوقت حاضر نہین
ہین آپ نے فرمایا کہ تلاش کرو چودھری محمد عظیم صاحب رئیس سندیلہ مسجد مین
تلاش کو آئے مین سوتا تھا آخرش اوٹھایا اور حاضر خدمت شریف ہوا ارشاد ہوا
کہ تم میری چارپائی پر بیٹھو عرض کیا کہ بہتر آپنے فرمایا کہ یاد رکھو کہ مین اولاد ابی بکر
سے ہون اور پھر فرمایا کہ تم خوش ہوئے کہ احمد میان کی لڑکی کا عقد ہوا عرض کیا کہ خوش ہوئے

بیان اوقات تمام دن کا حضرت قبلہ کے

بعد فراغت نماز صبح تھوڑی دیر ذکر مین مشغول رہتے تھے پھر کچھ دیر تک مراقب
رہتے تھے ہم لوگ بھی پیچھے بیٹھکر توجہ لیتے تھے آپ نے فرما دیا تھا کہ جب میرے
حجرہ مین یا جب میری پاس بیٹھو میرے قلب کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھو راقم شب
کو جاکر توجہ لیتا تھا آپ لیٹے لیٹے کبھی توجہ دیتے کبھی بیٹھکر یہ ذکر اوسوقت کا ہے

جب آپ خود امامت کرتے تھے اور مسجد مین نماز پڑہتے تھے اور حجرہ مین مسجد کے رہتے تھے یا مقبرہ موجودہ جو صحن مسجد مین ہے اوس مین رہتے تھے اور کبھی ایسا ہوتا تھا کہ طلوع آفتاب تک آپ مسجد مین مشغول رہتے تھے نماز اشراق ادا کر کے آتے تھے اور کبھی نماز پڑہ کر حجرہ مین آکر مشغول اذکار مین ہوتے تھے اور وہین مراقب رہتے تھے مگر جب سے آپکو ضعف ہو گیا تہا مسجد مین آنا موقوف ہو گیا اور باہر احاطہ مسجد کے قبل از وصال ایک سال سے زاید اوس مین رہے اور پانچ چھہ برس مسجد کے متصل جو حجرہ ہے اوس مین تشریف رکھی بعد اشراق کے درس حدیث شریف کا ہوتا تہا اور دس برس پہلے فقط صحت قرآن شریف کی ہوتی تہی اور اوسمین کچھہ ترجمہ ہوتا جاتا تہا پہر نکتے عجائب اور غرائب بیان ہوتی تہی اوسمین مسائل فقہ اور حدیث کے بکثرت بیان ہوتے تھے اب آخر زمانہ مین تمام دن حدیث ہوتی تہی آپ لفظ سے فیض لیتے تھے

بیان آپکی کیفیت طاری ہونے کا

ایک بار مولانا محمد علی صاحب وغیرہ سب کا مجمع تہا قرآن شریف کا ترجمہ شروع ہوا رکوع یہ تہا کہ وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَّبِيًّا اسکا ترجمہ فرمایا بعد اسکے وہ آیت پڑہی گئی جو حضرت اسمعیل کے بیان مین ہے وَكَانَ عِندَ رَبِّهِ مَرْضِيًّا ترجمہ فرمایا کہ تہا اپنے رب کا پیارا یہ فرما کر آپنے چیخ ماری اور آپ پر گویا کیفیت مدہوشی کی طاری ہوئی اس واقعہ کے بعد آپ دو مہینہ

سخت علیل رہے اسیطرح ایک مرتبہ جب اس آیت کا ترجمہ بیٹھیں ہوا ءَاَنتَ

قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلَٰهَيْنِ مِن دُونِ اللَّهِ ۖ یعنے حضرت عیسی

علیہ السلام کو حکم ہوگا کہ تمنے آدمیون سے کہدیا تہا کہ ہمکو اور ہماری مان کو خدا سمجہین

اور خدا کو خدا نہ سمجہین پہر عیسی علیہ السلام گا گہبراکر یہ فرمانا کہ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ

الْحَكِيمُ ۖ یعنی غفور الرحیم کا موقع تہا مگر عزیز الحکیم فرمایا اوسوقت واقعۂ

قیامت گویا سامنے ہوگیا اور کیفیت مصیبت قیامت کی سب پر طاری ہوئی

مجکو خیال آتا ہے کہ زیادہ حضرت نے اس آیت سے اوس آیت پر چیخ ماری کہ

سب کو پل صراط پر سے ایک روز اوترنا ہوگا غرض جس چیز کا بیان مجلس مین

ہوتا تہا پہلے آپ پر کیفیت آتی تہی بعد اوسکے بطور عکس موافق استعداد

سبکے سب پر طاری ہوتی تہی چنانچہ ایک روز حدیث ہو رہی تہی کہ خشیت صحابہ

کا ذکر آیا کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم پر غلبۂ خوف سے پسلی چٹکتی تہی اسوقت قاری

سبق کو وسوسہ ہوا کہ عجب بات ہے آپ پر پہلے سے کیفیت طاری تہی قاری سبق

کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ صحبت رسول ؐ سے ایسا ہی ہوتا تہا اس کلام

کے ساتہہ ہی اونپر وہی کیفیت طاری ہوئی کہ پسلی چٹکنے لگی حجرہ مین جاکر گرے

تین دن پڑے رہے اور مولوی صاحب کہتے تہے کہ نور چہرہ مین معلوم ہوتا تہا

بیان سبب جذب کا مولانا صاحب کو

ایک روز جناب مولانا محمد علی صاحب کو آپنے بلایا اور فرمایا کہ اللہ کے معنے

زبان ہندی مین جانتے ہو فرمایا کہ حضور ہی فرمادین ارشاد ہوا کہ وله یله سے الله مشتق ہے اسکے معنے من موہن کے ہوئے یعنے دل کا موہنے والا اور یہ فرما کر چیخ ماری کہ سب حاضرین لوگون پر کیفیت طاری ہو گئی اوسپر مولوی صاحب کو شبہہ ہوا کہ نقشبندیت مین سکون اور قرار ہے پھر ان کو جذب اور اضطراب کیسا ہے اوسپر یہ قصہ فرمایا کہ ہمارے سلسلہ خاندان مجددیہ مین سے حضرت باقی باللہ رضی اللہ عنہ تین سال تک ایک مجذوب کے ساتھ ساتھ دامن کوہ وغیرہ مین پھرا کیے اوسیکا اثر تھا کہ جذب آجاتا تھا اور حضرت مولانا فضل رحمن قدس سرہ اکثر اوقات آہ آہ فرماتے تھے

نقل مشہور ہے کہ بعد انتقال خلیفہ اول یعنی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپکے مکان پر تشریف لیگئے جب اس حجرہ کو جاکر دیکھا جس مین آپ رہتے تھے دیکھا کہ چھت اوسکی سیاہ ہو گئی ہے دریافت سے معلوم ہوا کہ آپ کی آہ سے جو دھوان نکل گئی تو چھت سیاہ ہو گئی

شعر

یہ نہ سمجھو کہ آہ کرتا ہون +	دل لگانے کی راہ کرتا ہون
بلبل برگ گل خوش رنگ در منقار داشت	واندران برگ و نوا صد نالہ ہای زار داشت
گفتمش در عین وصل این نالہ و فریاد چیست	گفت مارا جلوہ معشوق درین کار داشت
چشم حافظ زیر بام قصر آن حور سرشت	شیوہ جنات تجری تحتہا الانہار داشت

فرحہ اوم
تمام دن

بُرے کے وقت مین بخیر انجام کر	ایضاً	ورد دل تو ہی دو دا کا کام کر
ہجر مین کیا یاد مجکو آگیا		رکھیا مضطر کلیجا تہام کر

بیان اوقات شب مین مولاناؒ کے

بعد نماز مغرب اذکار و اشغال سے فرصت فرما کر حجرہ مسجد مین کچہہ دیر
مراقبہ مین رہتے تہے اکثر مراقبہ محبت کا فرماتے ستہے اور کبہی دوسرا مراقبہ
بہی فرماتے تہے اسلیے کہ بعض مریدون سے ارشاد فرمایا کہ مراقبہ محبت
بیجہم و بیجوںد کا کرتا ہون پہر آپ حویلی مین جاکر طعام تناول فرماتے تہے
آپ کے کہانے مین اکثر باجرہ کی روٹی کہ بہت محبوب ہوتی تہی اور کبہی
مونگ کی یا ماش وغیرہ کی دال بہی ہوتی تہی قلیل سا کہا لیتے تہے اور کبہی
کہچڑی اور گوشت نہین کہاتے تہے اتفاقاً کبہی کہا لیتے ہون مگر ہمنے نہین دیکہا
بلکہ آپ جب سنتے تہے کہ فلان مشائخ گوشت کہاتے ہین تو آپ افسوس کرتے
تہے ایک مرتبہ مولانا محمد علی صاحب کانپور سے مراد آباد آئے تو پوچہا کہ کیونجی
شاہ عبدالحق بہت گوشت کہاتے ہین کیونکر فقیری کرینگے آپکی غرض یہ تہی کہ
تلذذ نفسانی نہو مٹی کے برتن مین ہمیشہ آپ کہاتے تہے اور بوریے پر بیٹہتے تہے
عشا کی نماز بہت ہی سویرے ہوتی تہی بعد ادا ے نماز پہر لیٹ
جاتے ستہے پہر کلام نہین کرتے ستہے اور ہمیشہ آپ حجرہ کے سائبان
مین سوتے تہے اتفاقاً اندر حجرہ کے آرام فرماتے تہے راقم نے دریافت کیا تو بعض دانشمندون نے

معلوم ہوا کہ فقط بخیال بیداری شب یہان سوتے ہین اور ہوا کی کیفیت اوٹہاتے ہین کہ شب کا اندازہ معلوم ہوتا رہے

بیان وقت تہجد کا

جب آپ ایک بجے رات کو بیدار ہوتے تھے تو پوچھتے تھے کہ اسوقت کتنی رات ہے اور کسی کے پاس گھڑی ہے سب نے کہا کہ نہین ہے اوسوقت آپ بہت خفا ہوئے تھے کہ نمازی ہوکر گھڑی نہین رکھتے ہو بعضون نے عرض کیا کہ حضور میرے پاس گھڑی موجود ہے وقت دیکھتا ہون پھر خود ہی آپ شفقتاً فرماتے تھے کہین وقت کھدون ہم عرض کرتے تھے فرمایئے آپ ٹھیک اوتنی ہی رات فرماتے تھے جو گھڑی مین ہوتی تھی پھر آپ تہجد اور معمولی وظیفہ پڑہ کر بیٹھتے تھے اوسوقت بہ نسبت تمام دن کی بہت خوش رہتے تھے اسلیے کہ وہ وقت وہ ہے کہ جسکی شان مین نازل ہے يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ اللَّيْلَ الخ + اوسوقت ہملوگون سے فرماتے تھے کہ اٹھو جاگا کرو اور استغفار پڑہو کہ اسوقت کا جاگنا بڑی فضیلت ہے جاگنے مین آیت صریحی وارد ہوئی اور شاید یہ بھی پڑہا تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا اور اس موقع مین جو دعا و استغفار پڑہنے کو فرمایا اوسکو باب اذکار و اشغال مین بیان کرینگے المختصر تہجد کے وقت عشاق کا مجمع آپکی پاس ہوتا تھا اور کبھی ہم تنہا ہوتے تھے اوسوقت اشعار عاشقانہ

جناب حضور خود پڑہ پڑہ کر سناتے تہے اور کبہی مضامین تصوف از قسم نصیحت یا حکایت بزرگان بیان کیا کرتے تہے کبہی توحید کا ذکر اور کبہی اذکار اشغال کا ذکر بیان فرمایا کرتے تہے اور اشعار اس قسم کے پڑہا کرتے تہے

مثنوی مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ

صحبت یک ساعتے با اولیا — بہتر از صد سالہ طاعت بی ریا
گفتہ او گفتہ اللہ بود — گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

دیگر اشعار اردو

ہماری پاس ہی کیا جو فدا کرین تجہہ پر — مگر زندگی مستعار رکہتے ہین
ارض و سما کہان تری وسعت کو پا سکے — میرا ہی دل ہے وہ کہ جہان تو سما سکے

آپ کو تہجد اور بیداری کا اسقدر اہتمام تہا کہ تمام عمر سائبان مین سردی ہو چاہے گرمی سب حالت مین وہین آرام فرماتے تہے فقط اسی واسطے تہا کہ غفلت شب کو نہو جاوے اور شب کی پہچان مین فتور نہو جاوی جب شب تمامی پر ہوتی تہی کچہہ لیٹ کر کے بیدار ہوتے تہے اوسوقت سے اہتمام نماز صبح کے ہوتے تہے اور پہر پوچہتے تہے کہ کہو میان کچہہ شب ہے یا نہین کسی نے کہا کہ شب ہے کسی نے کہا کہ نہین ہے آپ فرماتے تہے کہ اب شب نہین ہے بعض وقت فرما دیتے تہے کہ اسقدر شب ہے پہر ذرا سا بہی طہارت مین اگر آپکو شبہہ ہوتا تہا تو کسی طرح کا جاڑا ہو مگر فوراً بدن پر سے دولائی اوتار کر

غسل خانہ چلے جاتے تھے پھر صبح صادق کے وقت نماز صبح کی
اذان دلواتے تھے نماز موافق مذہب حنفیہ کے اول وقت جماعت
سے پانچون وقت تمام عمر ادا کی البتہ وصال سے پہلے تھوڑے دن بسبب
علالت کے اور نیز بہ سبب باہر ہو جانے احاطہ مسجد سے جماعت سے
نہین پڑھتے تھے مگر کسی وقت دو آدمی آپکے ساتھہ شامل ہو کر جماعت سے
نماز پڑہ لیتے تھے اور فرماتے تھے کہ مریض پر جماعت اور جمعہ سے معاف ہے

بیان آپکے رخصت کرنے کا مسافران مسجد کو

بعد طلوع آفتاب اور کبھی قبل طلوع آفتاب مسافران مسجد رخصت
کیے جاتے تھے بعض آدمی عذر بھی کرتے تھے کہ مجھے اجازت ملے
کہ ہین دو چار روز ٹھہرون مگر آپ فرماتے تھے کہ اگر دو دن سب مسافرونکو
ہم روک رکھین پھر جگھہ یہان نہین ملے کہ لوگ عافیت سے رہین
چنانچہ آخر زمانہ مین یہ کثرت ہوئی کہ دس دن اور بیس دن کی راہ سے
لوگ آتے تھے اور فوراً رخصت کر دیے جاتے تھے اسلیے اس راقم
الحروف کو مونگیر کے رئیس لاتے تھے کہ جس مین تین چار دن رہنا
میسر ہو حضرت میری خاطر سے تین دن رہنے دیتے تھے فقیر کو یہ ذریعہ
آمد شد کا ایسا تھا کہ جسکے سبب سے بعض مرتبہ مہینہ مین دو بار اتفاق
جانے کا مرادآباد مین ہوتا تھا اور کبھی رمضان شریف مین اپنی ذاتی

حاجت کے لیے یعنی طلب خدا مین جب گیا ہون قریب ایک مہینہ کے
آپکی خدمت مین ٹہر کر شب و روز دریافت علم اذکار اور اشغال کا کیا
کرتا تہا ایک مرتبہ سات آٹہہ رئیس ہمارے ساتہہ گئے ارشاد ہوا کہ آج
شمار کرو کہ مسجد مین اور احمد میان صاحب کے مکان مین کتنے آدمی
ٹہیرے ہین ہمنے جا کر عرض کیا کہ قریب ڈیڑہ سو آدمی کے اسوقت
موجود ہین باوجودیکہ بہت سے آدمی رخصت کر دیے گئے ارشاد ہوا
کہ تمہارے ساتہہ کتنے آدمی ہین عرض کیا کہ آٹہہ آدمی ہین فرمایا کہ اب
اونکو رخصت کرو عرض کیا کہ ہمسے زاید چودہری نصرت علی صاحب رئیس
سندیلہ کے ساتہہ ساٹہہ آدمی ہین اسلیے کہ اونکے ساتہہ کئی
پالکیان جسمین وہ خود اور اونکے صاحبزادہ اور بہت عورتین اور رتہہ
اور گہوڑے ہین اور شاید ہاتہی بہی ساتہہ تہا اور آٹہہ سات سپاہی اور
خدمتگار اور اسی طرح بہت آدمی ہین ارشاد ہوا کہ اونکی بہی جائی گو ہو
مگر چونکہ وہ علیل ہو گئے تہے اسلیے حضرت احمد میان صاحب نے اونکو اپنا
مہمان کر لیا مولانا نور اللہ مرقدہ نے جو واسطے تحقیقات تعداد مسافرین
کے مجکو معین کیا فقط اسمین یہ مصلحت تہی کہ مجکو آگاہ کرنا تہا حقیقت مین
میری اوس خطرہ کے جواب تہا جسمین مجکو خیال آتا تہا کہ مسافر کیون اسقدر
جلد جلد رخصت کر دیے جاتے ہین مخفی نرہے کہ قبل علالت کے آپکی عادت تہی

کہ دروازہ مسجد تک مسافرونکو پہونچانے آتے تھے اور بعض بزرگان دین کو بستی سے باہر تک بھی پہونچانے جاتے تھے۔ ایک بزرگ بہت ضعیف صورت ڈاڑھی اونکی بڑی بڑی مسجد کے حجرہ سے اونکو پہونچانیکو چلے وہ بہت زار زار روتے تھے کہ اونکی ڈاڑھی پر آنسو بہتے تھے اور مولانا صاحب اشعار بکثرت اون بزرگ کی رخصت کیوقت سناتے جاتے تھے اونمین سے ایک شعر راوی نے بیان کیا

عاشقان را روز محشر با قیامت کار نیست + کار عاشق جز تماشای جمال یار نیست +

مولانا جان علیصاحب محدث فرماتے تھے کہ جب مین مرادآباد گیا تو مولانا صاحب نے میری بہت خاطر کی اور مجکو مرادآباد کی ندی تک پہونچانے آئے اور فرماتے تھے کہ مین مرید بھی ہوگیا اور بوقت رخصت صالحین کے اس قسم کی رباعی بھی پڑھتے تھے

آنانکہ خواص درگہ تکریمند	دہشت زدگان عالم تسلیمند
نومید مشو کہ ناامیدی کفرست	مغرور مشو کہ خاصگان در بیمند

اور بوقت رخصت جو چیز آپکے پاس موجود ہوتی تھی جیسے کپڑا یا برتن یا کھانیکی چیز مسافرون کو دیتے تھے ایکمرتبہ فقیر بھی رخصت ہونیکو حجرہ مین گیا تو میری زبان سے یہ شعر نکل آیا شعر

نہو دیدار میسر تو نہو +	در جانان کی زیارت ہی سہی

نہو قسمت مین مرے ساغر می	ترے میخانہ کی خدمت ہی سہی

آپ اوسوقت مشغول اذکار اشغال مین تھے آپ نے سر اوٹھایا کچھ آیت پڑھ کر سینہ پر دم کر دیا اور یہ شعر فرمایا شعر

دیدۂ سعدی و دل ہمراہ تست	تا نہ پنداری کہ تنہا میروی

اور فرمایا کہ بس اب جاؤ مجکو دو کوس تک غلبہ محبت آلہی مین گریہ تھمتا نہین تھا اور بیخودی از حد طاری تھی چونکہ قبل طلوع آفتاب کے مین رخصت ہوا اسلیے آپ حجرہ سے باہر نہین ہوئے ورنہ دروازہ سے باہر ہوکر اپنے سامنے سوار کراتے تھے اور تعلیمًا اسباب مسافرت پر تجسس فرماتے تھے تمہارے پاس لوٹا اور ڈوری بچھاون تینون چیز ہی یا نہین ہمارے پاس تو بفضلہ تعالے ہمیشہ رہتا تھا مگر مولانا عبد الغنی مرحوم کے پاس نہ ڈوری تھی نہ لوٹا یا شاید اونکے پاس لوٹا تھا ڈوری نہین تھی آپ بہت خفا ہوئے اور اپنے پاس سے منگا کر ہمراہ کی اور فرمایا کہ نمازی آدمی کو سب اسباب نماز اور طہارت کا ہونا چاہیے اور کسی کو چلتے وقت لوٹا اور دری عنایت فرماتے تھے اور جسکے پاس خرچ راہ نہین ہوتا تھا تو آپ خرچ راہ اپنے پاس سے دیتے تھے اور مخفی نرہے کہ جو لوگ محض طلب خدا مین آتے تھے جلدی اپنی زبان سے نہین فرماتے تھے کہ چلے جاؤ بعض وقت بلکہ کتنی مرتبہ ہمنے خود رخصت ہونا چاہا آپ

فرماتے تھے کہ جلدی کیا ہے ٹھیر و حدیث ابوداود شروع ہوئی ہے
اور کبھی پہونچنے کے ساتھہ ہی آپ بہت خوش ہوکر مجھسے فرماتے تھے
کہ اچھا ہوا کہ تم آئے حدیث شروع ہوئی ہے اور ایک مرتبہ عرصہ
ہوا کہ ہم حاضر خدمت ہوئے اوسوقت بھی فرمایا کہ اچھا ہوا کہ تم آئے
مولوی عبدالکریم بھی آئے ہوئے ہین ہمنے عرض کیا کہ کیا پڑہنے کو
آئے ہین ارشاد ہوا کہ پڑہنے سے کیا ہوتا ہے صحبت مین رہنے کو آئے ہین
راقم الحروف کہتا ہے کہ فی الحقیقت صحبت عجیب صفت ہے کہ حضرت ابوبکر
صدیق رضی اللہ تعالی عنہ اور حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ
اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ
باوجود صفت علمی کے مشہور ساتھہ صفت صحبت کے ہوئے یعنی صحابی
کہلائے اور مولانا مولوی ابوبکر نہین کہلائے شعر

از کنز و قدوری نتوان یافت خدا را	در مصحف دل بین کہ کتابی بہ ازین نیست

حضرت مولانا نوراللہ مرقدہ نے جب مولوی شاہ محمد حسین الہ آبادی کو
بعد مہمان کرنے کے جب مراد آباد سے رخصت کیا
تو حضور نے اونکے رخصت کے وقت ایک شعر پڑہا اور فرمایا
کہ اسکو پڑہا کرو وہ شعر یہ ہے شعر

سیاحی دل کن کہ دیاری بہ ازین نیست	دریاد خدا باش کہ کاری بہ ازین نیست

اب سنیئے کہ بھوپال سے ایک بڑے محدث تشریف لائے حضرت قبلہ
درس حدیث دے رہے تھے محدث صاحب نی بعد ختم کے فرمایا کہ آپ
ہمارے لیے دعا کیجیے کہ قرض ادا ہو جائے اور تنخواہ بڑہ جائے آپنے
دعا کی اور تہوڑا ٹہیر کر فرمایا کہ بس اب جاؤ ہر چند اونہون نے
اپنے قیام کے لیے زور مارا مگر قبول نہوا اور رخصت کر دیے گئے تمام
مسافران مسجد کو بہت حیرت ہوئی کہ ایسا بڑا محدث آدمی اور فورًا
رخصت کر دیا جائے مولوی عبد الکریم صاحب نے لوگون کی
تشفی کی کہ محدث صاحب صرف دنیا کے کام کے واسطے تشریف
لائے تھے اس لیے جلد رخصت کر دیے گئے۔

بیان ملاقات اور رخصت مولانا عبد الحی محدثؒ اور مولانا احمد علی صاحب محدث سہارنپوریؒ وغیرہ کا

جب مولانا عبد الحی صاحب رحمۃ اللہ علیہ آپکی ملاقات کو تشریف
لائے تو ملتنے بڑی خوشی آپکو تمام عمر نہین ہوئی تہی اور آپ نی اپنی
چارپائی پر بٹہایا اور تعظیم کی اور فرمایا کہ مینے بوڑہا ہو کر تمہاری
تعظیم بسبب علم تمہارے کے جو کی ایسی مثال ہے کہ جیسے حضرت[صه]
عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تعظیم کی تہی اور
جناب احمد میان صاحب کو بلا کر فرمایا کہ تمکو انکے آنے سے خوشی ہوئی یا نواب

[صه] صحیح یون ہے کہ جیسے [illegible] حضرت عمرؓ عبد اللہ بن عباسؓ کی تعظیم کرتے تہی ۱۲

حیدرآباد کے آنے سے حضرت احمد میان صاحب نے فرمایا کہ انکے لئے
سہ مین خوش ہوا حضرت نی فرمایا کہ تم اپنے نئے مکان کے دالان مین چارپائی
بچھاؤ کیونکہ یہان مسجد مین زمین پر تکلیف ہوگی اور کہانا انکے واسطے اچہا
اچہا طیار کروا اور چونکہ حضرت کی عادت ہر علم مین چہیڑ چھاڑ کی تہی
اسلیے آپ نے عند الملاقات مولانا عبد الحی صاحب سے پوچھا بھلا
تم تو بڑے فقیہ ہو ہدایہ کا حاشیہ تمنے خوب لکھا یہ تو بتاؤ کہ تمنے راستہ
مین نماز مسافرت کی موافق مذہب حنفیہ کے کیون نہین پڑہی یعنی قصر
نماز کیون نہین کی مولانا عبد الحی رحمۃ اللہ علیہ نے ہملوگ آٹھہ نو آدمی کے
سامنے اس حکایت کو لکھنؤ مین بیان کیا تہا اوس مین کئی رئیس مونگیر مثل
شاہ احمد سعید اور شاہ محمد وغیرہ بہی تہے مولانا عبد الحی علیہ الرحمۃ فرماتے تہے
کہ یہ سب کشف فقط سنت پر عمل کرنے سے حاصل تہا الغرض مولانا عبد الحی
رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا نور اللہ مرقدہ کو اوس مسئلہ قصر کا یہ جواب دیا
کہ مین لکھنؤ سے سندیلہ کے نیت سے چلا تہا وہان آکر عزم ہوا کہ آپکی
زیارت حاصل کرین یہ دو سفر ہوگئے تین منزل نہین ہوئے آپ نے
اوسپر ارشاد فرمایا کہ بہائی تم تو بڑے محقق ہو مگر تحقیق مسئلہ یون ہی ہے
کہ فقہا نے اسی کو ترجیح دی ہے کہ جب دو سفر کو جمع کیا جائے اوسپر
حکم تین منزل کا ہوگا اون دونون سفر کو سفر واحد سمجہا جاوے گا

مولانا عبد الحی صاحب مرحوم فرماتے ستے کہ واقعی مین نے جو
کتابون کو دیکھا تو ترجیح اسی مسئلہ کو تہی پہر آپ رخصت ہوئے
اشعار مذاقیہ بوقت رخصت اس قبیل کی پڑہتی تہی شعر

سرسبز ہو جو تیرا پائمال ہو — ٹھیری تو جس شجر کی تلی وہ نہال ہو
ہجوم داغ نے میری یہ گلفشانی کی — کہ اوس نے آپ تماشے کو مہربانی کی
دن مین سو سو بار وان جاتا مجھے — اس مین سودائی کہو یا کوئی دیوانہ کہو

جب مولانا احمد علی صاحب علیہ الرحمۃ تشریف لائے انکے آنے مین بہی
آپ نے بہت خوشی کی اسلیے کہ آپ مولانا شاہ اسحاق صاحب رحمۃ
اللہ علیہ کے شاگرد تہے جناب مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ
بخاری شریف چہاپ کر بہت عمدہ خوشخط ایک جلد آپ کے لیے تحفہ لائے
چونکہ آپکی عادت شریف تہی کہ جو کتاب مطبع سی لوگ نذر لاتی تہے اوسکی آپ
چند ورق ادہر اودہر سے اولٹ کر غلطی بتا دیتے تہے ایسا معلوم ہوتا تہا
کہ جیسی پہلے دیکھہ رکہا ہو غرض اس بخاری شریف مین سے کئے جگہہ ورق
بے اندازا اولٹ دیا اور فرمایا کہ یہ غلطی ہے اور وہ غلطی ہے اوستادی
حضرت مولانا احمد علی صاحب محدث علیہ الرحمۃ بہت متعجب ہوئے کہ
مین آٹھہ برس سے اس کتاب کو درست کر رہا ہون غلطیان نظر نہین آتی تہین
آخر پہر غور کر کے کئے ورق کا غلط نامہ بخاری شریف مین چہاپکر لگایا گیا

پهر آپکو بہت خوشی سے باعزت رخصت کیا اسی طرح سے مولوی
امیر احمد صاحب سہسوانی جب تشریف لائے اور یہ اوستاد ہین مولانا
عبدالکریم صاحب کی جو مقیم مراد آباد ہین حضرت آپکی آنے پر بہی بہت
خوش ہوئی چونکہ علم ادب مین انکا زیادہ شہرہ تہا اسلیے بوقت سبق
بخاری شریف کے کہ بڑا حلقہ اہل علم کا تہا مولوی امیر احمد
صاحب سے جابجا لغت وغیرہ استفسار فرماتی رہے مولوی صاحب صوف
بتاتے گئے مولانا نور اللہ مرقدہ آپ سے بہت خوش ہوئی اور کیون نہو
کہ یہ پرانی مدرس تہی پہر آپ تنہائی مین جاکر مرید ہوئے اور کہا کہ آج سے ہم
مقلد ہوتی ہین اور رہلوگون سی کہا کہ ہم مقلد ہوئی ہین مولوی صاحب موصوف
نی ہملوگون سے یہ بہی کہا کہ آپ لوگ طبقہ اولے کے فقہا کی تابع رہیے کہ اونکی
مسائل مین گنجایش مخالفت کو گفتگو کی نہین ہے اور اصول مستنبط امام
ابویوسف صاحبؒ اور امام محمد صاحبؒ کہ طبقہ ثانی کی فقہا ہین جنکی
کتاب کیسانیات اور ہاروںیات ہے کہ یہ سب امام اعظم صاحب
رحمۃ اللہ علیہ کے اصول سی مستنبط ہوئے ہین اونکے فروعات
مین گو اختلاف ہو مگر اصول مین سب امام متفق ہین راقم کہتا ہے کہ
جیسے تمام انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کے جزئیات مین اختلاف ہے
مگر امور کلی مین اتفاق ہے بالآخر مولوی امیر احمد صاحب رخصت کیے گئے

اس طرح پر کہ مولوی عبد الکریم صاحب کئی برس سے مسجد مین معتکف
تھے اور احاطۂ مسجد سے باہر نہین ہوئے تھے مگر اوس روز اونکو حکم ہوا کہ مولوی
عبد الکریم صاحب بستی کے باہر تک اپنے اوستاد کے ساتھہ پہونچانیکو
جاوین ایکبار مولوی امیر احمد صاحب نے مولوی عبد الکریم صاحب کو خط لکھا
تھا مولوی عبد الکریم صاحب کا دستور تھا کہ کوئی کام بے اجازت حضرت
قبلہ کے نہین کرتے تھے وہ خط حضرت کی خدمت مین پیش کیا حضرت
نے فرمایا کہ اس کے جواب مین لکھدو

ما ہر چہ خواندہ ایم فراموش کردہ ایم	الا حدیث دوست کہ تکرار می کنیم

اسیطرح مولانا سعادت حسین صاحب مدرس کلکتہ اوستاد مولوی
ابراہیم صاحب وغیرہ کے کہ اونکے ہزارہا شاگرد ہوئے ہین یہ جب مراد آباد
تشریف لیگئے اونکے ساتھہ مولوی اکرم صاحب محدث بھی ہمراہ تھے
تو حضرت قبلہ اوسوقت چادر اوڑہ رہے تھے آپ نے پوچھا کہ حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چادر اوڑہتے وقت کون دعا پڑہتے تھے
کئی علما تھے مگر کسی کو یاد نہین تھا اون عالمون نے کہا کہ اسوقت یاد
نہین آپ نے فرمایا کہ مجھے ساٹھہ برس ہوئے کہ مولانا شاہ عبد العزیز صاحب
محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے حدیث پڑہی تھی بعد اوسکے آپ نے
ڈیڑہ ورق کے قریب کئی حدیث مع راویون کے سلسلہ وار بیان کرکے

دعا چادر اوڑہنی کی پڑہی سب لوگ حیران ہوئے مولوی سعادت حسین
صاحب نے اپنے مجمع مین بیان کیا کہ اس قدر ادعیات اور معمولات
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو یاد نہین ہے بیشک مولانا
فضل رحمن صاحب قبلہ کو بہت حفظ ہی فقط محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے یہ بات حاصل ہے بعض اہل علمون سے قراء سبعہ کے
اختلاف قراءۃ لفظی کو پوچھتے تہے بعض وقت مجہسی بہی سوال فرماتی تہے
کہ اس لفظ کو قرآن کی کس کس طرح سی پڑہنا آیا ہے مثلاً مالک یوم الدین
یا ملاک یوم الدین غرض کہ علم قرآن جس کے متعلق اختلاف قراءۃ
اور ترجمہ لفظ کا زبان ہندی وغیرہ سلیس اردو مین درعجائب
عجائب نکتہ قرآن شریف کے فرمانا آپ پر ختم تہا۔

بیان آمد مجذوبون کا

دس پندرہ برس پہلے جب آپکو خود بہت جذب تہا اوس وقت
مجذوبون کو ٹہرنے نہین دیتے تہے چنانچہ ایک مرتبہ دوپہر کا وقت تہا
کہ ایک مجذوب اندر گہس آئے اور آپ گنبد کے نیچے جہان آج مزار
مبارک ہی تشریف رکہتے تہے ایکبار آپ نے شور مچایا کہ چور گہس
آیا سپاہی کو بلواؤ ہم اور مولوی عبد الکریم صاحب اور ایک بزرگ
اطراف ردولی کے رہنے والے تہے مسجد سے دوڑے دیکہا کہ ایک

مجذوب صفت آپکے در کے سامنے چت پڑے ہوئے ہین اور اونکا
لوٹا مٹی کا ٹوٹا پڑا ہی اور آپ او نکو بار بار پیر مارتے اوٹھاتے ہین
اور دھکاتے ہین مگر مارتے نہین ہین آپ نے ہاتھہ پکڑا اور ہم سب
آدمیون نے کسی نے ہاتھہ اور کسی نے پیر پکڑا اور او نکو اوٹھا ی ہوئی
بطور مردہ کے سڑک پر ڈال آئے پھر جب حضرت آکر بیٹھے تو امام علی
مرحوم خادم سے فرمایا کہ کواڑ بند کر وا وسوقت مسجد مین مسافرون مین سے
ہم فقط دو آدمی تھے خادمون مین سے فقط امام علی تھے اور تیسرے
مسافر جو اوسوقت وہان حاضر تھے وہ باہر مسجد کے ٹھیری ہوئی تھے
اوس زمانہ مین کوئی تین منٹ سی زیادہ نہین ٹھہرتا تھا مگر چند لوگ بالآخر
تھوڑی دیر کے بعد امام علی سے پوچھا کہ وہ مجذوب کیون آئے تھے
کیا چاہتے ہین امام علی خود مجذوب الحال تھے اوس سے کچھہ ادا نہین ہوتا تھا
تو آپ اونپر بہت خفا ہوتے تھے امام علی کئی مرتبہ کی آمد شد مین کچھہ پیام
مولانا صاحب کی نزدیک لائے پھر اوس مجذوب کو آپ کی کھانا کھلوادیا
اور لوٹا جو اونکا ٹوٹ گیا تھا دلوادیا اور رخصت کیا آخر زمانہ مین جب
جذب آپکا مغلوب ہوگیا تھا اور سلوک غالب تھا تو پھر مجذوبون کو
آپ شب بھر ٹھیراتے تھے چنانچہ ایک مجذوب صاحب آئے حضرت
نے اونکی بہت خاطر کی اور مقبرہ مین ٹھیرایا اور رہلوگون سے

کہا کہ انسے چھیڑ چھاڑ نکرو یہ مجذوب ہین کسی وقت کی نماز مجذوب صاحب نی نہین پڑہی مگر حضرت نی اوس سے کچھہ نہین کہا بلکہ ہنس ہنس کر باتین کرتے تھے جب صبح ہوئی تو چلتے وقت کئی جوڑی کپڑے نذر دیے آنحضرت کو مجذوب صاحب نی چیخ ماری اور یہ غزل پڑہی غزل

یہ منادی ہے کشور عشق مین اب	کوئی بوالہوس اس مین رہا نکرے
جو رہے تو صاحب درد رہے	کوئی درد کے اوسکی دوا نکرے
دل زار ہو گرچہ برنج تعب	اوسی کامل عشق مین جانو نگا تب
کہ ہزار جفا کرے غیر سبب	کبھی یار کا اپنے گلہ نکرے

چند بار جناب حاجی وارث علی شاہ صاحب تشریف لائی اور اونکی ساتھہ ڈیڑہ سو آدمی نعرہ لا الہ الا اللہ کا مارتی ہوئی داخل مرادآباد ہوئے اور سب کی سب پیادہ پا گویا حقیقت مین وہ احرام مکہ شریف کا باندہی ہوئے تھے ایک بار عجب اتفاق ہوا کہ نماز کا وقت تہا کہ شاہ صاحب موصوف تشریف لائی تو حضرت مولانا صاحب نور اللہ مرقدہ نے فرمایا کہ ہمنی سنا ہی کہ تمنے نماز خدا کی چھوڑ دی حاجی صاحب نی فرمایا کہ جی نہین پڑہتا ہون پھر حاجی صاحب نی مسجد مین وضو کیا اوسوقت مولانا صاحب امام ہوئے اور حاجی صاحب نے آپکے پیچھے نماز ادا کی۔

بیان نصارے کی آمد کا

آپکی خدمت مین دو بار لفٹنٹ گورنر صاحب آئی ایک ابتدای ولایت
مین آپکی جسکو قریب پچاس برس کی عرصہ ہوا اور ایک مرتبہ حال مین آئی
تھے پہلی مرتبہ جو آئی تو غالباً چودھری صاحبان سندیلہ بھی ساتھہ تھے حضور سے
پوچھا ہماری سلطنت سی آپ خوش ہین فرمایا کہ ہان خوش ہون تمنی سڑکین
عمدہ بنوائین لوگونکو چلنے مین آرام ہی دوسری کچہری عدالت بنوائی جسمین
مظلوم وبیوہ لوگ اپنی حق کو پہونچتے ہین تیسرے شفا خانہ تمنی دوائی
مفت تقسیم کرنیکو بنوایا پھر پوچھا کہ آپ کسی بات سے ناخوش بھی ہین
فرمایا کہ ہان تمہارے عہد مین رشوت بہت ہی اسکا انتظام کرو اور قریب زمانہ
وصال کی جو لفٹنٹ گورنر صاحب آئی تو فقط آپکی عمر کا حال دریافت کیا اور
نیز روشنی چشم کا حال دریافت کیا آپنی فرمایا کہ مین بفضلہ تعالی چاندنی رات
مین عبارت پڑہ لیتا ہون ڈاکٹر جو ساتھہ تھی مونڈھی سے اوتر کر آپکی
آنکھہ کو کہ آپ چارپائی پر بیٹھے تھی دیکھنے لگی بہت تعجب کیا پھر آپکی تصویر کھینچنے
کا ارادہ کیا تو آپ راضی نہین ہوئے پھر دریافت کیا کہ آپکے بعد کون
گدی نشین ہوگا بڑا لڑکا یا چھوٹا لڑکا آپ نی سکوت کیا مگر ایک رئیس نے
حضرت احمد میان صاحب کی طرف اشارہ کیا کہ یہ ہون گی پھر مجلس برخاست
ہوگئی اسی طرح کمشنر جج کلکٹر صاحبان ہمیشہ آیا کرتے تھے اونکو آپ نصیحت
فرمادیا کرتی تھی کہ دیکھو ظلم نکرنا مخلوق خدا تمہاری ماتحت کی گئی ہی اور بعضونکو

اونکی عورتون کے باہر نکلنے پر منع فرماتے تھے کہ تم بڑی بے شرم ہو ایکمرتبہ
الہ آباد سے ہائیکورٹ کا افسر اس تحقیق کے لیے آیا تھا کہ آپ کے پاس مجمع
ہر ملک کے لوگونکا اسقدر کیون رہتا ہی کیونکہ اوسی زمانہ مین حیدرآباد سے
نواب خورشید جاہ حضرت کے پاس آئے تھے آپ نے فرمایا کہ تو بہ کو ایسے لوگ
آتے ہین ہم اونکے گواہ ہوجاتے ہین تم بہی توبہ شرک سے کرو ہم گواہ ہوجاینگے
پہر وہ انگریز بہت خوش ہوا اور کہا کہ آپکے خرچ خانقاہ کے لیے اگر فرمائے
تو ملکہ کے پاس لکہون آپ نے فرمایا کہ کیا ضرورت ہی ہمارے پاس خدا کے
فضل سے دو جوڑی کپڑے اور دو لوٹے مٹی کے اور دو گہڑے
موجود ہین سے مجہے کیا ضرورت ہی وہ انگریز رخصت ہوگیا راقم کو اونکی
خلقت کی آمد شد کے بیان سے یہ غرض ہے کہ آپ قطب الارشاد تہے اسلیے
ہر فرقہ کے لوگ آپکی طرف رجوع ہوتی تہے اور اپنی حاجت کو وقت پریشانی کے
سب پیش کرتے تہے مثنوی

ہر کہ مست عالم عرفان گشت	بر ہمہ خلق وجہان سلطان گشت

بیان آپ کے خلوت گزین ہونے کا

آپکو تخلیہ سے ہر وقت الفت تہی پہلے زمانہ مین تو خلوت مخص تہی
جب آپکی درویشی کی بو مثل گلاب کے تمام عالم مین پہونچی تو مخلوق خدا
بحکم خالق ارض وسما سب محبت کرنے لگی حدیث مین آیا ہی کہ جب خدا

کسی بندہ سے خوش ہوتا ہے تب آسمان پر اور زمین پر منادی کیجاتی
ہو کہ فلان شخص کو ہمنے دوست رکھا تم لوگ بہی دوست رکھو الغرض
مصداق اس شعر کی ہوگئی شعر

شہر مین اپنے یہ لیلی نے منادی کر دی	کوئی پتہر سے نہ مارے مرے دیوانہ کو

بہرکیف زمانہ آخر مین آپ کو خلوت در انجمن زیادہ حاصل تہی
کبہی تو لیٹ جاتے تہے اور چادر اوڑہ لیتے تہے اور جب کسی
نے کچھ عرض کرنا چاہا تو خدام یا صاحب حاجت پیر دباتا تہا آپ
اوٹہہ بیٹہتے تہے مگر اوس بیداری مین بہی خلوت در انجمن کا مضمون
حاصل تہا اسلیے باتون مین آپ کے صاف معلوم ہوتا تہا کہ کسی دوسرے
سے متوجہ ہین بہ تکلف ہماری طرف متوجہ ہین خط کے جواب مین فقط
سلام و دعا پر ختم کرتے تہے اور کبہی کوئی جملہ بہی لکہدیتے تہے اور ہر وقت
کے کلام مین بہی عجب انداز تہا خود آپ نے کبہی کسی بات کا سوال کیا
اوسکا جواب ہمنے دیا اوسپر خفا ہوجاتے تہے کہ کیا بک رہے ہو عرض کیا گیا
کہ آپ نے جو پوچہا تہا اوسیکا جواب دیا گیا فرمایا کہ ہمنے کب پوچہا تہا الغرض
فنائیت و استغراق اس درجہ کا تہا کہ بعض وقت بہ تکلف ہملوگونکو
پہچانتے تہے اور فرماتے تہے کہ کون ہو کہان سے آئے ہو گویا کہ آپکو خلوت
در انجمن کا مضمون حاصل تہا چنانچہ ہمنے ایک مرتبہ عرض کیا کہ جب آپ

دنیا مین مجکو باوجود تمام بتانے کے نہین پہچانتے ہین اور فرماتے ہین
کہ کون تجلی پہر قیامت مین آپ کیونکر پہچانینگے اوسوقت آپنے مُتّکا پیٹہہ
پر محبت اور شفقت سے مار کر اپنی طرف کہینچا اور فرمایا کہ فلان وجہ سے
اوسوقت ہمارے قلب مین نہایت خوشی ہوئی جسکا بیان تحریر سے باہر ہے
راقم نے یہ سمجہہ لیا کہ اوس عالم مین سب قسم کا حجاب اوٹہہ جاویگا
اور سب قسم کی مشغولی اس عالم کی اوٹہہ جاویگی پہر درمیان پیر و مرید
کے وہان کچہہ تکلف نہ رہیگا

مثنوی

یک زمان تنہا بمانی تو ز خلق
وز غم اندیشہ ہانی تا بحلق

این جہان جسم ست دل چون جوی آب
آنجہان چہرہ ست و دل شہر حجاب

ہر کہ در خلوت بہ بینش یافت راہ
او ز دانشہا نجوید دستگاہ

با جمال جان چو شد ہمکاسہ
باشدش ز اخبار دانش ماسہ

چون تجلی کرد اوصاف قدیم
پس بسوزد وصف حادث را کلیم

ملک دنیا تن پرستان را حلال
ما غلام ملک عشق بیزوال

این جہان و ساکنانش منتشر
وان جہان و ساکنانش مستقر

در درون یکذرہ نور عارفی
بہ بود از صد معرف ای صفی

بیان آپکے متوکل ہونیکا

آپکی اوقات شغل دنیا مین تمام عمر کبہی نہین رہی ہے بلکہ کلام دنیا

بہت کم کرتے تھے اور کلام دنیا بھی کس قسم کا کہ وہ عین دین تھا یعنی بھی لکڑی دال وغیرہ کی خرید فروخت کا اہل وعیال کے لیے ونیز مسافرون کے لیے تصفیہ کرنا اس کے سوا اور کچھہ نہین فرماتے تھے مثنوی

چیست دنیا از خدا غافل بودن	نی قماش و نقرہ و فرزند و زن

اشعار از سعدی رحمۃ اللہ علیہ

کس ازین نمک ندارد کہ تو ای غلام دارد	دل ریش عاشقانرا نمک تمام داری
نہ من اوفتادہ تنہا بکمند آرزویت	ہمہ کس سر تو دارد تو سر کدام داری
چہ مخالفت بدیدی کہ مجالست بریدی	مگر آنکہ ما گدائیم و تو احتشام داری
بجز این گنہ ندارم کہ محب و مہربانم	بچہ جرم دیگر از من سر انتقام داری
سخن لطیف سعدی نہ سخن کہ قند مصری	خجل است ازین حلاوت کہ تو در کلام داری

آپکا توکل محض اللہ پر تھا اگرچہ آخر زمانہ مین جناب نواب صدیق حسن خان صاحب مرحوم مغفور نے سو روپیہ مہینا بھی ریاست سے کرا دیا تھا مگر کبھی آپ نے اوس سے اپنا کام نہین چلایا بلکہ ایک مرتبہ نواب صاحب مرحوم مغفور نے کہلا بھیجا تھا کہ سو روپیہ مہینہ آپکے پاس ریاست سے جاتا ہے آپکو ملتا ہے یا نہین آپ نے نہایت بے توجہی سے فرمایا کہ مین نہین جانتا کہ کیسا سو روپیہ آتا ہے مجھہ تو کبھی ملا نہین اور حقیقت اوسکی یہ تھی کہ چونکہ آپکے نزدیک روپیہ کی قدر ٹھیکری کے برابر بھی نہ تھی لہذا اوسکی طرف التفات نہ تھا اسلیے لڑکے گھر کے

منی آرڈر لیکر اپنے مصرف مین لاتے تھے یعنی احمد میان صاحب کی مصرف
مین آجاتا تھا ایک مرتبہ نواب خورشید جاہ حیدرآبادی نے ہزار روپیہ کا نوٹ
نذر کیا چونکہ ایک بنیا خادم خانقاہ دیر سے عرض کر رہا تھا کہ لڑکی کی شادی
کے لیے چھ سو روپیہ چاہیے نوٹ اوسی کی حوالہ ہوا کہ چھ سو روپیہ لیکر چار سو
یہان دیجا وہ بھی بنیے کو جو صبح شام آٹا دال پہونچاتا تہا اوسکو دیدیا مہینہ
مین ہزارہا روپیہ نذر آتا تھا اور سب کہانا کہلانے اور دینے لینے مین خرچ ہوجاتا تھا

بیان آپکی قناعت اور سخاوت اور طریقہ معاش کا

اشعار

کاسۂ چشم حریصان پر نشد
تا صدف قانع نشد پر در نشد

گنج قناعت ست کہ دل را غنی کند
ای دل اگر غنا طلبی ترک سازکن

آنانکہ زیر سایۂ مہرت مقام شان ست
در دل چرا تخیل بال ہما کنند

شوریدگان حسن جمال وجلال یار
تسکین دل بملک دو عالم کجا کنند

آپکے بڑے صاحبزادہ محل اول سے میان عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ کہ آپکے
بہت مشابہ چال چلن مین تھے گردن آپکی ایسی تھی کہ پیچھے سے کبھی
تمیز نہین ہوتی تھی کہ مولانا قدس سرہ تشریف لیجاتے ہین یا صاحبزادہ
جاتے ہین اور اوسی طرح کی پوشاک تھی آخر ایک روز اون سے ہمنے پوچھا
کہ عمر آپکی بہت معلوم ہوتی ہے غالباً ساٹھہ برس سے زیادہ ہوگی آپ نے
مولانا صاحب کو اسی طرح متوکلانہ اوقات دیکھا ہے یا مدرسی وغیرہ کرتے ہوئے

دیکھا اونھون نے فرمایا کہ ہم اپنی یاد سے اسی طرح متوکلانہ اوقات آپ کی
دیکھتے ہین کہین نوکری چاکری آپ نے نہین کی **نقل** عالم ازل مین سب
روحون کے سامنے ایک ایک پیشہ رکھدیا گیا سب نے ایک ایک پیشہ
اختیار کیا پھر جب آدمی اس عالم مین آتا ہے اوسی پیشہ کی طرف مائل ہوتا ہے
پھر اوسی عالم مین ایک فرقہ تھا کہ جس نے کوئی پیشہ اختیار نہین کیا اون سے
جب کہا گیا کہ تم بھی کوئی پیشہ اس مین سے اختیار کرو اونھون نے کہا کہ ہمسے کوئی
پیشہ نہین ہوگا تب مقامات عبادت اون پر پیش کیے گئے اونھون نے کہا
بیشک یہ پسند ہے تیری خدمت دنیا مین جاکر کرین گے حکم باری تعالی ہوا کہ اے
دنیا جو تیری خدمت کرے تو اوس سے خدمت اپنی لے اور جو میری خدمت
کرے تو اوسکی خدمت کر ارشاد ہوا کہ قسم ہے ہمکو اپنے جاہ جلال کی انھین
دنیا دارونکو تمہارا مسخر کر دونگا اور جسکی تم سفارش کروگے اوسکی سفارش ہم سنینگے
حضرت قبلہ نے راقم الحروف سے بطور تعلیم فرماتے تھے کہ جب مین دہلی سے گیا
تو سنا کہ فرنگی پل بناتے ہین اور دو آنہ مزدوری دیتے ہین چنانچہ ہمنے بھی
ایک روز مزدوری کر لی تھی اور شام کو ہمکو بھی دو آنہ دیے تھے
روزمرہ کے خرچ کا یہ قاعدہ تھا کہ بنیا مقرر تھا آپکو اودھار دیا کرتا تھا جب آپکو
فتوحات آتی تھی تب اوسکا ادا کر دیا جاتا تھا اوسکے لیے نہ کوئی بہی تھی نہ کھاتا دس
پانچ بنیے دوکاندار مقرر تھے حتی کہ نقد روپیہ بھی وہی قرض دیتے تھے

مگر بغیر سود کے اُنکو قرض دیتے تھے آپکو روپیہ قرض لینے کی اوسوقت ضرورت
ہوتی تھی کہ عرب یا پنجاب یا ولایتی یا اسی ہندوستان کے آدمی آتے تھے اور
خرچ اونکے پاس نہین ہوتا تھا تو حضور دس پانچ روپیہ دیکر رخصت کرتے تھے
ہزار ہا روپیہ ماہوار کا خرچ تھا بعض مہینہ مین کچھ زائد بھی ہوتا تھا ارباب ملا نوان
کا خرچ اور بڑی صاحبزادی صاحبہ کا خرچ بھی مین سے تھا قرض لیکر بنیے سے
کام کرنے مین حضرت قبلہ کی یہ مصلحت تھی کہ اگر مال مشکوک بھی مسلمان
میرے پاس بھیجین گے تو بنیے کا فر سے تبادلہ ہوجاویگا تب موافق اس قول
کے پاک ہوگیا یعنی تبدل ید سے تبدل ملک کا ہوگیا آپ نے یہ روش دہلی کے
خانقاہون سے سیکھی تھی حضرت قبلہ ایک گھنٹہ بھی روپیہ نہین رکھتے تھے
جب کسی نے نذر کیا فوراً بنیے کو بلاکر دیدیتے تھے آپ کے بالکل مال مین سے
لوٹا ایک دو گھڑے ایک چارپائی دو جوڑے کپڑے اسکے سوا کچھ نہین تھا
مقبرہ یعنی گنبد مین ہمیشہ قیام رہا شعر

دل خون شدہ لگ جو گیا ہے مرا یہ جو چاہو کہ جور وستم سے چھٹے
اسے پیسے لاکھ برنگ حنا نہین دخل تمہاری قدم سے چھٹے
کبھی دیر مین تھے کسی بت پہ فدا کبھی کعبہ مین کرتے تھے جاکے دعا
ترے در پہ جو بیٹھے تو خوب ہوا کہ کشاکش دیر و حرم سے چھٹے

ایک مرتبہ ہمنے عرض کیا کہ آگ کی دہونی پہ لوگ آپ پہ اعتراض کرتے ہین کہ حقہ

والونکی بند کرتے ہین اور یہ مکروہ ہے اور علاوہ اسکے تمام رات دن آگ جلانی ایک قسم کا اسراف بیجا ہے ارشاد ہوا کہ یہ آگ جو تمام رات دن جلا کرتی ہے حقہ والون کے لیے نہین ہے بلکہ اسلیے ہے کہ ہمارے گاؤن کے غریب آدمیون کو آگ نہین ملتی ہے اسلیے یہ آگ روشن رہتی ہے اور اکثر نمازی پانی گرم کرکے غسل بہی کرتے ہین آپکے پاس تحفہ ہر ملک سے صدہا قسم کی چیزین از قسم ملبوس یا غیر ملبوس آتی تہین مگر سب تقسیم ہوجاتی تہین ایکمرتبہ فقیر کے سامنے ایک ٹوکرہ مرادآبادی برتن کا آیا آپ نے بعد مغرب سب نمازیون کو برتن تقسیم کردیے دو ایک برتن تو اسے کہڑے ہوئے تہے اونکو دیدیے کہ صاحبزادی کو دے آؤ اور ایک گلاس اپنے لیے رکہہ لیا اوسکو بہی کسی مسافر کو شب کو دیدیا

مثنوی

بند بگسل باش آزاد اے پسر	ایضاً	چند باشی بند سیم و بند زر
گر بریزی بحر را در کوزۂ		چند گنجد قسمتِ یک روزۂ
نفس قانع گو گدائی میکند		درحقیقت پادشاہی میکند

ایک بار مجہہ سے ارشاد ہوا کہ ایک شخص کہہ گیا تہا کہ اگر مین اول درجہ کا ڈپٹی ہوجاؤن تو پانسو جلد یا تین سو جلد قرآن مجید کے اپکی خدمت مین نذر کرونگا اب تک نہین بہیجین پہر کئی روز بعد حضور کی خدمت مین قرآن شریف جسقدر وہ کہہ گئے تہے بہیجے پہر ہمنے دیکہا کہ بعض بعض جلد بڑی بیش قیمت مطلا ہے آپنے

اس طرح سے جلد جلد تقسیم فرمادیا کہ کوئی جلد باقی نہ رہی ایک جلد راقم کو بھی
ملی تھی اسی طرح ہمیشہ قرآن شریف یا اور کتابین اہل مطبع بھیجا کرتے تھے
دیہات کے لوگ جو جمعہ پڑہنے کو آیا کرتے تھے اون سے استفسار فرمایا کرتے
تھے کہ تمہارا لڑکا کیا پڑہتا ہے جس نے کہا کہ قرآن شریف پڑہتا ہے اوسکو
آپ دیدیا کرتے تھے شام تک کچھہ کتاب وغیرہ باقی نہین رہا کرتی تھی اسیطرح
آم کی زمانہ مین ٹوکرون آم آتی تھے اور شیرینی بکثرت آتی تھی اہل مسجد اور بستی
کے لوگون مین تقسیم ہوجاتی تھی **نقل** ایک مرتبہ جناب شاہ غلام رسول صاحب
قدس سرہ کانپوری والد جناب مولوی شاہ عبد الحق صاحب کانپوری آپکے
پاس بہ نظر ملاقات تشریف لیگئے تو کسی نے ایک عبا پرتکلف بیش قیمتی آپکو نذر
کی اور ایک جلد قرآن شریف مطلا اٹھارہ سو روپیہ کی بھی نذر کی حضرت قبلہ نے شاہ غلام رسول
صاحب کو دیدیا اور فرمایا کہ آپ تکلف کا کپڑا پہنتے ہین اسکو آپ ہی پہنئے
اور قرآن شریف بھی انہین بزرگ کو دیدیا شاہ صاحب موصوف بھی اس
سخاوت کو دیکھکر حیران ہوئے اور فرمایا کہ بس توکل اسکو کہتے ہین کپڑے
صدہا قسم کے آپکی خدمت مین آتے تھے لٹھا ململ شال دوشالہ کمخواب سب
طرح کی نذرین گذرتی تھین مگر آپ سب تقسیم کردیتے تھے خود دو تین آنہ
گز کا کپڑا از قسم لٹھا وغیرہ کا انگرکھا پہنتے تھے انگرکھا آپکا بطور مشائخون کے
ڈھیلا ڈھالا ہوتا تھا غرارہ یعنی ڈھیلا پائجامہ اور ٹوپی دوپلی پہنتے تھے مگر

حسن کا یہ حال تھا کہ جسوقت حضور حجرہ سے نکلتے تھے سب لوگون کی نظر آپکی صورت کی طرف ہوتی تھی اور یہی جی چاہتا تھا کہ تمام دن آپکی صورت دیکھا کرین چنانچہ ایک مرتبہ مولوی عبدالکریم صاحب سے ذکر آیا کہ آپکو ہر وقت دیکھتے ہی کو جی چاہتا ہے مولوی عبدالکریم صاحب نے فرمایا کہ خدا کی قدرت ہے کہ غیب سے باری تعالی نے حضرت مولانا قدس سرہ کو لباس جمیل سر سے پاؤن تک اوڑھا دیا ہے اوسیکا یہ اثر ہے کہ ہر شخص کیا مسلمان کیا ہندو کیا نصارے جس نے آپکی صورت مقدس دیکھی عاشق ہوگیا

سوی زلفش نگہی کردن و رویش دیدن	ایضاً	گاہ کافر شدن و گاہ مسلمان بودن
نیست چیزی بکفم لائق مہمانی دوست	ایضاً	مرغ دل را بکشم بہر تو بریان سازم
غلام نرگس مست تو تاجدارانند	ایضاً	خراب بادۂ لعل تو ہوشیارانند
زین نفس جان دامنم برتافتہ است	مثنوی	بوی پیراہان یوسف یافتہ است

بیان آپکے حقہ نوش کرنے کی وجہ

آپکو ریاح کی بڑی سخت بیماری رہتی تھی اس سبب سے پاخانہ نہین ہوتا تھا علماے دہلی جو طبیب بھی تھے اور بزرگ بھی تھے بلکہ سنا ہے کہ جناب مولانا شاہ اسحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اجازت حقہ پینے کی آپکو دی تھی کہ مریض کو مباح ہے اور اسی پر [illegible] بھی نقہ کا ہے ہم نیچہ کا مدار پر تکلف تحفۃً آپکے لیے لیتے آئے تھے آپ بہت خفا ہوئے کہ افسوس ہے تم ذی علم ہو کر میرے لیے یہ نیچہ تحفہ لے آئے ہو تم اسکی

عوض تسبیح لاتے یا ڈھیلا کھیت سے اوٹھا لاتے اوسکو ہمین لاکر تحفہ دیتے
اور فرمایا کہ بزرگون کے پاس جائے تو کچھ تحفہ ضرور لیجائے ہملوگون کے پاس جب کچھ
نہین ہوتا اور دہلی پہونچگئے تو ڈہیلے کلوخ کے لیے اپنے پیر و مرشد کے پاس لیجاتے تھے
پھر فرمایا کہ مین بیمار رہتا ہون اسلیے بزرگون نے مجکو حقہ کی اجازت دی ہے
تم دعا کرو کہ خدا مجسے چھوڑا دے ہمنے عرض کیا کہ جب بیماری ہے تو آپ معذور
ہین آپنے کچھہ ایسا لفظ فرمایا جس کے معنی یہ تہے کہ ہم شارع کی طرف سے مجبور
کیے گئے ہین آپ کو ہر بات مین سنت رسول اللہ صلعم کا لحاظ تہا باوجودیکہ بہت
سے خدام ساتھہ ہوتے تہے مگر تہوڑا غلہ اپنے ہاتھہ مین بہی اور رومال مین مثل
دال وغیرہ کے مزدور کے شامل بازار سے لاتے تہے اور ایک بڑا عصا دست
مبارک مین ہوتا تہا یہ سب باتین اوسوقت مین ترک ہوئین جب آپ چارپائی
پر علیل ہو کر پڑے اور انتظام طعام جناب احمد میان صاحب کے حوالہ ہوا اور نظم مسجد مع امامت کے

بیان آپکے تحصیل علم کا

حضرت قبلہ نے شرح وقایہ مولوی نور صاحب سے لکھنؤ مین پڑہا تہا اور جب دہلی
تشریف لیگئے مرزا حسن علی صاحب محدث بنارسی اور مولوی حسین احمد صاحب
اور آپ تینون صاحب ساتھہ گئے تہے پھر آپ نے علم حدیث دہلی مین شاہ
عبد العزیز صاحب علیہ الرحمۃ اور مولانا شاہ اسحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے پڑہا پھر
پہا بطور مشائخ
آپ سات مرتبہ دہلی تشریف لیگئے مجھے ارشاد ہوا کہ مہ
ہ اور ٹوپی دوپٹا [illegible] چھہ مہینہ تک صحبت مین مع مولانا

شاہ عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ کر رہا ہون مسلسل بالاولیت کی
حدیث کی سند شاہ صاحب سے آپنے لی تھی شاہ صاحب نے چار مہینے ٹھہرنے
کو فرمایا تھا مگر آپنے معذرت فرمائی کہ والدہ صاحبہ کی اجازت نہین اور بعض
لوگون سے آپنے ایک مہینہ کا قیام ذکر فرمایا ہے مطابقت ان اقوال مین اسطرح
پر ہے کہ آپنے چونکہ سات بار سفر دہلی کیا ہے اسلیے ہر بار مختلف طور پر ٹھہرنیکا اتفاق ہوا
اور حضرت شاہ غلام علی صاحب کو بھی سند حدیث حضرت شاہ
عبد العزیز صاحب سے تھی اور شاہ ابو سعید صاحب کو بھی لہذا اس بات
سے باہم ان حضرات کو ارتباط بہت تھا اور آپکی روبرو اگر کوئی شاہ احمد سعید
صاحب سے مسئلہ مسائل کا سوال کرتا تھا تو شاہ صاحب آپکی طرف اشارہ
کر دیتے تھے کہ ان سے پوچھو آپ حل فرما دیا کرتے تھے ایکبار حضرت شاہ ابو سعید صاحب
کو ایک مشکل واقع ہو گئی تھی کہ حل نہین ہوتی تھی حضرت کو معلوم ہوا آپنے اونکو
کچھہ بتلا دیا وہ مشکل اونکی حل ہو گئی راقم الحروف جب مدینہ گیا تھا تو شاہ محمد مظہر
صاحب سے وہان ملاقات ہوئی اوسوقت بڑا حلقہ توجہ ہو رہا تھا آپنے بعد ہمارے
نام پوچھنے کے حضرت مولانا صاحب قبلہ کا ذکر فرمایا اوس وقت شاہ
صاحب نے بہت تعظیم سے کہا کہ اب اسوقت مین ہم لوگون کے بزرگون مین حضرت
مولانا صاحب رہگئے ہین اور دیر تک حضرت کا تذکرہ کرتے رہے اور اسیوجہ
سے راقم کی خاطر داری بہت کرتے تھے ایسا ہی حضرت شاہ عبد الغنی صاحب بھی

آپ کو یاد کیا کرتے تھے اسی طرح ہمنے علما و مشائخان مکہ کو آپکے ساتھ بہت ادب کرتی ہوئی پایا چنانچہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مدظلہ نے اس لفظ سے یاد فرمایا کہ اس زمانہ میں حضرت کا ہونا نہایت مغتنمات سے ہے اور فرمایا کہ ہمارے چچا پیر ہوئے اسلیے کہ حضرت حاجی صاحب کے پیر و مرشد طریقہ نقشبندیہ میں حضرت مولانا شاہ نصیر الدین صاحب دہلوی علیہ الرحمہ حضرت قبلہ کے پیر بھائی تھے ایک روز کا ذکر ہے کہ مولانا منظور احمد صاحب خلیفہ مولانا شاہ عبد الغنی صاحب و حضرت حاجی صاحب علیہ الرحمہ نے ایک جماعت چلہ کش سے کہ جبل نور وغیرہ کرتے تھے خاص کر واسطے دریافت خیریت حضرت قبلہ کے اسے آئے تھے راقم سے ملاقات کروائی اور عند الملاقات اونھوں نے مجھسے خیریت حضرت قبلہ کی دریافت کی اور بیان کیا کہ ہمکو انکا قصد ہے کہ اونکی زیارت کو ہندوستان جائیں آج تک ایسی ہیبت کسی کے ملاقات میں راقم کو یاد نہیں

شعر فرمودۂ حضرت قبلہ

عیش کا نام لے نہ تو ہمسے	ہمکو فرصت کہاں ترے غم سے
جب سے عالم ترا نظر آیا	اوٹھ گیا دل تمام عالم سے

بیان آپکی بیعت کا

آپنے علم سلوک حضرت شاہ محمد آفاق رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کیا اور اجازت و خلافت آپکو آپ ہی سے تھی آپ زمانہ قیام دہلی میں حلقہ توجہ فرماتے تھے آپکے حلقہ میں

جناب شاہ عبد الغنی علیہ الرحمہ بھی بیٹھے تھے آپ شاہ احمد سعید صاحب و شاہ عبد الغنی صاحب کو میاں احمد سعید میاں عبد الغنی فرمایا کرتی تھی جناب شاہ عبد الغنی قدس سرہ کے مرید حافظ فیض اللہ صاحب مہاجر مکہ معظمہ ایک مرتبہ مراد آباد حاضر ہوئی تو فرمایا کہ تم میری پوتے ہوئے شاہ ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ شاہ غلام علی قدس سرہ کے مرید اور خلیفہ سے تھے حضرت مولانا صاحب قبلہ نے فرمایا شاہ عبد الغنی علیہ الرحمہ بھتیجے ہوئی حضرت شاہ غلام علی صاحب قدس سرہ ہمیشہ حضرت شاہ محمد آفاق رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات کو جایا کرتے تھے کہ آپکو اولا مجدد صاحب سمجھتے تھے اسلیے تعظیماً تشریف لیجایا کرتے تھے حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ بھی جناب شاہ محمد آفاق رحمۃ اللہ علیہ کی تعظیم بسبب اولاد مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہونے کی فرمایا کرتی تھے

نقل اجازت نامہ اعلی حضرت شاہ محمد آفاق رضی اللہ عنہ بنام نامی حضرت قبلہ قدس سرہ مع مہر

(مہر: فقیر محمد آفاق احمدی ۱۲۰۸)

محب الفقرا مخلص الفضلا مولوی فضل رحمن بعافیت باشند بعد دعوات ترقیات ظاہر و باطن مطالعہ نمایند درین جوار فضل پروردگار خیریت و صحت و عافیت آن محب الفقرا مدام مطلوب دیر یست کہ از حالات خیریت آیات آن محب الفقرا اطلاع ندارد ازین باعث دل متعلق باید کہ ہموارہ بدست آیندگان این سمت از نامجات خیریت آیات دل را خرم می کردہ باشند

شمارا اجازت است کہ ہر کہ در طریقہ علیہ نقشبندیہ و قادریہ داخل شود او را داخل نمایند و بدل متوجہ یاران باشند و محب علی را توجہ میداده باشند و پیوستہ نویسان حالات باشند زیادہ نور چشمان درازی عمر و حیات خوانند و جمیع یاران و مخلصان فقیر و یاران خود را دعا رسانند از میان عزیز احمد و عطا محمد و فدا محمد از جمیع صوفیان خانقاہ سلام شوق خوانند از اعظم علی سلام سنت الاسلام و مبارک باد خوانند از اندرون دعوات خوانند علاوہ اسکے ایک مکتوب اعلی حضرت رضی اللہ عنہ کا بنام مبارک حضرت قبلہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک مولانا مولوی عبد الکریم صاحب کی موجود ہی کہ مشتمل بر اجازت طریقہ نقشبندیہ قادریہ ہے

بیان ارادت مندان و اجازت یافتگان حضرت قبلہ

آپ اس تحریر کی بعد بیعت اعلی حضرت شاہ محمد آفاق رضی اللہ عنہ کی طرف سے لیتے تھے اور خواص اور ارادت مندون کو اجازت توبہ لینے کی یعنی مرید کرنیکی بھی دیتے تھے اور چونکہ حضرت قبلہؓ کو لفظ مسنون سے بہت عشق تھا اور نیز اعلی حضرتؓ نے اپنی اجازت نامہ مین لفظ خلافت کو نہین استعمال فرمایا اسلیے آپ اپنی نائبون کو بلفظ اجازت یافتہ یاد فرماتے تھے گو اجازت اور خلافت کا ایک معنی ہین مگر چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے استعمال نہین فرمایا ہے کہ فلان صحابی کو فلان کام پر خلیفہ بنا کر بھیجا ہے اسلیے حضرت قبلہ سے جب کوئی پوچھتا تھا کہ فلان شخص آپکے خلیفہ ہین تو فرماتے تھے نہین اجازت توبہ لینے کی

اور اللہ کے نام بتاتی کی اونکو حاصل ہی شریعت مین وجود لفظ خلیفہ کا ہی
فرمایا اللہ تعالی نے وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً
اسلیے حضرت سی جب ہمنی اتحاد معنی کو عرض کیا تو حضرت کبھی سکوت فرماتی اور کبھی
اقرار بھی فرماتی تھی ارشاد ہوا کہ مولوی محمد علی صاحب اجازت یافتہ ہین
اور تمکو بھی اجازت توبہ لینے کی ہے جو کوئی توبہ کری اوس سی توبہ لو اور اللہ کا
نام بتایا کرو اور وہان لڑکون کو جو تمسے پڑھتے ہین توجہ دیا کرو اور عالمون
کے لیے اجازت کی کچھہ ضرورت نہین وہ خود اجازت یافتہ اپنے پیغمبر کیطرف
ہین راقم کہتا ہے کہ کتنے لوگ ایسے تھے کہ قریب روح قبض ہونے کے ہمسے
شوق زیارت و داخل سلسلہ ہونے کا حضرت قبلہ سے بیان کیا اور وقت
اون کو حاضری خدمت بابرکت کا نہین ملا جیسے ہماری والدہ صاحبہ اور
ایک صالح شخص جو رشتہ مین ہماری سالے تھے اور بہت لوگ تمنای بیعت
ظاہر کرتے تھے اسلیے فقیر نے حضرت کی طرف سے بیعت لی اور داخل سلسلہ کیا
اہل علم مین اجازت یافتہ جناب مولانا محمد علی صاحب قبلہ کانپوری دام ظلہ جامع
علم ظاہر و باطن بقوت تمام ہین آپکے مرید اندازًا دس ہزار آدمی ہون گے
مونگیر عظیم آباد کے علاقہ مین آپکے بہت مرید ہین سو پچاس اچھے اچھے قابل و صالح
لوگ بھی ہین بدیع نور میان نے ذکر کیا کہ حضرت احمد میان صاحب نے عرصہ ہوا کہ
رسالہ اثبات التراویح حضرت مولانا محمد علی صاحب کا مجھکو ارسال فرمایا تھا اور لکھا تھا

کہ یہ رسالہ تصنیف سے مولانا صاحب موصوف خلیفۂ اعظم حضرت قبلہ رضہ
کے ہے فقط اور ایک صاحب نے نقل کیا کہ حضرت قبلہ نے فرمایا کہ
مولوی محمد علی کی روح مثل روح متقدمین کے ہے معمولات حضرت مولانا
محمد علیصاحب دام برکاتہ مینے مولانا صاحب موصوف سے دریافت
کیا تھا کہ آپ کے معمولات جو دیر تک صبح کو پڑھا کرتے ہین کیا ہین فرمایا
کہ بعد نماز صبح کے نقشبندیہ قادریہ چشتیہ تینون طریقہ کا وظیفہ پڑھتا ہون
پہلے لا الہ الا اللہ دو سو بار اور سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العلی
العظیم استغفر اللہ سو مرتبہ یا عزیز ایک سو ایک مرتبہ یا بر دو سو دو مرتبہ
یا ذا الجلال والاکرام ایک سو مرتبہ یا رب دو سو دو مرتبہ یا رزاق
سو بار اور بعد ہر نماز کے درود شریف سو مرتبہ فقط ✣ ✣ ✣ ✣

بیان آپکی قطب الاقطاب ہونیکا ✣

سب فرقہ تو حضرت شیخ سے تھین آتے جاتے رہتے تھے مگر شیعہ بھی بکثرت
دعا کروانے اور زیارت کیواسطے آتے تھے ایکمرتبہ کوئی شیعہ صاحب آئے
اور مسجد مین اقامت چاہے مسجد والون نے غل مچایا آپنے جب
سنا تو اونکو آپنے بلایا کہ تم ادہر آؤ یہان ٹہرو اور فرمایا کہ یہہ مرتضےٰ علیؓ کے
مہمان ہین بعد اوسکے شیعہ صاحب نے اپنی عقیدت حضرت قبلہ سے
ظاہر کی حضرت نے اونکو مرید کیا اس بات پر کہ ہم کسیکو برا نہ سمجھینگے بلکہ

اپنے کو سب سے برا سمجھنے کی سید کا شعر ہے ـــ

نہی عیب کی جب ہمین اپنی خبر	رہے دیکھتے اور ونکے عیب و ہنر
پڑی اپنی برائیون پہ جو نظر	تو نگاہ مین کوئی برا نہ رہا

شعر

ہر کہ در خود دید در وی کس ندید		مرد از خود رستہ راحق برگزید
مرا پیر داناے مرشد شہاب	دیگر	دو اندرز فرمود بروی آب
یکے آنکہ بر خویش خود بین مباش		دیگر آنکہ بر غیر بد بین مباش

آپکی خدمتمین علماے غیر مقلدین بھی آتے تہے اور حدیث شریف کی سند لیتے تہے الغرض حضور کیخدمتمین والیان ملک اور اونکے اعزہ جیسے نظام حیدر آباد کے عزیز ونمین نواب خورشید جاہ وغیرہ آئے انگریزونکا بکثرت آپکے پاس آنا ہنود کا آنا جانا علما اور درویش کا ہجوم ملک بنگال اور پنجاب و افغانستان و اہل عرب کی آمد وشد سے یہہ سمجھا گیا کہ آپ قطب الاقطاب ہین اولیا اللہ کے مقامات عالیہ سے مقام قطب الارشاد ہے اور اس سے زائد مقام قیومیت ہے بلکہ یہ مقام انبیا علیہم الصلوۃ کا ہے بعض بعض اولیا اللہ کو بھی نصیب تھا جیسے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت ایشان رضی اللہ عنہ حاصل یہہ کہ رجوعات تمام عالم کی حضرت قبلہ کیطرف تھی شعر

بدر فیض تو استاد بصد عجز و نیاز		رومی و طوسی و ہندی یمنی و حلبی

آپ چھ برس کی عمر کے تھے کہ والد ماجد آپکے اپنے پیر و مرشد مولانا عبدالرحمن صاحب لکھنوی قدس سرہ کے یہان حضرت قبلہ کو لیگئے مولانا موصوف نے اپنے لب سے لب لگا دیا اور فرمایا کہ یہ لڑکا ہندوستان کا قطب ہوگا اور قبل پیدایش کے بھی آپنے خبر دی تھی اور رسم مبارک حضور کا جواب مشہور ہے مولانا موصوف ہی ذرکہا تھا فی الحقیقت آپ اس صدی کے مجدد ہوے کہ تمام علما و فضلا و مشائخ عصر اپنی مشکلات آپ ہی سے حل کرتے تھے

دوسرا باب اصطلاح مین نقشبندیہ و مجددیہ و قادریہ چشتیہ رحمۃ اللہ علیہم کے

فصل بیان مین لطائف عشرہ اور اوسکے مشغولی کے حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ علیہ اور اونکے تابعون نے تحقیق کیا ہے کہ انسان مرکب ہے دس لطیفون سے پانچ عالم امر سے ہین قلب اور روح اور سر اور خفی اور اخفی اور پانچ عالم خلق سے ہین نفس اور آب آتش خاک باد عالم امر اوسکو کہتے ہین کہ بمجرد امر کن کے ظہور مین آیا اور عالم خلق بتدریج پیدا ہوا اور دائرہ امکان شامل ہے ان دونون عالم کو نصف دائرہ جو بالاے عرش ہے عالم امر ہے نصف عرش سے فرش تک عالم خلق ہے جب اللہ تعالی نے ہیکل جسمانی انسان کو پیدا کیا تب لطائف عالم امر کو چند جگہہ پر اس جسم انسان مین بطور ودیعت کے تعلق اور تعشق بخشا اوسوقت یہ لطائف اپنے کو اور اپنی اصل کو

[illegible]

کہ انوار مجردہ تھے بہولکر اس جسم ظلمانی کے تلذذ مین فریفتہ ہوکر ایسے پھنسے کہ
کہ کبھی بہولے سے بہی اپنے وطن اصلی کو اور اپنی اصل اور قرب الٰہی کو لطف کو
یاد کرکے متوجہ نہین ہوتے ؎ گدائی درجانان بسلطنت مفروش
کسی ز سایۂ این در بآفتاب سد * اسلیئے ذکر شغل نکالا گیا ہے کہ تزکیہ و تصفیہ
سے ظلمت جسمانی دفع ہو پہر اپنی اوس عالم کی نظر آوین ؎

آن وطن شہریست کانرا نام نیست | آن وطن ملک عراق و شام نیست
گفت معشوقی بعاشق کای فتا | تو بغربت دیدۂ بس شہرہا
پس کدامی شہر زانہا خوشترست | گفت آن شہریکہ در وی دلبرست

دائرۂ امکان

اصل اخفی
نور اخفی رنگ سبز
اصل خفی نور سیاہ
اصل سر نور سفید
اصل روح نور سرخ
اصل قلب نور زرد
عرش
عالم امر
عالم خلق
نفس
آتش خاک باد آب

قلب بائین پستان کے نیچے دو انگلی کے فاصلہ پر ہے روح داہنی پستان کے

نیچے دو انگلی کے فاصلہ پر ہے سر ما بین پستان کے برابر دو انگلی کے فاصلہ پر سینہ کیطرف مائل ہے اور خفی داہنی پستان کے برابر سینہ کیطرف دو انگلی کے فاصلہ پر ہے اخفی بیچ سینہ مین علاقہ او رجگہ اپنی رکھتا ہے جب کسی بندہ پر اللہ اپنا فضل کرتا ہے تو اوسکو کسی دوست کی پاس پہونچا دیتا ہے کہ وہ بزرگ ریاضات او رمجاہدہ سے تزکیہ و تصفیہ باطن کا کرکے اوسکو اپنی اصل کیطرف متوجہ کر دیتے ہین چونکہ ہمت طلبہ کی بالفعل قاصر ہے اسلیے ہر چیز مین مشایخ نے اعتدال اختیار کیا ہے او راپنے طالب کو اتباع سنت او راجتناب بدعت کا حکم فرمایا ہے اسی لیے ذکر خفی کو ذکر جہری پر اختیار کیا ہے کہ ستر درجہ زائد فضیلت ذکر خفی کی ذکر جہری پر ہے ؎

کان سوختہ را جان شدہ آواز نیامد	ای مرغ سحر عشق ز پروانہ بیاموز

اور اس طریقہ مین تین شغل کا معمول ہے پہلا شغل ذکر ہے اسم ذات ہو یا نفی اثبات ہو اسم ذات اسطرح پر کہ زبان کو تالو مین لگا ئی اور دلکو وسوسہ او رحدیث النفس سے خالی کرے اور صورت اوس بزرگ کی کہ جس سے تلقین ذکر کی پائی ہے بڑے ادب سی اپنے خزانہ خیال مین رکھ یا دل مین رکھے اور دل کی زبان سے کہ محل اوسکا بائین پستان کے نیچے دو انگل کے فاصلہ پر ہے اللہ اللہ کہے اور اس اسم مبارک کی تعریف کو کہ ایسی ذات جو صفات کاملہ کے ساتھ موصوف ہے اور منزہ ہے جملہ نقائص سے

لا او سپر ہم ایمان لائے ہین لحاظ رکھے اور تمام اوقات زائد مین اس ذکر پر مواظبت
کرے یہانتک کہ قلب ذکر سے جاری ہو جاے بعد اوسکے لطیفہ روح سے ذکر کرے بعد اوسکے
لطیفہ سر سے بعد اوسکے لطیفہ خفی سے پھر لطیفہ اخفے سی اللہ اللہ کرے پھر لطیفہ
نفس سے کہ محل اوسکا بینائی ہے پھر لطیفہ قالبیہ سے ذکر کرے کہ محل اوسکا
تمام بدن ہے تاکہ ہر رگ و پاسے ذکر جاری ہو اور اسکو سلطان الاذکار کہتے ہین

شعر

ہر کس بدرت در آرزوے دگرند	اندر تگ و پوی و جست جوی دگرند

نفس
اخفی
خفی
سر
روح
قلب
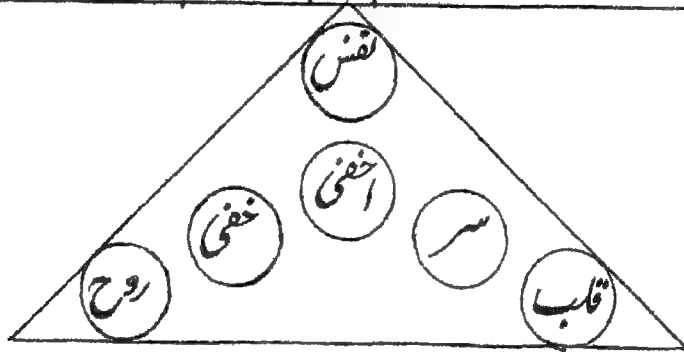
مخفی نہ رہے کہ تصور صورت شیخ جسکو عرف مین تصور شیخ کہتے ہین دفع وسوسہ مین
بہت مفید ہے اور اسیکو انکے یہان رابطہ کہتے ہین ذکر بغیر رابطہ کے مفید
نہین ہوتا ہے اور طریقہ ذکر نفی اثبات کا یہ ہے کہ پہلے سانس کو ناف کے
نیچے روکے پھر مقام ناف سے لفظ لا کو خیال سے دماغ تک کھینچکر لاوے پھر
الہ کو داہنے مونڈہے پر لاوے اور لفظ الا اللہ کو دل پر مارے اسیکو ضرب
لگانا کہتے ہین پہر اسطرح ضرب لگاوے کہ اوسکا اثر دوسرے لطیفون پر
پہونچے اور لفظ محمد رسول اللہ کو سانس کے چہوڑتے کیوقت خیال سی کہے

اگر حبس نفس ضرر کرے تو بغیر حبس کے کرے حبس نفس شرط نہین ہے ذکر نفی
اثبات مین بلحاظ معنے کا کرے مثلاً لفظ لا کے کہنے کیوقت خیال کرے کہ کچھہ مقصود
ہمکو نہین ہے سواے ذات حق کے اور تمام ہستی کے نفی کرے یعنی اپنی ہستی
کی نفی کرے اور تمام موجودات کی نفی کرے اثبات کیوقت ذات حق سبحانہ تعالے
کا لحاظ رکھے دوسرا شغل رابطہ ہے یعنی مرشد کی صورت اندر دل کے یا مقابل
دلکے خیال مین رکھے اپنی صورت کو صورت شیخ سمجھے اور جب یہ تصور یعنی رابطہ
غالب آتا ہے ہر چیز مین صورت شیخ کی نظر آتی ہے اسکو فنا فی الشیخ کہتے ہین
الغرض محبت شیخ بھی رابطہ ہے تیسرا شغل مراقبہ ہے کہ وہ نگہبانی دلکی ہے
خطرونسے اور نگرانی فیضان آلہی کی ہے بدون ذکر اور بدون رابطہ مرشد کے
اور بعضون نے یہ تعریف کی ہے کہ مراقبہ انتظار فیض کا مبدا فیاض سے کرنیکو
کہتے ہین اور لحاظ وارد ہونیکا اوس فیض کے اپنے مورد پر کرنا چاہیے [illegible]

ہر مقام مین مراقبات جدا جدا مقرر فرماتے ہین ؎

چو دل با دلبرے آرام گیرد — ز وصل دیگرے کے کام گیرد
ہمنشین جب مرے ایام بھلے آوینگے — بن بلاے مرے گھر آپ چلے آوینگے
گلشن مین صبا کو جستجو تیری ہے — بلبل کی زبان پہ گفتگو تیری ہے
ہر رنگ مین جلوہ ہے تیری قدرت کا — جس پھول کو سونگھتا ہون بو تیری ہے
عقل کے مدرسہ سے اٹھ عشق کے میکدہ مین آ — جام شراب بیخودی اب تو پیا جو ہو سو ہو

مراقبہ احدیت یہ ہے کہ سر جہکا کر آنکھہ بند کرکے خیال کرے کہ اوس ذات جامع الکمالات کا فیض میرے قلب مین آتا ہے یہ مراقبہ دائرہ امکان مین کرتے ہین مبتدی کو پہلا مراقبہ اسیکا بتاتے ہین مراقبہ معیت علما معیت علمی کے قائل ہین اور صوفیہ معیت ذاتی کے بس اسجگہ اختلاف سے قطع نظر کرکے یون لحاظ کرنا چاہیے کہ جو معیت اوس تقدس و تعالی کو لایق ہے ذاتی ہو خواہ صفاتی اور جس معیت پر قرآن شریف ناطق ہے اور ہمکو اوسکے ساتھہ ایمان ہے وہ ذات ہمارے ساتھہ ہے اور ہر ذرہ ذرات عالم کے ساتھہ ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے کہ اللہ معکم اینما کنتم مراقبہ دائرۂ ظلال اسما و صفات مین کہ ولایت صغری اوس سے عبارت ہے کرتے ہین

دائرۂ ولایت صغریے

اس معیت کی مثال بزرگان دین نے یون لکھی ہے کہ جب غبار اوٹھتا ہے تو اوسمین فقط گرد اور تنکا نظر آتا ہے جب ہوا جاتی رہتی ہے تنکا اور گرد زمین پر گر جاتی ہے تو اس جگہہ مسئلہ نیست ہست نما اور ہست نیست نما کا یاد آیا ہوا جو اوسمین ہے خاک کو بصورت بگولا لیے پہرتی ہے وہ نیست نما ہے اور خاک اور تنکا ہست نما ہے مگر واقع مین نیست ہی اسیطرح

ہمکو آپکو اوسکی قدرت لیے پھرتی ہے جب اوسکا ارادہ ہمسے کنارہ ہوا ہم کچھ نہ تھے

شعر

ای زاہد ظاہر بین از عشق چہ می پرسی — او در من و من در وی چون بو بگلاب اندر

درین دیار بآن زندہ ام کہ گاہی — نسیم عاطفتی زان دیار مے آید

مراقبہ اقربیت سطر جیر کرتے ہین کہ وہ ذات کہ زیادہ قریب ہے میری شہ رگ سی اوسکا فیض آتا ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نحن اقرب الیہ من حبل الورید مراقبہ دائرۂ ولایت کبری مین معمول ہے

دوست نزدیکتر از من بمن ست — وین عجب تر کہ من از وی دورم

چہ کنم با کہ توان گفت کہ دوست — در کنار من و من مہجورم

ہر کہ بوئی بشنوم از بوی او مسست رفتم — بیخبر در کوی او

قوس

دائرۂ ثالث

دائرۂ ثانی

دائرۂ اولی

نصف عالی

نصف سافل

نصف سافل مین ظہور اسماء و صفات ہے اور نصف عالی مین ظہور شیونات

مخفی ور ہے کہ علاوہ اسکے اور مراقبات بہت ہین یہانتک کہ تمام عالم اور
تمام معانی قرآن مراقبہ ہے غرض یہ ہے کہ جس چیز مین تفکر کرے مراقبہ ہے
کتاب کے طول کا خوف ہے شائقین کو چاہیے کہ رسائل و کتب خاندان
مجددیہ وغیرہ سے معلوم کرین از انجملہ مراقبہ مسمی الباطن ہے اور مراقبہ کمالات
نبوت اور مراقبہ کمالات رسالت اور مراقبہ کمالات اولو العزم اور مراقبہ
حقیقت کعبہ اور مراقبہ حقیقت قرآن + شعر (از نور میان) کھلا جب سے
عقدہ کیسکے دہن کا × ہوئے راز مخفی عیان کیسے کیسے + تجلی سے اوسکی
ہوئے ہین شگفتہ × گل و غنچہ و بوستان کیسے کیسے + اور مراقبہ حقیقت صلوۃ
اور مراقبہ معبودیت صرفہ اور مراقبہ خلت اور مراقبہ محبت ذاتی اور مراقبہ
محبت ممتزجہ با محبوبیت اور مراقبہ محبوبیت صرفہ اور مراقبہ حب صرف
و مراقبہ لاتعین بیان تعریف توجہ مین معمول حضرات مشایخون کا
اسطرحپر ہے کہ اول توجہ القاے ذکر کے لیے لطائف مین طالب کے
فرماتے ہین اور طریقہ توجہ دینے کا اسطرحپر ہے کہ شیخ اپنے قلب کو طالب
قلب کے سامنے رکھکر جناب الٰہی مین التجا بواسطہ مشایخ کرام کے یون
کرے کہ انوار ذکر جو میرے قلب مین جانب پیران کبار سے پہونچے ہین
قلب مین اس طالب کے آوین اور توجہ او رہمت صحیح اوسکے قلب کے
طرف کرے انشاءاللہ عنایت الٰہی سے چند توجہ مین حرکت ذکر کے

قلب مین اوسکے پیدا ہوگی اور سیطرح اپنی روح کو اوسکی روح کے
مقابلہ مین رکھکر توجہ کرے کہ نور ذکر کہ لطیفہ روح مین میری روح سے
پیران کبارے پہونچاہے روح مین طالب کے القا کرتے ہین اور سیطرح
سب لطائف کیطرف رجوع کرتے ہین

تعریف مین قطب الارشاد کے

انکا بڑا مقام ہے سب اولیا اللہ اوسکے ماتحت ہین شعر از نور میان

همه رابستهٔ گیسوی پریشان داری	غمزهٔ خاص بهر گبر و مسلمان داری

قطب الارشاد اوسکو کہتے ہین کہ وہ اپنے زمانہ مین ایک ہی ہوتا ہے اور عالم
ظلمانی نور ظہور سے اوسکے نورانی ہوتا ہے اور نور ارشاد اوسکا تمام
تمام عالم کو ہوتا ہے عرش سے فرش تک جس کسیکو کہ رشد ایمان اور معرفت
اور ہدایت حاصل ہوتی ہے اوسیکے ذریعہ سے ہوتی ہے بیواسطہ اوسکے
کوئی شخص اس دولت کو نہین پہونچسکتا ہے نور ہدایت اوسکا مثل دریا ے
محیط کے تمام عالم کو گھیرے ہوئے ہے اور وہ دریا منجمد ہے کہ حرکت نہین کرتا ہے
پھر جو شخص کہ متوجہ اوس بزرگ کا ہے اور اوس سے اخلاص رکھتا ہے
یا وہ بزرگ متوجہ اوسکی طرف ہے توجہ کے وقت یک روزن اوسی دریا سے
کھول دیا جاتا ہے بقدر توجہ اور اخلاص کے اوس دریا سے سیر ہوتا ہے
یا کوئی ذکر مین مشغول ہے اور اوسکو اس بزرگ کی خبر نہین اور انکار بھی

اوسکو نہین ہے اوسکو فیض حاصل ہوتا ہی لیکن صورت اول مین زیادہ نفع ہوتا ہی
اور اگر کوئی منکر اوس بزرگ کا ہی یا وہ بزرگ اوس سے رنجیدہ ہی ہر چند ذکر مین
مشغول ہو مگر ہدایت سی محروم رہے گا وہی انکار اوسکا سد راہ ہی بغیر اسباب
کے کہ وہ بزرگ متوجہ عدم افادہ ہووے یا ضرر کا اوسکے قصد کرے اور دوسری
جماعت کہ اخلاص اور محبت اوس بزرگ سے رکھتے ہین ہر چند توجہ مذکور یاد کر
آگہی سے غافل ہین مگر نور رشد و ہدایت اون جماعت کو پہونچتا ہی بس یہی
مقام حضرت قبلہ کا تہا واضح ہو کہ کلمات خواجگان نقشبند قدس اللہ سرہم کہ بناء طریقہ اون
کلمات پہ ہی اس دائرہ مین مرقوم ہوتی ہین طالب کو انپر عمل کرنے سے ترقی ہوتی ہے

کلمات ثمانیہ قدما

ہوش در دم
یاد داشت
نظر بر قدم
نگہداشت
سفر در وطن
بازگشت
خلوت در انجمن
یاد کرد

کلمات ثلثہ متاخرین

وقوف زمانی
وقوف قلبی
وقوف عددی
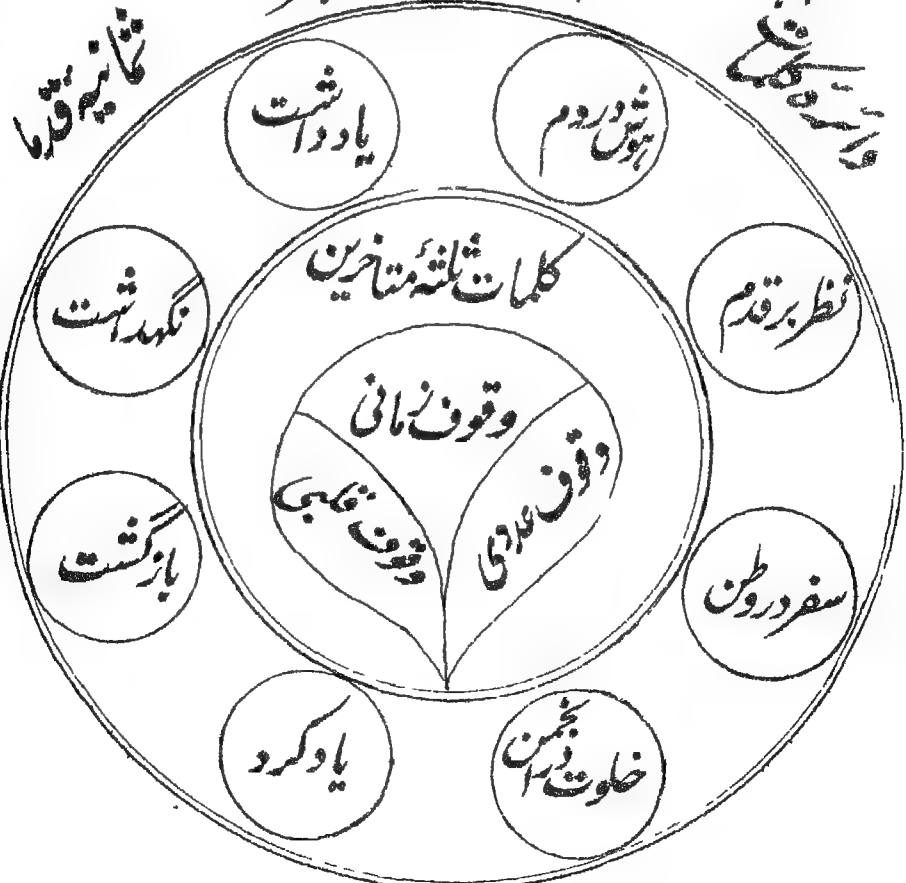
ہوش در دم کے معنی یہ ہین کہ سالک اپنی ہر سانس کی آمد وشد کو خیال کرے
کہ ذاکر ہے یا غافل یہ خیال اسکو آہستہ آہستہ مقام دوام حضور مین پہونچا دیگا
نظر بر قدم عبارت ہے اس سے کہ سالک کو چاہیے کہ چلنے مین نظر اپنی قدم پر
رکھے اور بیٹھنے مین فقط اپنے سامنے دیکھے اور داہنے بائین چیزین نہ دیکھے
اسیطرح کان کو بھی آدمیونکی آواز کیطرف کہ کوئی کیا بولتا ہے خیال نکرے
اور حکایات وقصص کے سننے سے بھی احتراز رکھے کہ طبیعت ایکسو رہے
سفر در وطن عبارت ہے انتقال کرنیسے صفات بشری کے صفات ملکوتی
کیطرف اسطور پر کہ دریافت کرتا رہے اپنے نفس مین آیا محبت غیر اللہ کی
دلمین باقی ہے یا نہین اگر باقی ہے تو توبہ کرے اور خلوت در انجمن
عبارت ہے اوس سے کہ قلب سالک کا ہمیشہ یاد حق سبحانہ تعالیٰ مین مشغول
رہے ہر حال مین اور ہر وقت مین توجہ الی اللہ شعر

یک چشم زدن غافل ازآن ماہ نباشی	شاید کہ نگاہے کند آگاہ نباشی
از درون شو آشنا و از برون بیگانہ وش	این چنین زیبا روش کم میشود اندر جہان

یاد کرد عبارت ہے اللہ کے ذکر سے اسم ذات ہو یا کہ نفی واثبات
بازگشت عبارت ہے اس سے کہ اثناے ذکر مین دل سے
مناجات حق سبحانہ تعالے سے کرتا رہے کہ الٰہی مقصود میرا
تو ہی ہے اور تیری رضا مین ترک کیا دنیا کو اور نعمت اپنی ہمیں تمام کر

۸ نگہداشت عبارت ہے خطرہ کے دفع کرنیسے ۹ وقوف عددی عبارت ہے رعایت عدد سے ذکر قلبی مین ۱۰ وقوف قلبی عبارت ہے توجہ رکھنے سے طرف قلب کے اور قلب کی توجہ طرف اللہ کے اور ۱۱ وقوف زمانی عبارت ہے محاسبہ اوقات سے واضح ہو کہ فنا کی چار قسم ہے اول فنار خلق یعنی امید و بیم ماسوائے خدا سے نرہے دوسری فنا سے ہوا کہ بجز حق سبحانہ تعالیٰ کی کوئی آرزو نرہے ۵

بچہ تسکین کنم این دیدہ و دلرا کہ مدام	دل ترا میطلبد دیدہ ترا میخواہد

شعر

کسی آرزو کی دلمین نہین اب ہی سمائی	جسے کہیے خواب غفلت سو وہ نیند مجکو آئی

الیضاً

صد تمنا در دلت ای بوالفضول	کی شود نور خدا در دل نزول

تیسری فنار ارادہ یعنی کوئی ارادہ نرہے چوتھی فنا فعل کہ بے یبصر و بے یسمع و بی ینطق و بی یبطش و بی یمشی و بی یعقل جلوہ گر ہووے ۵

علم حق در علم صوفی گم شود	این سخن کے باور مردم شود

مقام ولایت بغیر حصول مقامات عشرہ مندرجہ ذیل کے حاصل نہین ہوسکتا ہی

دائرہ مقامات عشرہ

توبہ

رضا

انابت

تسلیم

زہد

آثار ولایت مطلقہ

قناعت

توکل

ورع

شکر

صبر
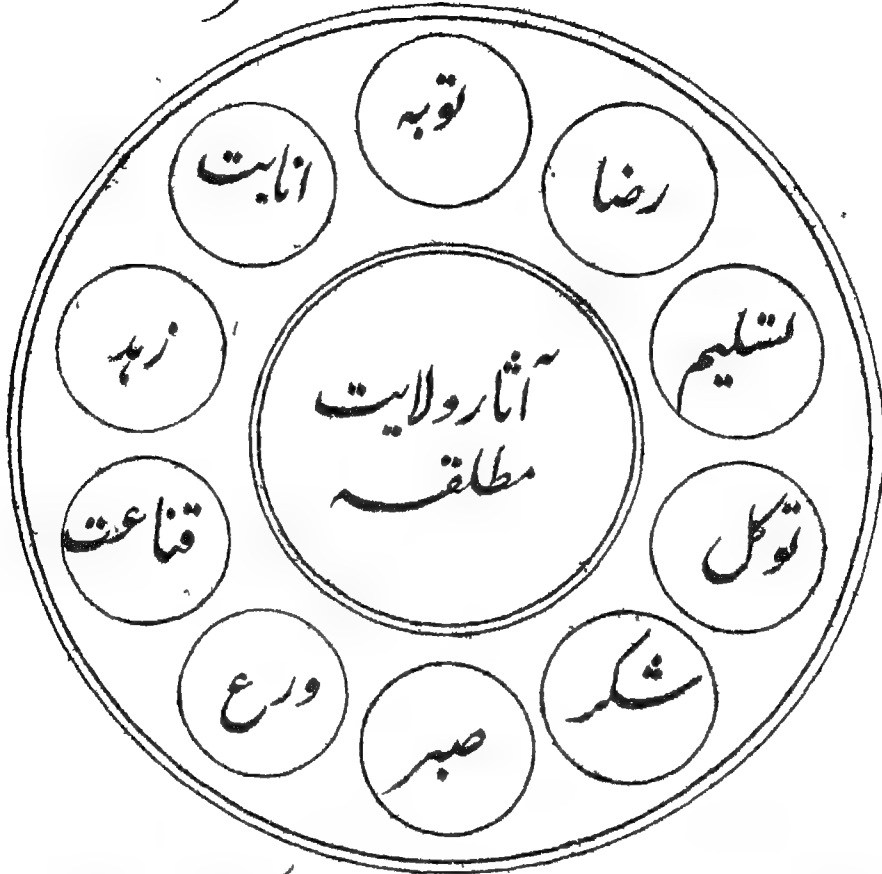
چونکہ مقامات عشرہ مین تمام اولیاء اللہ ہوے ہین کتب قدما سے تفصیل
معانی ہر ایک کی دریافت کرنا چاہیے اصطلاحات دیگر عالم معنی
اور عالم حقیقت ایک چیز ہے اور یہ ذات اور صفات اور اسما سے مراد ہے
اور عالم مثال اسکے تحت مین ہے اور یہ ظل عالم معنی کا ہے اور بعض صوفیہ
اسکو عالم نفوس بہی کہتے ہین اور خواب مین جو کچہہ دیکہتے ہین اوسکو صورت
عالم مثال کہتے ہین اور بعض جگہہ سے یون سمجہا جاتا ہے کہ عالم ارواح بہی
کہتے ہین مکاشفہ اوسکو کہتے ہین کہ ناسوت اور جبروت اور ملکوت و لاہوت

سالک پر کھل جاتے ہین اور جو واقعہ کہ دنیا مین صادر ہون اول
حق تعالی دوستونکو اپنے مطلع فرماتا ہے تجلی ظہور وجود اور روشن
ہونا ظہور حق کا اشکال مختلفہ سے سہے قرب ساتھہ عہد ازلی کے وفا کرنا
یعنی شریعت طریقۃ حقیقۃ کو نگاہ رکھنا تلوین ایک مقام سے دوسرے
مقام پر جانا تمکین بزوال بشریت کا اور مرتبہ فنا مین پہونچنا صدیق
وہ ہے کہ قوت نظریہ اوسکی مثل انبیا کے ہو اور ابتداے عمر سے
جہوٹہہ وغیرہ بولنے کی اوسکی عادت نہو اور معاملات نبوت مین اوسکو
تشویش نہو مقام میم کے فتحہ کے ساتھہ اصطلاح سلوک مین عبارت ہے
قایم ہونیسے بندہ کی عبادت مین مقام انس آرام لینا سالک مبتدیکا
ساتھہ ذکر اور طاعت کے اور منتہی کا ساتھہ ذات کے اور مشاہدات کے
تعریف فنا کی یونہے اپنے حالکی خبر نرکھتا ہو اور ہوش رکھتا ہو مشاہدہ
حق سبحانہ تعالی کا ممکن نہو اوسکو کہ اپنی خبر دے اور سواے ذات
حق کے اوسکو آرام ملے ۔

بیان اذکار و اشغال قادریہ

فقیر ایکروز خواب مین تہا کہ ایک نور آسمان سے زمین تک دیکھا اوسمین سے آواز آتی ہے کہ تم شیخ عبد القادر
جیلانی کو کیون نہین مانتے ہو یا یون لفظ ہو کہ تم اونکو مانو الغرض معنی اوسکے یاد ہین لفظ پورا یاد نرہا اس
خاندان مین ذکر جہری اوسط درجہ کا فرماتے ہین اور اس ذکر کی دو قسم ہین اول اسم ذات دوسرے نفی

اثبات اسم ذات کو کئی طریقہ سے کرتے ہین یک ضربی دو ضربی سہ ضربی ⁂
چار ضربی دوسری قسم نفی و اثبات ہے جسمین دو زانو روبقبلہ ہو کر آنکھہ بند کرکے لفظ لا کو ناف سے
داہنے مونڈھے تک کھینچکر لاوے پھر الہ کو دماغ سے باہر کرے بعد اوسکے الا اللہ کو شدت
اور قوت سے دلپر ضرب مارے اور نفی کرنیکے وقت نفی معبودیت و مقصودیت ماسوا کی
کرے دوسری قسم اثبات و نفی کی یہہ ہے کہ سالک کو چاہیے کہ ہوشیار اور بیدار رہے ہر سانس کے
نکلنے پر اسطرح کہ جب سانس باہر آوے تب دلکی زبان سے لا الہ کہے اور جسوقت سانس اندر
جاوے الا اللہ کہے اکابر صوفیہ کے نزدیک اسکو پاس انفاس کہتے ہین پھر جب شوق
اور غلبہ محبت اور ہمت تمام فکر کی طرف پیدا ہوا اور ایثار حضرت حق اور طلب
اوسکی غالب ہوا اور حلاوت سکوت مین پاوے اور نفرت کلی کلام سے
اور مشاغل دنیاوی سے حاصل ہوا اوسوقت مراقبہ کرے واضح رہے کہ مراقبہ
مشتق ہے مادہ ترقب سے یعنی انتظار فیض کا جانب الٰہی سے کرنا اور وہ چند قسم پر ہے
پہلے معنی کلمہ کا اوسکے بیان کرتا ہون تا کہ سب جزئیات پر صادق آوے اور وہ تلفظ
کرنا ہے آیۃ کلمہ کو زبان پر یا تخیل کرنا اوسکا ہی دلمین اور سمجھنا اوسکے معنی کا ہی
اچھی طرح سے بعد اوسکے تصور کرے کیفیت کو اوس معنی کے اور اوسکے مصداق کو ہی
جمع کرے اپنے دلکو صورت معہودہ پر اسطرح کہ دلمین اوسکے بجز اوس صورت کے
کوئی دوسری چیز نگذرے تا کہ متحقق ہو وے نسیان ماسوا سے اور اصل مراقبہ کی حدیث
شریف ہے کہ فرمایا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ⁂

الاحسان ان تعبد الله کانك تراه فان لم تکن تراه فانه یراك

نقشہ مراقبات قادریہ
اللہ نور السموات والارض

وظیفہ بعد نماز صبح سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم سو بار سبحان اللہ وبحمدہٖ استغفر اللہ واتوب الیہ سو بار یا عزیز اکتالیس بار یا اللہ الا ہو الرفیع جلالہ پندرہ بار یا قیوم فلا یفوت من علمہ شئی ولا یؤدہ حفظہ ستائیس بار یہی وظیفہ بعد مغرب کا ہے شغل اسم ذات مین یون بھی فرماتے ہین کہ لفظ اللہ کو قلب پر سنہرا لکھا ہو تصور کرے

بیان طریقہ چشتیہ

اس فقیر کو خرقہ تبرک اور اجازت تعلیم اور صحبت حضرت شاہ امداد اللہ جناب چشتی صابری مہاجر مکہ معظمہ سے طریقہ چشتیہ مین ہے لیکن اس خاندان کے لوگون کو تعلیم ذکر شغل کر سکتا ہون اس طریقہ مین مرید نہین کرتا ہون ارشاد مرشد مصنفہ جناب شاہ امداد اللہ صاحب مین دیکھ لو فقیر کو اس کتاب کی اجازت حاصل ہے مختصر بیان کرتے ہین وظایف صبح سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان العلی العظیم وبحمدہٖ استغفر اللہ سو بار اور ایکسو ایک بار لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم مع بسم اللہ کے اور سو بار کلمہ طیب اور اکتالیس بار یا حی یا قیوم لا الٰہ الا انت اسئلک ان تحیی قلبی بنور معرفتک ابدا یا اللہ بخشو قلب پڑہے راقم الحروف کو بڑی کیفیت اسمین آتی ہے درود شریف سو بار

وظایف ظہر اور بعد نماز ظہر سو بار کلمہ طیب اور سو بار درود شریف اور سورۂ انا فتحنا اور منزل دلائل الخیرات اور پانسو مرتبہ اللہ الصمد اور

اکیس بار سورہ اذا جاء وظائف عصر اور بعد عصر کے سورہ عم تسیاء لون
اور سو بار آیہ کریمہ لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین ہ

وظائف مغرب بعد نماز مغرب سورہ واقعہ اور سو بار کلمہ طیب اور درود
شریف سو بار اللھم طھر قلبی عن غیرک ونور قلبی بنور معرفتک ابدا یا اللہ یا اللہ یا اللہ
اکتالیس بار بحضور دل پڑہے وظائف عشا بعد نماز عشا کے سورہ سجدہ
یا سورہ ملک اور سو بار کلمہ طیب اور سو بار درود شریف اور ایکسو ایک بار
یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ بحضور قلب
پڑہے ذکر اسم ذات و نفی اثبات مثل طریقہ قادریہ کے ہی طریقہ مراقبہ
کا یہ ہے کہ دو زانو نماز کیطرح سر جہکا کے بیٹھے اور دلکو غیر اللہ سے خالی
کرکے حق سبحانہ تعالی کی حضور میں حاضر رکھے اول اعوذ و بسم اللہ پڑہ کے
تین بار اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ معی زبانسے تکرار کرے پھر مراقب ہو کر
انکے معنوں کا ملاحظہ کرے اور جانے کہ اللہ سبحانہ تعالی حاضر ناظر میری ساتھ ہے
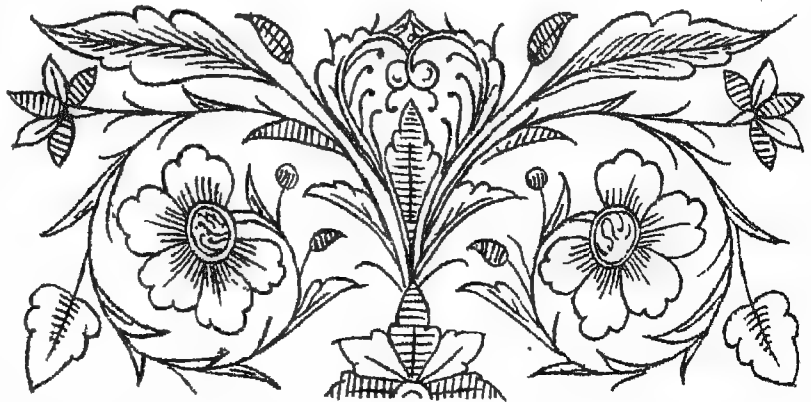
طریقہ نقشبندیہ ... [illegible]
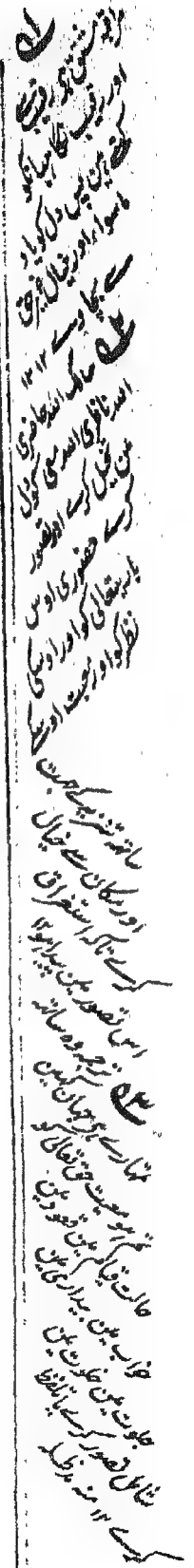
ایکروز جناب شاہ امداد اللہ صاحب نے فرمایا کہ مین بہت مقروض تہا ہمارے

مرشد تشریف لائے اور چوکہٹ دروازہ کی پکڑ کر فرمانے لگے کہ تم بہت

قرضدار ہو مینے کہا جی ہان ارشاد ہوا کہ تم درمیان صبح کی سنت کے

اور فرض کے اکتالیس مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑہا کرو راقم کو ارشاد ہوا کہ محبت کیلئے

یاعزیز ایکسو ایک مرتبہ یاودود ایکسو ایک مرتبہ یاباسط ۷۱ مرتبہ

واللہ المستعان علی ما تصفون ۵ سات مرتبہ اور درمیان پڑہنے

اس آیت کے اسم مبارک اللہ کو پیشانی پر سات بار لکہے محبت ہو جاویگی

جسکو ان اوراد کی ضرورت ہو راقم سے اجازت حاصل کرے اور طریقہ

زکوۃ دریافت کرلے مثنوی مولانا روم کی فقیر نے مکہ معظمہ مین آپ ہی

سے پڑہی ہے اور سمعین بہی اجازت فقیر کو ہے

باب تیسرا ارشادات وظایف مین

حضرت قطب فلک توحید فلک قطب تفرید مرکز دائرۂ کرامات دائرۂ مرکز

ولایت صاحب فضل رفیع وکشف وسیع مرشح باسرار صمدانی مرشح بانوار ربانی غیاث

الاسلام والمسلمین متخلق باخلاق رب العالمین محی سنت ماحی بدعت

یعنے حضرت افضل المحققین والمحدثین جناب مولانا شاہ فضل رحمان

صاحب گنج مرادآبادی کی ہے ~ جہان سوزی اگر در غمزہ آئی ÷ شکر ریزی

اگر در خندہ باشی ÷ فقیر کو بیعت اور صحبت اور خرقہ ارادت اور تعلیم

اور تلقین اور اجازت حضرت قبلہ سے ہے سعذرت قبل اسکی جو ہمنے
حکایات بیان کی ہین بعض سمعی ہین اور بعض آنکھونکی سامنے کی بات ہے روایت لفظی کا
ذمہ دار یہ فقیر نہین ہے حتی الوسع کوشش روایت باللفظ کی کی ہے معمولاً مین
فقیر نے اکثر جو حضرت سے خود سنا ہے اوسکو لکھدیا ہے پہلا روز تھا کہ ہم
بعد مغرب مسجد مراد آباد مین پہونچے ارشاد ہوا کہ کہان آئے ہو عرض کیا کہ
تنہائی مین عرض کرینگے ارشاد ہوا کہ ابھی کہدو عرض کیا کہ ہادی کی تلاش
مین آیا ہون فرمایا کہ ہادی تو سب جگہ ہے ہمنے کہا کہ ہادی جو عبارت
پیر سے ہے اوسکی تلاش مین نکلا ہون ارشاد ہوا کہ وضو ہے عرض کیا کہ
باوضو رہتا ہون آپ بہت خوش ہوے تکبیر ہوئی آپ امام ہوے ہم
لوگ مقتدی ہوے بعد نماز عشا گہر مین کہانا کہا کر مقبرہ مین تشریف لیگئے
اور پہر آپنے مجکو مسجد سے طلب کیا اور اشعار عاشقانہ حضرت مولانا روم
سنانا شروع کیے اسوقت جو کیفیت مجپر طاری رہی فرمایا کہ
مثنوی پڑہا کرو کہ تین سو آدمی قطب اور ابدال ہوگئے راقم نے عرض کیا کہ
معانی کے خیال کرکے پڑہنے والے یا فقط لفظ کے پڑہنے والے ارشاد
ہوا کہ نہین فقط لفظ کے پڑہنے والے بعد اوسکے آپنے چیخ ماری اور
فرمایا کہ کتنی بڑی نسبت حضرت مولانا روم کی ہے اور پہر فرمایا کہ مثنوی
مولانا روم بہت پڑہا کرو + راقم کہتا ہے کو سچ ہے کہ فیضان کلام مولانا

روم ایسا ہی ہے چنانچہ فرمایا مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ نے شعر

مثنوی مولوی معنوی	ہست قرآن در زبان پہلوی

اسوقت سے کہ حضرت نے یہ سب ارشاد فرمایا رفتہ رفتہ علم ظاہر کا تعلق جاتا رہا

شعر

گیا مکتب عشق مین جب سے کہ دل مرا ہوش دیب بجا نہ رہا
جو حروف خرد کو پڑہا تہا مین کچہہ مجہے درس وہ یاد ذرا نہ رہا

رباعی

ہوشم نہ مصاحبان و خویشان بردند	این بحکمان مو پریشان بردند
گویند چرا تو دل بخوبان دادی	واللہ کہ من ندادم ایشان بردند

پہر مولوی عبد الکریم صاحب پیر داہنے کو تشریف لاے اوسوقت مجلس کلمات عشق سے گرم تہی آپ نے فرمایا کہ میان تجمل حسین ایسا جی چاہتا ہے کہ جنگل کو چلے جاوین مگر شریعت روکتی ہے کہ حقوق اولاد اور زوجہ کے ہمارے متعلق ہین مجلس برخاست ہوئی آپ نے خادم سے فرمایا کہ ایک مہمان کا کہانا لاو فقط ارشاد ہوا کہ شغل اسم ذات کا کیا کرو یعنی اللہ اللہ قلب سے کہا کرو پہر دوسرے سفر مین ارشاد ہوا کہ اثبات نفی کیا کرو تیسرے سفر مین ارشاد ہوا کہ مراقبہ کیا کرو چوتہے سفر مین ارشاد ہوا کہ صحبت شیخ سے رکہا کرو کہ اصل چیز ہے جسکو ہم تفصیل سے بیان کر چکے ہین

که اس طریقه نقشبندیه مین تین شغل هین پهلا ذکر هے اسم ذات هو خواه نفی و
اثبات هو دوسرا شغل مراقبه هے تیسرا شغل رابطه شیخ هے یعنی اپنے
پیر سے محبت رکھنا بیان مسئله تصور شیخ کا ارشاد هوا که الله الله
دلسے کیا کرو فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نے که بدن انسان مین
ایک ٹکره گوشت کا هے که جب وه بگڑا سب بدن بگڑا اور فرمایا وه قلب هے
جب حضرت قبله نے اسم ذات کی تعلیم کی جسکی تعریف باب اصطلاح
مجددیه مین بیان هوئی چونکه مجددیه کے یهان اپنے مرشد کی صورت
رکھنا شرط هے اور استمداد روحون سے بهی شرط هے اس بنا پر اوسوقت
حکیم مولوی احمد الله صاحب رئیس مونگیر نے که ایک صالحین مین سے هین
حضرت قبله سے پوچها که تصور شیخ بهی کیا کرین یا نهین آپ خفا هوے که
یه هرگز نه کرنا همارے طریقه مین نهین هے خلوص سے الله کو حاضر ناظر سمجهکر
الله الله کرو مگر اونکو تسکین نهین هوئی اور سمجهه مین نهین آیا تب کانپور
آکر جناب مولانا محمد علی صاحب سے حضرت قبله کی مشرب کی تحقیق کی پهر تنهائی
مین حضرت قبله سے راقم نے عرض کیا که جب مین ذکر الهی مین مشغول هوتا
هون تو آپ کا خیال آجاتا هے اور صورت آپکی بلا قصد خیال کے سامنے
آهی جاتی هے ارشاد هوا که هاے لکها پڑها تمنے سب چوپٹ کیا تمکو یاد نهین
هے که ایک صحابی تهے که اونکو اپنی بیبی سے بڑی محبت تهی نماز مین بهی اونکو

خیال اونکا آجاتا تھا شاید یہ بھی فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے منادی فرمائی تھی کہ جب تک تمکو محبت اپنی اہل وعیال سے زائد
پیغمبر کے ساتھہ نہوگی مسلمان کامل نہوگے اوسوقت ایک صحابی نے
عرض کیا یا رسول اللہ مجکو آپ سے زیادہ اپنی بیبی سے محبت ہی اوسوقت
یہ ارشاد ہوا کہ خلقی محبت مین انسان مجبور اور معذور ہے مگر احکام رسول
کیوقت حکم رسول کو ترجیح دی اور کسی کی نمانی غرض حضرت پیرومرشد
کی یہ تھی کہ بلا ارادہ اگر صورت شیخ کی ذکر کیوقت آجاے تو مضایقہ نہین
مگر طریقہ خاص سے کہ اندر ذکر کے قلب مین صورت شیخ کی عمداً رکھنا اسکو
حضرت قبلہ نے منع فرمایا نقل ہے کہ ایک بزرگ نے فرمایا محبت وہبی ہے
کسب اسمین نہین ہے تعلیم اسم ذات کی ہمارے یہان اسطرح پر ہے کہ زبان کو
تالو سے لگاے رکھے اور دلکو تمام خیالات سے خالی کرکے دلکی زبان سے
کہ جگہہ اوسکی بائین پستان کے نیچے بفاصلہ دو انگلی کی ہے اسم مبارک
اللہ کو کہے اور دن رات چلتے پھرتے اوٹھتے بیٹھتے اوسکی مواظبت کرے
تاکہ دل مین ذکر الٰہی جاری ہوجاے

دلم چو قبلہ نما فارغ از طپیدن نیست	بعالمی کہ منم رسم آرمیدن نیست
ازجان خیال آن قدرعنا نمیرود	نقش جمال او ز دل ما نمیرود

مسئلہ نفی اثبات ارشاد ہوا کہ فقط لا الہ الا اللہ کو سو مرتبہ

ف چونکہ آپکی تعلیم مین بحفاظت سنت کا اور عادات صحابہ کے مطابقہ اسلیے بہ خیال تہا کہ توجہ مین رخنہ نہ ہوجاے بعد مجدد والف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے تعلیمات مین [illegible] خصوصاً اتباع حضرت مرزا مظہر جانجانان رحمۃ اللہ علیہ [illegible] مجددیہ مین اختلاف تعلیم و مقامات مین [illegible] مین جو مقامات تھے اوسکے بعد اون مقامات کی [illegible] تعلیم دیگئی ۱۲

کہہ لیا کرو پھر بہت روز کے بعد ارشاد ہوا کہ ۱۱ سو ہم پڑھتے ہین تم بھی پڑھ لیا کرو اور فرمایا کہ مین پہلے ۱۲ ہزار لا الہ الا اللہ پڑھتا تھا اب جب سے بوڑھا ہو گیا ہون ۱۱ سو مرتبہ پڑھتا ہون اسیلیے راقم نے شمار دانہ حضرت قبلہ کا گیارہ دانہ دیکھا تھا فقیر نے عرض کیا کہ فقط لا الہ الا اللہ پڑھتے ہوے مجھے شرم آتی ہے ارشاد ہوا کہ لا الہ الا اللہ اللہ سبحانہ وتعالے کا نام ہے اور کہا کہ جنکا تم شرم کرتے ہو اونہین نے بتایا ہی کہ تنہا لا الہ الا اللہ پڑھو من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ پھر ارشاد ہوا کہ اگر تمہارا جی چاہے تو سیکڑے پر ایکمرتبہ محمد رسول اللہ کہہ لیا کرو راقم الحروف کہتا ہے کہ یہ طریقہ ذکر لسانی کا ہے اب ذکر قلبی اثبات نفی کا جسکو اصطلاح مجددیہ مین ہمنے بیان کیا ہے حضرت قبلہ کے نزدیک بھی اوسیطرح سے تھا یعنی لفظ لا کو ناف سے کہینچے اور دماغ تک لیجاے اور الہ کو داہنے مونڈھے پر لائے اور الا اللہ کی ضرب دلپر لگائے اور لا الہ کہتے وقت لا معبود کی نیت کرے اور طالب کبھی لا مقصود کی بھی نیت کرے مگر یہ سب خیال سے شغل کرے شعر

دل جو ویرانہ تھا اب آباد ہے	شکر ہے تیری محبت کا شہا

ضرب کیوقت یہ خیال رہے کہ جس چیز سے قلب مالوف ہے اوسی کی نفی کے لیے ضرب لگاتا ہون اور بعضون نے یون بھی لکھا ہے کہ جب

لفظ لا کو دماغ تک کہینچے تو اوس وقت خیال کرے کہ ہر خیر و شر بلکہ ہر شے معدوم ہے اور الا اللہ کیوقت ذات پاک حق کو کہ عدم اوسکا محال ہے ثابت کرے آپ ذکر جہریہ کو ناپسند فرماتے تہے اور ذکر خفیہ کو پسند فرماتے تہے یعنی باواز بلند لا الٰہ الا اللہ کی ضرب لگانا منع فرماتے تہے اور موافق اوسکے یہ شعر پڑہتے تہے مقولہ

حضرت قبلہ

بلبل نیم کہ نالہ فغان در چمن کنم	قمری نیم کہ طوق بہ گردن گلو کنم
پروانہ نیستم کہ بیکدم عدم شوم	شمعم کہ جان گدازم و دم بر نیاورم
اے مرغ سحر عشق ز پروانہ بیاموز	کان سوختہ را جان شد و آواز نیامد

مخفی نرہے کہ حضرت قبلہ نے فقیر کو یہ بہی فرمایا کہ اثبات نفی کرنیکے وقت اگر آفتاب یا مہتاب کیصورت نظر آوے تو مضایقہ نہیں ۱ نیز و کو نقل حضرت مولانا روم قدس سرہ فرماتے ہین کہ ایک درویش فقط اللہ اللہ کہتے کہتے بیخود ہوگئے اوسوقت شیطان آپکی خدمت مین حاضر ہوا کہ تم سقدر اللہ اللہ کرتے ہو اسکا کچہہ جواب نہین آتا ہے کہ لبیک یعنی ہان اے بندہ مین حاضر ہون پہر اون درویش نے اللہ اللہ پکارنا چہوڑ دیا حضرت خضر ع کو حکم ہوا کہ جاؤ اوسکے پاس کیون اوسنے ہمکو پکارنا چہوڑ دیا اشعار مثنوی

آن یکی الله میگفتی شبی | تا که شیرین گردد از ذکرش لبی
گفت شیطانش خموش ای سخت رو | چند گوئی آخر ای بسیار گو
گفت ان الله تو لبیک ماست | این نیاز و سوز و دردت پیک ماست
جان جاہل زین دعا جز دور نیست | زانکه یارب گفتنش دستور نیست
بر دہان و بر لبش قفلست و بند | تا ننالد با خدا وقت گزند
عارفان کین جام حق نوشیده اند | رازہا دانسته و پوشیده اند
بر دہان قفلست و در دل رازہا | لب خموش و دل پر از آوازہا

۱۵ یہ شعر اس نسخہ میں درج نہیں ہیں مثنوی میں دیکہلو

مخفی نرہے کہ آخر وقت کا وظیفہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا یہی اسم ذات یعنی اللہ اللہ کہنا رہگیا تہا باقی سب اذکار اشغال بسبب علالت کے چہوٹ گئی تہی اب ان دونو حکایت سے معلوم ہوتا ہے کہ تکمیل ولایت کی اسی اسم ذات سے کتنے بزرگونکو ہوئی تمام دنیا کے مقامات و دوائر سے یہی نفع ہے کہ محبت و عشق ذات حق سے ہو مقام انس سے حاصل ہو یہی اسما اور صفات کی تجلی سے ہے حضرت قبلہ کے یہان عام لوگونکو وظایف معمولی کے بعد یہی اسم ذات اثبات النفی کو بانواع مختلف بتا کر لطیفہ قلب تک لا کر چہوڑ دیتے تہے پہر اسی سے تقوے اور محبت اور انس اتنا ہو جاتا تہا کہ نسبت عشقیہ کے ساتہہ وہ طالب متصف ہوتا تہا بہت مریدونکو حضرت سے کے دیکہا ہے

کہ وہ محقق ہین اونکو نسبت انتقالی حاصل ہے اور وہ فقط یہی
تین چار چیزونکو خوب اچھی طرح سے حاصل کیے ہین اسی مین مست ہین اور
چھپے دوائر اور مقامات کتب مجددیہ مین موجود ہے وہ سب اونپر کھلتے
جاتے ہین کمال یہ دیکھا گیا ہے کہ حضرت قبلہ کے یہان ظاہری شغل مین جس سے
فیض مریدون کو دیتے تھے یہ کتابین تہین اول قرآن بعدہ حدیث
بعد اوسکے اشعار بزرگان مثل مثنوی وغیرہ کے پہر یہ احاطہ تقریر مین نہین
آسکتا ہے کہ جب آپنے کوئی مضمون فرمایا گو معمولی بات مثل ہیچ شمر اعبارات
فقہیہ سے بیان فرماتے ہر چیز کے انوار طالب پر جو سامنے ہوتا طاری
ہوتے تھے چونکہ وہ نسبت برقی کے طور پر ہوتے تھے طالب ناقص مین
نہین ٹھہرتی تہی مگر عقول بالغہ کو انوار ہر کلام کے جو مراقبہ و مقامات سے
حاصل ہوتے تھے اونکو اسی سے حاصل تھے

بیان مراقبہ کا

ہم پہلے بیان کر چکے ہین کہ تین شغل نقشبندیہ کے ہین پہلا ذکر دوسرا
مراقبہ اسکی تعریف بہت جگہہ گذر چکی یعنی اوس بیچون اور بیچگون کے
سامنے انتظار فیض مین بیٹھنا یاد آلہی کے دو طریقہ ہین ایک بذریعہ لفظ
وہ ذکر ہے خواہ اسم ذات ہو یا اثبات نفی ہو اور جب معنے مین
غور اور فکر ہو تو وہ مراقبہ ہی چنانچہ سنا ہے کہ ایک صاحب نے

مولانا صاحب قبلہ سے پوچھا کہ ذکر تو معلوم ہے فکر کسے کہتے ہین ارشاد ہوا
کہ مراقبہ اقربیت اور معیت کیطرف اشارہ ہے ایکروز کسی سے آپنے
ان اللہ مع المحسنین کے معنی فرمائے احسان کیطرف
اشارہ ہے کہ ان تعبد اللہ کانک تراہ پہلی تعلیم مراقبہ احدیت ہے
طالب کو اسیکی تعلیم پہلے کرتے ہین اور مراقبہ معیت کی تعلیم کرچکے ہین
ورق کہولکر اصطلاح مین دیکہلو قول حضرت خواجہ یوسف ہمدانے
رحمۃ اللہ علیہ کا ہے کہ صحبت رکہو ساتہہ اللہ کے اور اگر نہو سکے تو
صحبت رکہو ساتہہ اون لوگونکے جنکو اللہ کے ساتہہ صحبت ہے
تو اب مراقبہ کے معنی ہوے مصاحبت آلہی وہ مراقبہ اس آیت سے نکلا ہے
وھو معکم اینما کنتم اسکی مثال نسبت ہست نما اور نیست
جیسے تنکا اور خاک کو ہوا کا اوڑالانا کہ ہوا نظر نہین آتی اور فقط تنکا اور
خاک نظر آتی ہے شعر

ای زاہد ظاہر بین از عشق چہ می پرسے	او در من و من در وی چون بو بگلاب اندر

مقولہ حضرت قبلہ مسجد مراد آباد مین اس شعر کو زور شور سے فرما رہے تہے

باد نسیم آج بہت مشکبار ہے	شاید ہوا کے رخ پہ کہلی زلف یار ہے

ایضاً

گلی خوشبوی در حمام روزے	رسید از دست محبوبی بدستم

کہ مراد اللہ کی بات سے مراد ... ہے ... معیت ذات ... اور ... ساتہہ ہر ذرہ کے ... ذرات عالم سے ۱۲ منہ

بدو گفتم کہ مشکی یا عبیری ۔ کہ از بوے دلاویز تو مستم

بگفتا من گلی ناچیز بودم ۔ ولیکن مدتے با گل نشستم

جمال ہمنشین در من اثر کرد ۔ وگرنہ من ہمان خاکم کہ ہستم

ز نسیم جان فزایت دل مردہ زندہ گردد ۔ بکدامی باغی ای گل کہ چنین خوشبو ہستی

واضح ہو کہ لطایف ستہ کی مقامات کی تعیین مین اختلاف بہت ہی

بطور بزرگان نقشبندیہ سابق کی ترتیب یون ہے
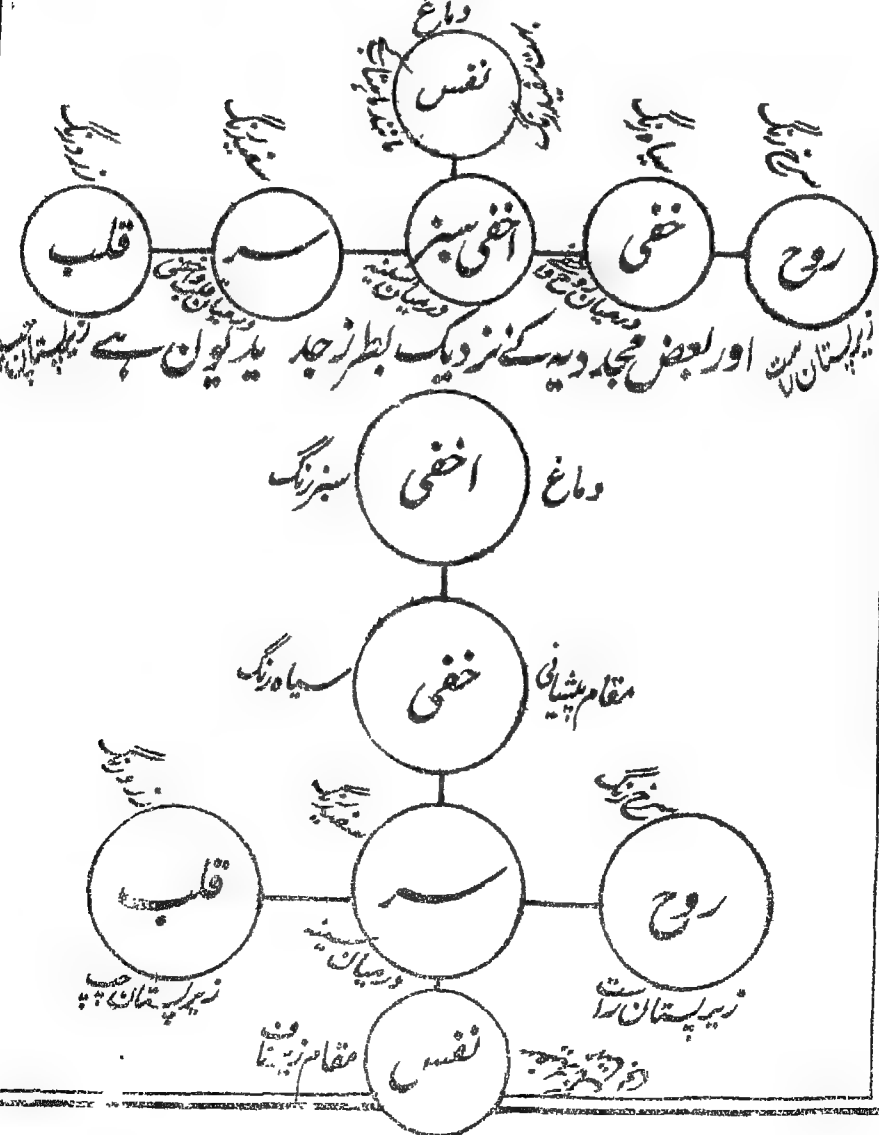
دماغ

نفس

قلب ۔ سر ۔ اخفی سبز ۔ خفی ۔ روح

زیر پستان راست

اور بعض مجددیہ کے نزدیک بطرز جدید یون ہے

اخفی ۔ دماغ ۔ سبز رنگ

خفی ۔ مقام پیشانی ۔ سیاہ رنگ

روح ۔ سرخ رنگ ۔ زیر پستان راست

سر ۔ سفید رنگ ۔ درمیان سینہ

قلب ۔ زرد رنگ ۔ زیر پستان چپ

نفس ۔ مقام زیر ناف

الغرض حاصل ہر لطیفہ اور شغل کا یہی ہے کہ	
بیش ازین پی نبردہ اند کہ ہست	دو زبینان بارگاہ الست

بالجملہ کوئی طریقہ ہو نسبت[۵۱] مع اللہ ہونا چاہیے حضرت قبلہ مراقبہ[۵۲] یحبہم ویحبونہ کا بہی
تعلیم فرماتے تہے تعریف اوسکی اصطلاح مین دیکہا ہو اور مراقبہ صرفۃ[۵۳] کا بہی شغل
فرمایا تہا اور باقی مراقبات مجددیہ کو استعداد سے دریافت کر لو فقیر کو بعد
تعلیم مراقبات کے فرمایا کہ تفکر زیادہ کیا کرو کما قال اللہ تعالی ان فی خلق السموات
والارض واختلاف اللیل والنہار لایات لاولی الالباب الذین یذکرون
اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبہم ویتفکرون ۵ پہر ارشاد ہوا کہ زمین سے آسمان تک
اوسیکا نور ہے یا یون فرمایا کہ اوسیکا یہ سب نور ہے یعنی جو اس آسمان سے
زمین تک روشنی ہے اوسیکے نور سے یہ روشنی ہے الغرض اسمین تفکر
کا حکم ہوا بیان کیفیت راقم ایک مرتبہ قلعہ اسلام نگر مین ایک مکان ویران مین
مقیم تہا اور کوئی شغل ان سب شغلون مین سے کر رہا تہا کہ اچانک
مجہپر کیفیت طاری ہوئی کہ یہ عالم خلق خود بطور عکس جیسے درخت کا
عکس پانی پر پڑتا ہے اسیطرح سے نظر آنا شروع ہوا پہر لطف صحبت باری تعالی
کا مجہپر طاری ہوا کہ اوسوقت مین مجہہ مین آثارات بشری نمایان نہ تہے
پہر ایک حالت دوسری طاری ہوئی جسمین اپنے کو یون سمجہتا تہا کہ
مین ہی مالک آسمان زمین ہون جب اس مرتبہ سے تنزل ہوا تو مین نے

[۵۱] نور بیان سے معلوم ہوا کہ وزیر علی شاہ صاحب خلیفہ حضرت شاہ غلام رسول صاحب سے حضرت شاہ عبد الرحیم صاحب نقل کرتے تہے کہ سالک جیسے جسم عنصر خاک کا غالب ہوتا ہے نسبت اوسکی جلی ہوتی ہے اور جسکے جسم عنصر ہوا غالب ہو تو نسبت اوسکی کشفی ہوتی ہے اور جسکے جسم عنصر آب غالب ہو تو نسبت اوسکی ذوقی ہوتی ہے

[۵۲] اس مراقبہ سے محبت اور اتحاد پیدا ہوتا ہے ہر ایک سے بطور عکس خلق خدا اوس سے محبت کرتی ہے ۱۲ منہ

لاحول ولا قوۃ پڑہی حضرت قبلہ سے عرض کیا فرمایا کہ تفکر کرو یہ ایک کیفیت
تھی اور اکثر حضرت قبلہ کی عادت تھی کہ چادر یا دولائی اوڑہکر سونہ اور
سارا بدن ڈہانک کے لیٹ جاتے تھے مگر حقیقت مین صفت حیرت اور
تحیر کی آپ پر وارد ہوتی تھی اسلیے آپ خلوت کر لیتے تھے اور اسوقت
مراقبہ گمی کا کرتے تھے بصداق اس مصرعہ کے ؎ تو در وگم شو وصال اینست وبس
الخ اسوقت مین شعور جاتا رہتا ہے جذب کی حالت ہوجاتی ہے اس مقام
کا فیض اس آیت سے تھا واعبد ربك حتی یأتیك الیقین ؎
جب طالب مرتبہ یقین مین آجاتا ہے پڑہنا پڑہانا سب اوس سے جاتا رہتا ہی
اور بے شعوری اوسپر طاری ہوتی ہے باقی اوقات شبانہ روز مین جسوقت
فرصت پاوے گیارہ سو مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑہے مگر جب سو مرتبہ
پڑہے تو ایکمرتبہ محمد رسول اللہ بہی کہے اور اسیطرح ۱۱ سو درود پڑہے حضرت قبلہ
درود حضرت سید حسن رسول نما کا پڑہا کرتے تھے اللھم صل علی محمد
وعترتہ بعدد کل معلوم لك منجملہ تعلیمات حضرت قبلہ کے یہ بہی تھا کہ
ہر روز قرآن شریف بامعنے بلکہ خیال اوسکی تفسیر کا اور نکات قرآن شریف
کا کرنا جس سے عظمت قرآن شریف حاصل ہو پڑہے نصف سیپارہ
غایت ایک سیپارہ پڑہے ایکدن ارشاد ہوا کہ تمنے اللہ میاں سے
بہی کبہی بات چیت کی ہے یا نہین عرض کیا کہ نہین فرمایا کہ تمکو جب لطیفہ

آتا ہے تو وہی بات چیت سے ہے پھر ارشاد ہوا کہ جب کوئی قرآن شریف پڑھتا ہے تو اللہ میاں خود اوسکے قلب پر آکر کے بیٹھ جاتے ہین منجملہ اونکے تعلیمات کے یہ بھی تھا کہ اکثر صحت قلب کے لیے نفس مریدان کو ذلیل کیا کرتے تھے مرزا مظہر جان جانان رحمۃ اللہ علیہ اپنے تمام مریدون کو ہاتھہ باندھکر جیسے نمازی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے اوسطرح کھڑا رکھتے تھے اوسپر شاہ ولی اللہ صاحب نے فرمایا کہ مرزا صاحب ایسا نکیجیے مشابہت نماز کی ہوتی ہے آپنے جواب دیا کہ اونکی نفس کشی کے لیے کرایا جاتا ہے کہ تکبر دفع ہو اور خاکساری حاصل ہو شعر

نتھی عیب کی جب ہمین اپنی خبر	رہے دیکھتے اور ونکے عیب و ہنر
پڑی اپنی برائیون پر جو نظر	تو نگاہ مین کوئی برا نرہا

دوسرے مرید پر ہیبت طاری ہو کہ بدون ہیبت پیر کے مرید کو فیضان کامل نہین حاصل ہو سکتا ہے حضرت قبلہ خلوت اور انقطاع خلق کو بہت پسند فرماتے تھے بلکہ سلوک کا ایک جز جانتے تھے جیسا کہ خدا ارشاد فرمایا نے وتبتل الیہ تبتیلا مثنوی

ہیچ کنجے بی دد و بی دام نیست	جز بخلوت گاہ حق آرام نیست

خلوت مبتدی کو فرض ہے بالخصوص ناجنسون سے بعض وقت حضرت قبلہ نے بعض مشایخ کہ وہ عالم بھی تھے اور مشہور لوگون مین سے تھے

اونسے ملنے کو بھی اجازت نہین دیی بعض وقت راقم نے ایک درویش
مجذوب سے ملنے کی اجازت حضرت قبلہ سے چاہی مگر نہین ملے
پہر جب تخلیہ ظاہری مرید کو حاصل ہو جاے اور خلق سے وحشت
اور عادت خلوت مین بیٹھنے کی حاصل ہو جاے تب طالب
سمجھ لے کہ ہم نے مقام انس آلہی مین قدم رکھا اب غرض سب
تحریر سے یہ ہے کہ بڑے نفع کا مراقبہ گمی ہے یہ اوسکو نصیب
ہوگا جسنے خلوت کی عادت کی ہے چنانچہ اکثر حضرت ذکر
لسانی کرتے کرتے فرما دیتے کہ بس اب جاؤ اور خود سر سے پیر تک
چادر لپیٹ کر سو رہتے تھے یہ مقام وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ
کا ہے کہ اس مقام مین بے شعوری حاصل ہو جاتی ہے منجملہ اور
تعلیمات کے حضرات صوفیہ کے یہان غسل کرنیکی بھی تعلیم ہوتی تھی چنانچہ
حضرت قبلہ کے یہان جاڑے مین گھڑا تمام رات دن آگ پر دھرا
رہتا تھا کہ اکثر آپ غسل فرماتے تھے اور بھی اسلیے کہ جب قبض
طالب کو ہو تو غسل کرلے یا حاجت شرعی ہو یہ مسئلہ قبض بسط کا
مشہور ہے اسلیے حضرات مشایخ عظام نے فرمایا ہے کہ سرد پانی سے
غسل کرنیسے طالب کو قبض جاتا رہتا ہے اور دوسرے فاسقوں سے
ملنے سے بھی قبض ہو جاتا ہے چونکہ حضرت قبلہ تمام دن فیضان

باطنی بذریعہ قرآن اور حدیث اور فقہ کے دیتے تھے اسلیے ہر مرید آپکا بالخصوص خلیفہ آپکا جب فیض پہونچائے تو اسی ذریعہ سے چنانچہ مجکو ارشاد ہوا کہ جب تمہارے پاس دو چار آدمی آکر بیٹھین تو انمین نصایح اور ذکر علمی سے فیضان پہونچاو اور شعر عاشقانہ بکثرت پڑھتے رہو اور خلوت اور جلوت مین تخلیہ خلق سے کرکے حضرت حق سے ہم صحبت رہو

اشعار مثنوی

نیست بیماری چو بیماری دل ‌ ‌ نیست غمخواری چو غمخواری دل

ایضاً

گر بجہل آئیم آن زندان اوست ‌ ‌ ور بعلم آئیم آن ایوان اوست
گر بخواب آئیم مستان وئیم ‌ ‌ ور بہ بیداری بدستان وئیم
ور بگرئیم ابر پر زرق وئیم ‌ ‌ ور بخندیم آن زمان برق وئیم
ور بخشم و جنگ عکس قہر اوست ‌ ‌ ور بصلح و عذر عکس مہر اوست
ما کہ ایم اندر جہان پیچ پیچ ‌ ‌ چون الف او خود چہ دارد ہیچ ہیچ
چون الف گر تو مجرد مے شوی ‌ ‌ اندرین رہ مرد مفرد مے شوی
جہد کن تا ترک غیر حق کنے ‌ ‌ دل ازین دنیاے فانی بر کنی

بیان میں وظیفہ پنجگانہ بعد ہر نماز کے

بعد نماز ظہر ارشاد ہوا کہ پچیس مرتبہ اول آخر درود اور پانچسو مرتبہ
یا ارحم الراحمین عرض کیا کہ کونسا درود فرمایا کہ میں درود سید حسن
رسول نما ایک بزرگ دہلی میں تھے اونکا پڑہتا ہوں اللہم صل علی
محمد و عترتہ بعدد کل معلوم لک بعد اوسکے ارشاد ہوا کہ درود صحابہ میں
جو مستعمل تہا وہ دوسرا ہے جو نماز پنجگانہ میں تم پڑہتے ہو اور دلائل الخیرات
کی اجازت بہی فرمائی بعد ظہر کے بعد عصر حاضر خدمت ہوے عرض
کیا کہ حضور اسوقت کیا پڑہتے ہیں ارشاد ہوا کہ حصن حصین کی تمکو ہمنے
اجازت دی ہے عرض کیا کہ ہمکو معمولات حضرت کے لکہنا ہے ارشاد
ہوا کہ لا الہ الا انت سبحانک انی کنت الخ سو مرتبہ پڑہتا ہوں اور لاحول ولا
قوۃ الا باللہ العلی العظیم سو مرتبہ اور سبحان اللہ وبحمدہ سو بار اور بعد نماز مغرب کے
آیۃ الکرسی ایکمرتبہ اور رضینا باللہ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد نبیا
تین بار اور اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق تین بار اور چاروں
قل تین تین بار پڑہے اور لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک و لہ الحمد وھو علی کل
شیء قدیر دس بار اور سورۃ واقعہ ایکمرتبہ اور سبحان اللہ وبحمدہ سو بار اور
سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العلی العظیم وبحمدہ استغفر اللہ سو بار جیسا کہ
فرمایا کہ اللہ تعالی نے فسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل الغروب

اونکی صبح شام تسبیح کیا کرو اور اللھم اجعل فی قلبی نورا و فی بصری نورا و فی سمعی نورا
وعن یمینی نورا وعن شمالی نورا ومن خلفی نورا واجعل لی نورا
پڑہے ہمنے عرض کیا کہ لوگون سے پنجسورہ مقرر کیا ہے ہم بہی پڑہ
لیا کرین آپ خفا ہوسے کہ ہم تمکو منع تہوڑی کرتے ہین پنجسورہ بہی تو
آخر قرآن ہے ذکر اوسکا ہے کہ جسکو رسول اللہ صلعم تے پڑہا ہے پہر
ختم مجددیہ کی اجازت ہوئی جسکو بزرگان دین واسطے منفعت
دنیا و آخرت کے پڑہتے چلے آتے ہین اور وہ یہ ہے کہ پانسو مرتبہ لاحول
ولا قوۃ الا باللہ ÷ اول آخر درود سوسو مرتبہ اکثر مجددیہ العلی العظیم
کو سیکڑہی پہ پڑہتے ہین حضرت سے پوچہا کہ العلی العظیم ہر مرتبہ اگر
پڑہے مضایقہ تو نہین ہے ارشاد ہوا کچہ مضایقہ نہین ایکروز ہین
اور مولوی عبدالکریم صاحب درس قرآنمین شریک تہا جب یہ آیۃ
آئی ھو اللہ الذی لا الہ الا ھو عالم الغیب والشھادۃ الی اخر السورۃ
تو فرمایا کہ اوسکو ایکبار ہر روز پڑہے آپنے بہت فوائد فرماے کہ اسوقت
یاد نہین اور حم تنزیل الکتاب من اللہ العزیز العلیم غافر الذنب وقابل
التوب شدید العقاب الی اخر الایۃ ایکمرتبہ اور امن الرسول بما انزل الیہ الخ
ایکمرتبہ حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم تین بار
اور درود سوس بار امسینا وامسی الملک للہ الخ اور صبح کو اصبحنا واصبح الملک للہ ÷

...ہنا چاہیے اور بعد نماز عشا کے ارشاد ہوا کہ لا یلاف گیارہ مرتبہ پڑہ
...کر و پھر ارشاد ہوا کہ سورۂ قل ہو اللہ سو مرتبہ اور سبحان اللہ وبحمدہ
...ہ لیا کرو اور بعد نماز صبح کے جیسا کہ بعد نماز مغرب کے
...کرے اور صبح و شام مراقبہ احدیت و معیت و اقربیت
کیا کرے

وظیفہ تہجد

ارشاد آنحضرت جاگنے کے صراحت قرآن سے معلوم
ہے بالنص ثابت ہے تتجافی جنوبہم عن المضاجع یدعون ربہم
اور نماز کی صراحت بالنص نہین ہے ارشاد ہوا کہ جو کوئی پچیس مرتبہ
اللہم اغفر للمؤمنین والمؤمنات کو پڑہے تو تمام رات کی عبادت سے افضل ہے
راقم لکھتا ہے کہ اسوقت مراقبہ کرنا بہت مفید ہے ؎

چون چتر سنجری رخ بختم سیاہ باد	با فقر گر بود ہوس ملک سنجرم
تا یافت جان من خبر از ملک نیم شب	صد ملک نیمروز بیک جو نمی خرم

وظائف متفرقہ

ارشاد ہوا کہ جب پایخانہ سے آوے تو مٹی سے ہاتھ دہوئے
تاکہ بدبو ہاتھ سے جاتی رہے اور نسائی کی حدیث فرمائی اور ارشاد
ہوا کہ جب پایخانہ سے آوے تو پڑہے الحمد للہ الذی اذہب عنی الاذی وعافانی

الشیطان ما رزقتنا اور انزال ہو تو یہ دعا پڑہے اللہم لا تجعل للشیطان فیما رزقتنی نصیبا

ارشاد ہوا کہ جب پاخانہ جاوے تو یہ پڑہے اللہم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث

عرض کیا کہ عورت کے لڑکا ہونے کیواسطے کیا تعویذ لکہے ارشاد ہوا

کہ یہ شعر لکہدیا کرو

بنام آنکہ نامش حرز جانہاست	ثنائیش گوہر [illegible] زبانہاست

راقم نے عرض کیا کہ چورون کا بڑا ڈر [illegible] وہ یہ ہے کہ [illegible] ارشاد ہوا کہ

بسم اللہ کہکر کواڑ بند کرو اور دل گہبراے تو [illegible] مرتبہ [illegible] ارشاد ہوا کہ یہ آیت

تین مرتبہ پڑہو فانزل السکینہ الخ راقم کہتا ہے کہ اسکے معنی مین تفکر کرے

یہ مراقبہ سکینہ ہے ایکبار ہماری بستی مین آگ بہت لگتی تہی یہانتک کہ

صندوق مقفل مین آگ لگ جاتی تہی ہمنے عریضہ لکہا فرمایا کہ یہان کے

شیاطین کہلیانون مین آگ لگا دیتے ہین اذان کہدیا کرو تین بار

یا سات بار بفضلہ وہ بلا دفع ہوگئی خواب مین عورتین نظر آوین تو

اوسکے دفع کا طریقہ ارشاد فرمایا کہ باوضو آیۃ الکرسی اور آمن الرسول

آخر سورۃ تک پڑہ کر سورہے ارشاد ہوا کہ جن یا آسیب کے لیے یہ

شعر ہی کافی ہے

عزیزیکہ از درگہش سر بتافت	بہر در کہ شد ہیچ عزت نیافت

اللھم صل علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد بعدد حسنه وجماله
اگرچہ یہ درود شاہ عبد الرزاق صاحب مرحوم فرنگی محلی سے پہونچا تھا
مگر حضرت قبلہ کو بھی سنایا تھا اللھم صل علی سیدنا محمد و عترته الخ
اجازت حضرت سے اسمین راقم کو حاصل ہے مگر ارشاد ہوا کہ صحابہ کے
وقت کا درود وہی ہے جو نماز مین پڑھا جاتا ہے اللھم صل علی محمد
الخ اسس درود مین یون بھی ارشاد ہوا تھا کہ بلا لفظ سیدنا کی
ہمکو پہونچا ہے ارشاد فرمایا کہ اگر چار قل کو چار چار مرتبہ پڑھکر اسباب بیچنے کو
اوٹھاوے تو بہت فروخت ہو ارشاد ہوا کہ لا الہ الا اللہ دس مرتبہ
یا سو مرتبہ ہر مصیبت مین پڑھا کرے مصیبت دفع ہو جاویگی راقم کا تجربہ
ہوا ہے کہ کسی پرچہ مین مریض کو لکھکر دیدے کہ بخار
اگر تو رسول اللہ کی امت ہے تو فلان بن فلان کے خون اور
گوشت کو نکھا ئیو اسیطرح سب نبیون کا نام لکھے اور لکھکر گلے
مین ڈالدے اچھا ہو جاویگا ارشاد ہوا کہ صحابہ کے وقت مین یہ
درود تھا اللھم صل علی محمد و علی آل محمد ارشاد ہوا کہ مرگی کے لیے یہ درود ہے
اللھم صل علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد بحرمت معروف کرخی

	آور واسطے لڑکا پیدا ہونیکے یہ شعر فرمایا	

مرا جای شد خر مرا جای شد	تو خواہی بزا و تو خواہی مزا

بحرمت معروف کرخی اور جب طبیعت گھبراے یہ درود پڑہے اللهم
صل علی سید الخلق محمد اور جب وسوسہ ہو تو یہ پڑہے اللهم احسن عاقبۃ امورنا
درود لقاے ابراہیم علیہ السلام اللهم صل علی نبیك خیر خلقك سیدنا
ابراهیم بعد الخلائق وانقاہم واسطے الفت دو شخص کے اللهم الف بین قلوبنا
اللهم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا ومولانا محمد وبارك وسلم وصل
علی جمیع الانبیاء والمرسلین + یا بدیع العجائب بالخیر یا بدیع
ایک ہزار مرتبہ مصیبت مین پڑہے دفع ہو جاتی ہے اسمین حضرت سے
اجازت ہوئی اور ۱۱ سو مرتبہ بھی لوگ پڑہتے ہین مگر ایک مجلس اور ایک
زمانہ مین پڑہتے ہین سورۂ الحمد کی بڑی تعریف فرمائی کہ ہمنے کوڑہی
کو دم کیا وہ اچھا ہو گیا الغرض بخار وغیرہ سب اسی سے جاتے رہتے
ہین اکتالیس بار الحمد پڑہ کر پانی پر دم کرکے اگر بخار والے کی چہرے پر
چھڑکے تو اچھا ہو جاتا ہے خیال نہین ہے کہ اسکی اجازت حضرت سے ہے
یا دوسرے سے یا مغنی ۱۱ سو مرتبہ اور گیارہ بار سورہ مزمل غنای
قلب اور غنای ظاہری کے لیے بہت مفید ہے افحسبتم سات
مرتبہ آخر سورہ تک مع چار قل کے اور آیت الکرسی کے تین تین
مرتبہ پڑہ کے روغن پر دم کرے اور آسیب زدہ کے یا
جس پر جن مسلط ہو اوسکے کان مین ڈال دے

انشاء اللہ صحیح ہو جاویگا یہ روایت دوسرے بزرگ سے پہونچی ہے
آپ نے حصن حصین کے پڑہنے کی اجازت بہی فرمائی ایکبار ارشاد ہوا
جو کوئی دم کرانے آوے دم کر دیا کرو سانپ کی جھاڑ
لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ
عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ؕ ذٰلِكَ
بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ اور سورۃ الحمد کو تین مرتبہ یا سات
مرتبہ ایک کوڑا کپڑے کا بنا کر اوسپر دم کرکے جہان پر سانپ نے
کاٹا ہے اوسجگہ مارے ایک صاحب رئیس سے اور کسی حاکم قوم نصاریٰ
سے عداوت ہو گئی تہی آپنے گیارہ مرتبہ لایلاف اونکو پڑہنے کو فرمایا
اگرچہ اسوقت خوب یاد نہین کہ یہی تعداد تھی یا ایکسو گیارہ تھی
فرمایا کہ پڑہا کرین محبت ہو جاویگی راقم کا تجربہ ہوا ہے کہ یحبونہم کحب اللہ
والذین آمنوا اشد حبا للہ تین مرتبہ پڑہکر شیرینی پر دم کرکے کھلادے
محبت ہو جاتی ہے مولوی سید آل احمد صاحب بلگرامی سے
معلوم ہوا کہ اونکے والد کو مرض استرخا ہو گیا تہا حضرت کو لکھا

آپنے لکھا کہ یہ شعر پڑہا کرو ؎

تعالی اللہ زہے قیوم دانا	توانائی دہ ہر ناتوانا

جب باب ارشادات وظایف تمامی پر تھا راقم کو معلوم ہوا کہ
جاورہ مین ایک خلیفہ اعلیحضرت رضؓ کے تشریف فرما ہین یعنی حضرت
خواجہ حکیم بہار الدین صاحب دام برکاتہ تحریک شوق سے اوسطرف
روانہ ہوا اور اونکی زیارت حاصل ہوئی اس اثنا مین جسقدر احوال
فیض منوال علیحضرت رضا اور اونکے خلفا کا معلوم ہوا مناسب جانا کہ
اس کتاب مین درج ہووے علاوہ حضرت خواجہ کے اور جسقدر روایات
دریافت مین آئین اوسکو علیحدہ ذکر کیا جایگا واضح ہو کہ مغل پورہ
جہان آپ کا مزار اقدس ہے وہان مسجد بھی ہے علیحضرت رضؓ ہمیشہ
شہر مین رہتے تھے اور کبھی کبھی وہان جاتے تھے اور بعض آپ کے
اقربا اوس مسجد کے جوار کے مکانات مین رہتے تھے اوس مسجد مین حضرت
محمد زبیر رضی اللہ عنہ نماز پڑہا کرتے تھے یہ اونہین کے وقت کی مسجد ہے
علیحضرت رضؓ بعد نماز اشراق کے مکان سے نکلکر بنگلہ مین بیٹھتے تھے
پھر ڈیرہ پہر تشریف رکھتے تھے اور خاص و عام اوسوقت حاضر ہوتے تھے
پھر مکان مین کہ علاقہ تھانہ ترکمان محلہ محمد امین الدین خان نیچہ سے تھا
تشریف رکھتے تھے اور بعد نماز عصر پھر آپ بنگلہ کے ایک تخت پر
بیٹھتے تھے اور وہین نماز عصر اور مغرب اور عشا پڑہکر پھر گھر مین

تشریف لیجاتے تھے اسی اثنا مین فیض رسانی ہوا کرتی تہی معمولات اعلیحضرت
رضی اللہ عنہ مین توجہ باطنی تہی اور توجہ خاص خاص کو دینا طریقہ
آفاقی تہا اور توجہ حلقہ کرکے دینا طریقہ حضرت شاہ غلام علی صاحب رح
کا تہا اور توجہ کی چار طریقے تھے نظری لسانی قلبی روحی اور آپ
غائبانہ بہی ہزارہا کوس تک فیض پہونچاتے تھے

گر در یمنے چو با منی پیش منے	ور پیش منے چو بی منے در یمنے
من با تو چنانم ای نگار یمنے	خود در غلطم کہ من توام یا تو منے

اور تعلیم اذکار واشغال یون تہی کہ اول اسم ذات کا ذکر ہوتا تہا
بلا تصور شیخ ساتون لطیفہ سے یعنی لطائف خمسہ و نفس و قالب
جس سے سلطان الاذکار عبارت ہے بعد اوسکے ذکر شش جہت
یعنی لطیفہ عالم بعد اوسکے نفی اثبات حبس دم کے ساتھ باطاق عدد
ایکدم مین اکیس بار تک پہونچاوے اور ذکر لسانی مین کلمہ پڑہنے کا
بہت رواج تہا مراقبات مشہورہ آپ سب کراتے تھے مگر
اوسمین کمی کا مراقبہ بہی ہوتا تہا جب سب خیال وغیرہ سے باہر
ہوجاتے تھے مصداق وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ سے مقام مین
شعور جاتا رہتا ہے جب تک شعور باقی ہے شریعت کا پابند ہے
اور اس درود کا معمول تہا اللھم صل علی سیدنا محمد و علی ال سیدنا

محمد و بارک وسلم اور بعد نماز ظہر کے دعا رحزب البحر معمولات اعلیحضرت رضی اللہ عنہ سے تھے شیخ ابو الحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کو جب طوفان سمندر پیش آیا تھا تو رسول اللہ صلعم نے تعلیم فرمائی تھی اور طریقہ زکوٰۃ کا یہ ہے کہ ماہ صفر مین یکم اور ششم اور ہشتم کو روزہ رکھے اور تین وقت پڑھے بعد نماز صبح اور بعد نماز چاشت اور بعد نماز مغرب پھر ہر روز بعد نماز عصر اور بعد نماز صبح کے پڑھا کرے اور حضرت خواجہ بہاء الدین صاحب نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ درود تنجینا کو پڑھا کرو ہر مقصد کو کافی ہے اور اپنا شعر پڑھا

بر خدا بگذاشتم این کار و بار خویش را	میر سامان ساختم پروردگار خویش را

اور فرمایا کہ یا باسط یا وہاب پانسو بار اول آخر درود پچیس پچیس بار واسطے ترقی دنیا اور عقبی کے مفید ہے فقط یہ شجرہ خاندان نقشبندیہ کا کسی خلیفہ نے اعلیحضرت کے سامنے پیش کیا تھا اوسپر آپ خوش ہوئے لہذا نقل ہوتا ہے ۔

ہادی آفاق و انفس مثل اصحاب نبی	آن ضیاء اللہ زبیر و نقشبند متقی
خواجہ معصوم ست احمد خواجہ باقی خواجگی	خواجہ درویش و محمد زاہد احرار ولی
خواجہ یعقوب و بہاء الدین دگر میر کلال	خواجہ بابا دان دگر میر علی رامتینی
خواجہ محمود ست و عارف خواجہ عبد الخالق است	خواجہ یوسف بعد شیخ فارمدی آن بو علی

قاسمؓ وسلمانؓ ابوبکرؓ ورسولِ ہاشمی		بوالحسنؓ لیس بایزیدؓ وجعفرؓ صادقؓ بود

تاریخ انتقال اعلیحضرت رضی اللہ عنہ کی حضرت خواجہ بہار الدین صاحب دام برکاتہ نے فرمائی تھی ؎

از سرِ یاس گفت اہل جہان		شاہ آفاق رفت از دنیا

کرامات اعلیحضرت رضؓ

ایکدن آپکے مرید ولایتی نے آپ سے گلا کیا کہ جب آپ نماز پڑھتے ہین تو دوسری صف مین آپکی پشت کے پیچھے خلیفہ علاء الدین صاحب کھڑے ہوکر نماز پڑھتے ہین ہم بہت چاہتے ہین کہ آپکے پیچھے ہم بھی نماز پڑہین وہ ہمکو آپ کی پشت کے پیچھے نہین آنے دیتے آپ مسکرائے اور چپ ہو رہے دوسرے دن وہ ولایتی خلیفہ علاء الدین صاحب کو کہنیون سے سرکا کے نماز مین آپ کی پشت کی پیچھے ہو گیا پہلی رکعت مین چیخ مار کے نماز توڑ کے کپڑے پھاڑ کر برہنہ ہو کر کودنے لگا جب آپ نماز پڑھ چکے تو فرمایا کہ جا جنگل کی راہ لے وہ جنگل کو نکل گئے کبھی مہینہ بیس دن کے بعد ویسی ہی حالت سے حضور مین حاضر ہوتے تھے دونو گالونپر اونکے انشکون سے زخم پڑ گئے تھے جب آپ پوچھتے کہ کچھ کھاوگے تو وہ سر ہلا دیتے تھے اونکے واسطے ایک دیگ پلاؤ کی جو بوزن ایک من کی ہوتی تھی

پکواتے تھے اور لگنون مین نکلواکے اونکے روبرو رکھواتے تھے وہ
سب کھاجاتے تھے اور جب حضرت پوچھتے تھے کہ کچھہ پانی ہوگے
تو وہ سر ہلا دیتے تھے دو دو پکھالین پانی پیجاتے تھے پہرآپ فرماتے تھے
کہ جاؤ وہ چلے جاتے تھے موسے کاکا اونکا نام تہا بارہ وفاتون کے
میلے بارہوین تاریخ قدم شریف مین جہان ہزارون لوگ جمع ہوتی تھے
وہان اوس بہیڑ مین موسے کاکا بہی اوچلتے ہوسے گئے کہ قدم شریف کی
دروازہ پر جبہہ سائی کرون لوگون نے اونکو بسبب کشمکش کے
روکا ناگاہ اونکے منہہ سے نکلا غضب خدا قہر تین سو آدمی دفعتًا
وہان کے اوسجگہ پر لوٹ کر مر گئے اوسوقت اعلحضرت رضی اللہ عنہ نے
زمین پر ہاتہہ رکہکر فرمایا کہ رحم خدا رحم خدا بعد اوسکے فرمایا کہ موسی کاکا
نہین مانتا ایسی جاسے پر کیون گیا بہیڑ مین کیا زمین پہاڑ اچاہتا تھا
پہر لوگون نے شہر مین آنکر یہ ماجرا بیان کیا فقط اعلحضرتؓ ہر وقت
استغراق مین رہتے تھے اور جب ہوشیار ہوتے تھے تو
پایندہ بیگ صاحب کی ہاتون سے حقہ ایک دو گھونٹ پیتے تھے
اور جب دہوان اوسکا آپکے دہن مبارک سے نکلتا تہا حاضرین
جو دس دس پندرہ پندرہ بیٹھے ہوتے تھے گر کے لوٹ جاتی تھی
ایکروز مولوی مخصوص اللہ صاحب پسر مولوی رفیع الدین صاحب

سمجھانے گئے کہ حقہ پینا چھوڑ دین اعلیحضرت رضؓ اوسوقت استغراق
مین تھے وہ آکر بیٹھے اور جس نیت سے آئے تھے سب بھول گئے جب
آپ استغراق سے ہوش مین آئے بدستور پایندہ بیگ صاحب کے
ہاتھہ سے ایک گھونٹ حقہ کا پیکر جب اوسکا دھوان آپنے مونہہ سے نکالا
مولوی صاحب اور سب حاضرین بیہوش ہوکر گر پڑے جب مولوی صاحب
ہوش مین آئے اوسیوقت آپکے قدمبوس ہو کر داخل طریقہ نقشبندیہ آپکے ہاتھہ پر ہوئے
اعلیحضرت رضؓ مغلپورہ مسجد حضرت قبلۂ عالم رضؓ کو گئے تھے اوسوقت ایک
فقیر آیا اور کہا کہ ایک روپیہ لونگا آپنے فرمایا کہ کسیکے پاس ایک روپیہ ہی میر
جیون صاحب نے عرض کیا کہ حضرت روپیہ تو نہین ہی پیسا ہی آپنے مٹھی
مین دباکر اوسکو دیدیا وہان اوسکے ہاتھہ مین روپیہ ہوگیا پہر آپ سے میر جیون نے
کہ مرید تھے عرض کیا کہ کوئی بوٹی ایسی ہوتی کہ سونا بنجاتا آپنے فرمایا کہ کوئی
پتی لے آؤ پتی لائے اوس سے سونا بن گیا فقط ایک دن اعلیحضرت رضؓ نے
دس سیرہ رکھکر تیر لگایا اور تودہ ساٹھہ ہاتک کا تہا تیر لگانیکے وقت یہ شعر پڑہا
بندہ و بندگی ہمہ فانی ست الخ بہت تلاش کیا تیر کا پتا نہ لگا کہ کہان گیا
ایک وقت خاص مین شاہزادگان شہر و بعض علما و درویش جمع ہوتے تھے
اور موافق اپنی اپنی قوت کے سب تیر اندازی کرتے تہے اعلیحضرت رضؓ بھی
تیر لگاتے تہے حافظ اشرف صاحب شاعر کو ایکدن آپنے اپنی ٹوپی دیدی وہ

اوس روز سے بڑے بڑے شاعر ہو گئے۔ مولوی دائم اللہ صاحب ولایتی نی
کابل مین جسوقت اعلیحضرت رضہ کہین دعوت مین تشریف لیجاتے تہے
راستہ مین آپ کے گھوڑے کی باگ پکڑ کر پوچہا فرمائیے کہ معراج مین
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اس جسم کے ساتہہ آسمان پر کیسے تشریف
لیگئے تہے جب اونہون نے اصرار کیا تو آپنے پان طلب کرکے کہایا کہنا
تہا کہ سب کے مونہہ سے اور گھوڑے کے مونہہ سے پان کی پیک سرخ نکلنے لگی
پہر جب صاحب دعوت کے مکان کے دروازے پر پہونچے دروازہ
بہت تنگ تہا مگر آپ گھوڑے سمیت اندر تشریف لیگئے جب گھوڑا
وہان سے واپس ہوا دروازہ سے نہین نکلتا تہا خادمون نے عرض
کیا کہ گھوڑا نہین نکلتا پہر خدام نے اوسکا زین اوتارا جب بہی نکل نہین
سکتا تہا پہر آپ سے عرض کیا آپنے فرمایا کہ گھوڑے کو کہدو کہ بیٹہکر
جائے وہ بیٹہکر بمشکل نکل گیا حضرت نے مولوی دائم اللہ صاحب سے
کہا کہ تم مسئلہ معراج پوچہتے تہے تمنے دیکہا کہ گھوڑا کسطرح سے ہمکو سوار
لیکر اندر آیا اب دیگر روایات کہ حضرت خواجہ صاحب کے علاوہ اور
لوگونسے معلوم ہوئین درج ہوتی ہین میر صاحب علیصاحب مرحوم سے
روایت ہے کہ اعلیحضرت رضہ جب قبرستان کو تشریف لیجاتی تو ایک
قبر سے دوسری قبر کیطرف جلد جلد متوجہ ہوتی تہے اور فرماتے تہے کہ ارواح

منتظر رہتی ہین۔ اعلحضرت رضہ ایک بزرگ کے مزار پر دیر تک مراقب رہے اصحاب نے دیر کا سبب دریافت کیا تو فرمایا کہ ان مین عُجب باقی تہا اوسکو دفع کرتا تہا حضرت شاہ عبدالقدیر صاحب علیہ الرحمہ خلیفہ اعلحضرت رض کے آپکی زندگی مین انتقال کر گئے تہے مزار شریف اونکا ایک حجرہ مین ہی اعلحضرت اونکے مزار پر تشریف لیگئے لوگون نے جو حجرہ کے باہر تہے سنا کہ اعلحضرت رضہ کلام فرماتے تہے اور وہ قبر مین سے جواب دیتے تہے۔ اعلحضرت رضہ نے جب کابل کیطرف سفر فرمایا تو اثنای راہ مین آگ نہین ملی لوگون نے عرض کیا کہ آٹا گندہا ہوا طیار ہے لیکن آگ نہین ملتی آپنے پشت مبارک کھولدی اوسپر روٹیان پکالین۔ ایک شخص آسیب زدہ کو اعلحضرت رض کیخدمت مین لائے وہ فوراً اچہے ہو گئے اتفاقاً اونکو سفر کابل درپیش ہوا جب سرحد کابل مین پہونچے تو ایک شخص ہیبت ناک سامنے آیا اور کہا مجکو پہچانتے ہو پوچہا تم کون ہو اوسنے کہا مین وہی جن ہون جب تمکو حضرت کے روبرو لیگئے تو مجکو ایک نظر مین وہان سے اوٹہا کر یہان پہینکدیا اب ہندوستان کے جانے کی اجازت نہین۔ دہلی شریف مین لوگ داستانگو اکثر تہے ایک داستانگو اعلحضرت رضہ کی خدمت مین حاضر ہوے لوگون نے عرض کیا کہ یہ داستانگو ہین حضرت نے فرمایا کہ داستان کہو یہ کہکر آپ مراقبہ مین مستغرق ہو گئے جب ہوشیار ہوے تو فرمایا کہ داستان کہانتک

پہونچی کہا کہ بے نظیر کو کنوئین مین ڈالا ہی آپ کے آنسو روان ہوئے
اور فرمایا کہ اوسکو نکالو عرض کیا کہ حضرت یہ قصہ بنا یا ہوا ہی فرمایا کیا عجب
کہین ایسا ہو رہا ہو فقط۔ میر حیدر علی نے حضرت قبلہ رضہ سے نقل کیا کہ ایک
شخص سامنے دروازہ اعلیحضرت رضہ کے رہتے تھے آپنے اونکو بلاکر ابدال کر دیا
فرمایا معاملہ اونکا صاف تھا۔ اعلیحضرت رضی اللہ عنہ کو آخر عمر مین ضعف
بصارت ہو گیا تھا لیکن صادر و وارد کو بغیر بتلائے آپ پہچانکر فرمادیا کرتے
تھے اور فرماتے تھے کہ مجکو ویسا ہی نظر آتا ہی۔ ایک بار اعلیحضرت رضہ کے
قرب و جوار مین کسبی کا مجرا ہو رہا تھا آواز گانے بجانیکی آرہی تھی آپ نے
دریافت فرمایا کہ یہ کیا ہے لوگون نے عرض کیا آواز گانے بجانے کی ہی
آپ خاموش ہو رہے صبح کو آپ توجہ دے رہے تھے اوسوقت وہ کسبی
وہان سے نکلکر جا رہی تھی جب آپ کے مکان کے دروازہ کے سامنے
پہونچی دیکھا کہ ایک بزرگ اور اونکے سامنے کچھ لوگ ہین اوسنے ہمراہیون
سے پوچھا کہ یہ کیا ہوتا ہے اونہون نے بیان کیا کہ پیر صاحب توجہ دے
رہے ہین فوراً اوسکو ایسی تاثیر ہوئی کہ اوسنے زیور اور وہ لباس اوتار کر
ہمراہیون کو دیدیا اور کہا کہ مین اب تمہارے کام کی نہین رہی اور حاضر
ہو کر مریدہ ہوئی مجذوبہ ہو گئی ایک بوریا بغل مین اور تسبیح ہاتھ مین لیے ہوئی
تمام دہلی مین پہرا کرتی تہی فقط جناب شاہ عبد الغنی صاحب کہ نواسے شاہ

اعلیحضرت رضہ کے تھے جناب حکیم خواجہ بہار الدین احمد صاحب نے فرمایا کہ جناب عبد الغنی صاحب کی عمر چار پانچ برس کی تھی ایک ولایتی سکے کا ندہے پر اعلیحضرت رضہ کی خدمت مین آتے تھے اور از روی شفقت بزرگانہ کو اعلیحضرت رضہ پہلے اونکو توجہ دیتے تھے پہر خلفا کو توجہ دیتے تھے۔ ایک بار جناب شاہ احمد سعید صاحب کے ہمراہ اونکے بڑے لڑکے شاہ عبد الرشید صاحب کہ بہت کم سن تھے حاضر خدمت ہوئے اعلیحضرت رضہ کو اوسوقت حقہ بہروانے کی ضرورت تھی اعلحضرت نے فرمایا کہ لڑکے چلم درست کردو اونکو تامل ہوا اسپر شاہ احمد سعید صاحب نے فرمایا کہ دیکھو حضرت کیا فرماتے ہین درست کردو الغرض شاہ عبد الرشید صاحب چلم ٹہیک کر لائے بعد اوسکے پہر اعلیحضرت رضہ نے فرمایا کہ اسکا دم کہینچکر دیکھو شاہ عبد الرشید صاحب فرماتے تھے کہ اوس حقہ کو جو مونہہ لگا کر مینے کہینچا آج تک اوس فیض کا لطف جو میرے قلب مین ہی توجہ مین کسی بزرگ کے نہین پایا فقط فرزندان حضرت شاہ احمد سعید صاحب مین سے درویشی انکے مزاج مین بہت تہی اور جذب سے نعرہ مارا کرتے تھے اعلحضرت رضہ جب کابل کو تشریف لیگئے تو راہ مین دریا واقع تھا تمام برف سے جما ہوا تھا کہ آدمی اور سواریان اوسپر سے گزرتی تہین جب وہان سے آپ کا گذر ہوا تو نماز کا وقت آگیا تھا آپ دریا کے کنارے وضو کرنے کو بیٹھے اور فرمایا کہ ای برف مین خدا کے حکم سے وضو کرتا ہون

برف پانی ہوگیا آپ نے وضو فرمایا اعلیحضرت رض کی خانقاہ شریف مین
جب لوگ کثرت سے جمع ہوتے تھے تو دیگ مین کھانا پکتا تھا جب دیگ
طیار ہوتی خدام چادر شریف او سپر تبرکا رکھدیتے تھے سب لوگون کو
کھانا بخوبی پہونچ جاتا تھا کم نہوتا تھا

تذکرۂ خلفا و مستفیدان اعلیحضرت رضی اللہ عنہ

چونکہ اس کتاب مین سوانح عمری وغیرہ ہمارے حضرت قبلہ رضی اللہ عنہ
کی اول سے لکھی گئی ہے اسمقام پر کہ تذکرۂ خلفا ہی آپ کا احوال شریف
نہین لکھا اور خلفای عظام وغیرہم کا تذکرہ لکھا جاتا ہے بیشتر کا احوال
حضرت خواجہ بہاء الدین صاحب سے تحقیق کیا ہی اور کسی قدر اور طرف سے
معلوم ہوا ہے حضرت خواجہ علاء الدین احمد صاحب رحمۃ اللہ
علیہ خلیفہ سجادہ نشین اعلیحضرت رضی اللہ عنہ کے تھے خلیفہ جی کر کے
مشہور تھے حین حیات اعلیحضرت رض [illegible] بحکم اعلیحضرت رض کے تعلیم و تلقین
ذکر شغل لوگونکو کیا کرتے تھے حضرت خواجہ یون فرماتے تھے کہ میرا نام ہمین
نہ لینا کہ ہمکو فیض فلان سے پہونچا ہے بلکہ نام حضرت کا لینا مزار شریف آپکا
دہلی مین ہے سلسلہ آبائی ی ایک بو ولاد امجاد حضرت خواجہ یوسف ہمدانی
رضی اللہ عنہ سے تہی ماجدہ کی طرف سے حضرت مودود چشتی
رضی اللہ عنہ کی او تہی فقط جناب بعد انتقال اعلیحضرت رضی اللہ عنہ کے

جب خواجہ علاء الدین صاحب حجرہ سے نکلے تو لوگون نے نہین پہچانا
بالکل شکل وصورت اعلیحضرت رضہ کی تہی مصرع من برنگ یار گشتم یار رنگ
ما گرفت حضرت حکیم خواجہ بہاء الدین صاحب دام برکاتہ
فرزند حضرت خواجہ علاء الدین علیہ الرحمہ آپ کو بیعت واجازت
اعلیحضرت رضہ سے ہی اور توجہات عالیہ سے اعلیحضرت کے مشرف
ہوئے ہین تعلیم وتلقین اپنے والد ماجد سے پائی ہی غدر کے بعد آپ
دہلی سے جاورہ مین تشریف لائے اور حسب درخواست نواب
جاورہ کے آپنے یہان سکونت اختیار فرمائی حضرت مولوے
ضیاء الدین صاحب علیہ الرحمہ آپ حضرت خواجہ بہاء الدین
صاحب کے بہائی تہے انتقال فرمایا حضرت خلیفہ اعظم علی شاہ
صاحب علیہ الرحمۃ ہمارے حضرت قبلہ رضہ آپکو بڑے خلیفہ اعلیحضرت
کے فرمایا کرتے تہے اعلیحضرت رضہ نماز مین آپ کے پیچہے اقتدا فرماتے تہے
امامت نماز آپکے حوالے تہی مزار شریف آپکا پائین مزار اعلیحضرت رضہ کی ہی
حضرت پیر علیشاہ صاحب علیہ الرحمہ برادر خلیفہ اعظم علیشاہ صاحب
رحمۃ اللہ علیہ قریب مین پوری کے کسی گانو مین سکونت پذیر تہے
منشی سالک رام نے کہ ارادتمندان حضرت قبلہ رضہ سے تہے بیان کیا کہ ایک
جوگی وہان رہتا تہا لوگونکو تصرف سے اپنی طرف مائل کرتا تہا چنانچہ

ایک شخص زین العابدین نام اوسکے سامنے سے نکلے اوسنے اونکو مائل کرلیا جب آپکو معلوم ہوا آپ نے دو ہندونکو کہ لکھے پڑھے تھے اپنی طرف منجذب فرمایا ایک کو فرمایا کہ تجھکو دنیا کے لیے چھوڑ دیا اور دوسریکو فقیر کرلیا اتفاقا ایک نوکری کی جگہہ خالی ہوئی جوگی نے زین العابدین کے لیے ہمت صرف کی کہ ملازم ہوجائے اور حضرت موصوف نے اوس ہندو کے لیے ہمت فرمائی جسکو دنیا کے لیے چھوڑ دیا تھا حاکم وقت نے اوسی ہندو کو نوکر رکھہ لیا اور زین العابدین کو نہین رکھا جب یہ تصرف آپ کا جوگی کو معلوم ہوا تو اوسنے کہلا بھیجا کہ مین حربہ کرتا ہون آپ نماز پڑہ رہے تھے کہ ایک بڑا گردباد سامنے سے دکھلائی دیا آپ کی طرف چلا آتا تھا آپنے بعد سلام نماز کے اوسطرف توجہ فرمائی دفع ہوگیا گویا کچھہ نتھا ایک قصیدہ حضرت پیر علیشاہ صاحب رح کا اونکی مثنوی مین درج ہے یہ شعر اوس قصیدہ کا ہے تعریف درویش مین ع

بباطن قرب دارد با خدا و احمد مرسل	بظاہر گو نباشد در جہان تعظیم و تکریم مشہر

حضرت میان عزیز احمد صاحب داماد اعلیحضرت رض کے تھے تعلیم و تلقین حضرت خواجہ علاء الدین احمد صاحب رض سے پائی تھی آخر کار کابل تشریف لیگئے وہان آپکی طرف رجوع خلق ہوا اور شکوہ ظاہری چنانچہ اصطبل وغیرہ بھی تھا حضرت حیدر علیشاہ صاحب علیہ الرحمۃ

خلیفہ اعلیحضرت رض کے ملا نوہ مین سے تہے حضرت شاہ علی محمد صاحب مچھلی شہری علیہ الرحمہ روایت ہی کہ قریب انتقال آپکے از بس قحط پڑا تہا بارش کا پتا نتہا آپنے آخری وقت فرمایا کہ میری دلیل مغفرت یہ ہی کہ جنازہ اوٹہانیکے وقت پانی برسے گا جب جنازہ اوٹہایا گیا کثرت سے بارش ہوئی حضرت شاہ عبد القدیر صاحب مچھلی شہری علیہ الرحمہ خلفای اعلیحضرت رض سے تہے اوس دیار مین کرامات وخرق عادات آپکے مشہور ہین حضرت مولوی علی کبیر صاحب مچھلی شہری علیہ الرحمہ برادر حضرت شاہ عبد القدیر صاحب علیہ الرحمہ خلفاے اعلیحضرت رض سے تہے یہ حضرات علماء ظاہر و باطن تہے متصل کلکتہ کے آپکا انتقال ہوا نعش مبارک آپکی وہان سے مچھلی شہر کو کہ مسافت دور دراز تہی لائے جسم مبارک مین ذرا فرق نہین آیا تہا آپکی ہمشیرہ صاحبہ مرحومہ بہی اعلیحضرت رض کی مرید اور صاحب نسبت قویہ تہین حضرت مولوی عبد الشکور صاحب وجناب مولوی محمد ظہور صاحب علیہما الرحمہ کو بیعت و استفادہ اعلی حضرت رض سے تہا لیکن مولوی عبد الشکور صاحب مرحوم کو اجازت دوسری جگہہ سے تہی حضرت میر عیان علی صاحب علیہ الرحمۃ نسبت قوی رکہتے تہی حضرت قبلہ رض فرماتے تہے کہ رنگ اونکا سیاہ تہا جب اعلی حضرت رض کو حقہ پلاتے تہے

اعلی حضرت رضہ بہت خوش ہوتے تھے حضرت شاہ نصیر الدین صاحب مجاہد علیہ الرحمہ داماد حضرت مولانا اسحاق صاحب علیہ الرحمہ اور خلیفہ اعلیحضرت رضہ کے تھے آپ کے بعض حالات ملفوظات جناب حاجی امداد اللہ صاحب میں درج ہیں حضرت عبد الصمد صاحب ولایتی علیہ الرحمہ اجازت یافتہ اعلی حضرت رضہ کے تھے اتباع سنت کا بہت خیال تھا چنانچہ شاہ احمد سعید صاحب سے شکایت کرتے تھے کہ حاجی دوست محمد قندہاری کے حلقہ مین ہو حق بہت ہوتا ہے بدعت ہی منع کیجیے حضرت شاہ محمد نیاز علیہ الرحمہ صاحب کشف وکرامت تھے کبھی شعر فرماتے تھے یہ شعر آپکا ہے

موسی کو نظر طور پر آیا تھا وگرنہ	دیکھا تو ہر ایک سنگ مین وہ ایک شرر تھا

اور منجملہ خلفاء اعلیحضرت رضہ کے حضرت خلیفہ میر رجب علی صاحب علیہ الرحمہ اور حضرت شیر اللہ خان ولایتی علیہ الرحمہ اور حضرت میر سعادت علی صاحب علیہ الرحمہ تھے حضرت پایندہ بیگ صاحب خادم اعلی حضرت رضہ کے تھے ایک روز پیشاب اعلیحضرت رضہ کا پینے کو طیار تھے اعلیحضرت رضہ نے لوگون سے فرمایا کہ چھین لو دیکھو یہ کیا کرتا ہے فقط تمام ہوا ذکر خلفاء و مستفیدان اعلیحضرت رضی اللہ عنہ کا مخفی نرہے کہ حضرت خواجہ بہاء الدین صاحب دام برکاتہ نے مجھکو طریقہ قادریہ مین اجازت عطا فرمائی اور شجرہ قادریہ عنایت فرمایا وہ بلفظہ درج ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی صاحب معراجک و اشرف مخلوقاتک وافضل موجوداتک واکرم انبیائک وعلی آلہ واصحابہ اجمعین محبوب حضرت رب الارباب حضرت رحمۃ للعالمین رسالت پناہ احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم حضرت امیر المؤمنین علی مرتضےٰ کرم اللہ وجہہ حضرت خواجہ حسن بصری حضرت حبیب عجمی حضرت داود طائی حضرت معروف کرخی حضرت سری سقطی حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی حضرت ابوبکر شبلی حضرت شیخ ابو الفرح طرطوسی حضرت شیخ علی ہنکاری حضرت شیخ ابوسعید مبارک مخرمی حضرت محبوب سبحانی غوث الاعظم میران محی الدین سید عبد القادر جیلانی حضرت شیخ عبد الرزاق حضرت شیخ شرف الدین قتال حضرت شیخ عبد الوہاب حضرت شیخ بہاء الدین حضرت سید عقیل حضرت سید شمس الدین صحرائی حضرت سید ابو الحسن حضرت سید گدا رحمن حضرت سید شمس الدین عارف محمود زکریا حضرت سید گدا رحمن ثانی حضرت شاہ فضیل حضرت شاہ کمال حضرت شاہ سکندر حضرت امام ربانی قیوم زمانی شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

خلفائی	آبائی
حضرت عروۃ الوثقی خواجہ محمد معصوم	حضرت خازن الرحمۃ خواجہ محمد سعید

ملقب بحضرت ایشان حضرت حجۃ اللہ
خواجہ محمد نقشبند ثانی حضرت قیوم زمان
قبلۂ عالم خواجہ محمد زبیر حضرت محبوب اللہ
خواجہ ضیاء اللہ حضرت حبیب خلاق
شاہ محمد آفاق احمدی رحمۃ اللہ علیہم
اجمعین

حضرت ذلیل اللہ عبد الاحد حضرت
محمد نقی قدس اللہ سرہ العزیز

مسکین محمد بہاء الدین احمدی دہلوی

خواجہ بہاء الدین
منہم گدای در
۱۲۹۳

برادر عزیز مولوی تجمل حسین در طریقۂ قادریہ داخل کردہ شد عاقبتش بخیر باد

المرقوم ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۱۵ھ

اور طریقۂ بیعت یوں ارشاد فرمایا کہ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ
فوق ایدیھم فمن نکث فانما ینکث علی نفسہ ومن اوفی بما عاھد علیہ اللہ فسیؤتیہ
اجرا عظیما ہاتھ اللہ کا اوپر ہاتھ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آیا اور وہی ہاتھ حضرت
علی مرتضی کے ہاتھ پر آیا اور وہی ہاتھ حضرت میران محی الدین سید عبد القادر
جیلانی کے ہاتھ پر آیا اور وہی ہاتھ اوپر ہاتھ حضرت شاہ محمد آفاق رحمۃ اللہ علیہ کی آیا اور وہی
ہاتھ حضرت خواجہ بہاء الدین کے ہاتھ پر آیا وہی ہاتھ تمہارے ہاتھ پر آیا اور تمکو بیچ طریقۂ قادریہ
شریف کے داخل کیا تمنے قبول کیا اور وقت بیعت کرنیکے مرید سے کلمۂ طیبہ اور پانچوں کلمہ پڑھاوے اور آمنت باللہ
اور استغفار پڑھا کر بیعت کرے فقط

باب چوتھا ارشادات متفرقہ مین حضرت قبلہ رضؓ کے

شعر زبانی مولوی محمد حسین صاحبؒ

افسوس دلا کہ دوستداران رفتند	سیمین بدنان و گلعذاران رفتند
چون بوی گل آمدند بر باد سوار	در خاک چو قطرہ ہای باران رفتند

ایضاً دیگر از حضرت خواجہ بہاء الدین صاحبؒ

یہ وہ باغ دنیا ہی بے بقا کہ خزان ہے جسکو لگی ہوئی
اسے دیکھتا تو ارم کو چل جہان نام کو بھی خزان نہین

اشعار فرمودۂ حضرت قبلہ رضؓ

ای دل تو دمی مطیع سبحان نشدی	وز خوی بد خویش پشیمان نشدی
زاہد شدی و شیخ شدی دانشمند	اینجملہ شدی ولی مسلمان نشدی

جب آپکے سامنے طبیب آجاتے تھے تو بہت خوش ہوکر فرماتے کہ ہماری نبض دیکھو جب وہ دوا دیتے یا نسخہ لکھدیتے تو پھر عذر فرماتے کہ یہان بہت دوائیان لوگون نے بھیجین ہین مگر ہم نہین کھاتے ہین گویا اشارۃً اپنے توکل کو ظاہر فرماتے تھے اور مرض اور صحت کو بسبب مقام رضا اور تسلیم کے یکسان سمجھتے تھے یہ فرماتے تھےؒ

نبض میری دیکھہ کر کہنے لگی ساز طبیب	مر گیا مارا ہوا مجنون اسی آزار کا

اشعار دیگر

خدا سر دے تو سودای ترے زلف پریشان کا   جو آنکھیں ہون تو نظارہ تیری سنبلستان کا

تا کے ز خلق اسیر غم بیہودہ شوی   از ہمہ روبتاب آر کہ آسودہ شوی

جامی از فقر نسیمی بمشامت نرسید   تا خوش از بودہ و غمناک ز نابودہ شوی

با ترک تعلق نفسے یار نشو +   زین بار گران دمے سبکسار نشو +

آپ اپنے مرض الموت مین یہ چند اشعار پڑہتے تہے جسکو ایکدوست نے لکہا تہا کہ وہ حاضر تہے

فَسَہِّل یَا اِلٰہِی کُلَّ صَعْبٍ +   بِحُرْمَةِ سَیِّدِ الْاَبْرَارِ سَہِّل +

سرم خاک رہ ہر چار سرور   ابو بکر و عمر عثمان و حیدر

مولوی عبدالمنعم صاحب مہتمم مدرسہ چاٹگام ارادتمندان حضرت قبلہ سے ہین اونکو حضرت قبلہ نے لفظ قرآن کے معنی ارشاد فرمائے دعوت کی چہٹہی پر اور ایکبار بہشت کا ترجمہ مہمانخانہ فرمایا ہے

نہ ہوای باغ سازد نہ کنار کشت مارا   تو بہر کجا کہ باشی بود آن بہشت مارا

نہ شگوفہ ام نہ برگم نہ درخت سایہ دارم   ہمہ حیرتم کہ دہقان بچہ کار کشت مارا

ارشاد ہوا کہ دیکہو میان تجمل حسین کیا اوسکی قدرت ہی کہ ان دونون آنکہون مین تمام آسمان سماجاتا ہے باوجودیکہ کتنی چہوٹی آنکہہ ہے اور وہ کتنا بڑا آسمان ہی ایک روز فقیر نے خدمت عالی مین عرض کیا کہ آپ لوگ باوجود قرب الٰہی کے مقروض اور پریشان رہتے ہین +

فرمایا کہ نفس بسبب مقروض ہونیکے خاکسار رہتا ہے- آج کئی روز
ہوئے کہ جناب حافظ فرزند علی صاحب اسٹیشن پر ملے حیدرآباد جاتی تھی
ہمنے اونسے پوچھا کہ جناب مولانا قدس سرہ نے شاہ غلام علی صاحب سے
بھی توجہ لی تھی یا نہین اونہون نے کہا کہ جب وارثان شاہ غلام رسول صاحب
کانپوری نے دعوا کیا کہ ہمارے یہانسے حضرت کو استفادہ تھا تو ہمنے
حضرت قبلہ رضؓ سے دریافت کیا آپنے فرمایا کہ شاہ غلام رسول صاحب سے
اور ہمسے برتاو دوستانہ تھا اس وجہ سے جب ہم کانپور جاتے تھے تو اونکے
ہان اوترتے تھے اور ہمنے بجز حضرت شاہ محمد آفاق رضؓ کے کسی سے توجہ
نہین لی البتہ دہلی مین حضرت شاہ غلام علی صاحب کے ہان گیا تو آپ نے
اپنی مسند پر بٹھلایا اور فرمایا کہ مینے آجتک سوای حضرت شاہ محمد آفاق رضؓ
کے اسپر کسی کو نہین بٹھلایا بعد ازان توجہ دی فقیر سے بھی حضرت نے
ذکر توجہ کا فرمایا تھا ایسا ہی مولانا محمد علی صاحب کے خط سے معلوم ہوا
اور جسوقت کہ مہتمم مطبع نظامی نے درود معظم و مکرم چہاپا تھا حضرت قبلہ رضؓ
کو خلیفہ کرکے لکھا تھا نور میان نے عریضہ اسکے دریافت مین لکھا تھا
اوسکے جواب مین ارشاد ہوا کہ غلط ہے مجھکو بجز حضرت شاہ آفاق رضؓ کے
کسی سے اجازت خلافت نہین ہے مولوی محمد حسین صاحب مدرس بھوپال
سے معلوم ہوا کہ وہ درس حدیث مین حضرت قبلہ رضؓ کے حاضر تھے یہ حدیث

آئی کہ ایک صحابی فرماتے تھے اللھم ارحمنی و محمدا ولا ترحم معنا احدا
آپ نے فرمایا کہ صحابہ حسد بغض وغیرہ سے مبرا تھے یہ کلام اونکا بسبب غلبہ
محبت کے تھا حضرت قبلہ رض سے جب ذکر صحابہ اور اہل بیت کا آیا تو آپنے
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مرتبہ بیان کرکے فرمایا کہ بعض اہل علم کے
نزدیک حضرت عائشہ رض کو سب پر فضیلت ہی۔ دربارہ تعزیہ داری کے
ایک استفتا حضرت قبلہ رض کی خدمت مین آیا اوسپر آپنے یون لکھدیا تھا
درین باب گفتگو نباید کرد مقام ادب ست۔ بعض نافہمون نے اس سے
اجازت تعزیہ داری کی مفہوم کی چنانچہ ارباب مونگیر نے پہر استفتا اس بارہ
مین حضرت قبلہ رض کی خدمت مین ارسال کیا آپنے اوسپر یون تحریر فرمایا
ما امور مذکورہ را قائل نیم ہرچہ خلاف سنت ست بدعت ست الحاصل
حضرت قبلہ حسب استعداد ہر ایک کے ارشاد فرمایا کرتے تھے اوسی سے
فیض اوسکو ہوتا تھا۔

بہار عالم حسنش دل و جان تازہ میدارد	برنگ اصحاب صورت را ببو ارباب معنی را

ایک مرتبہ مونگیر کے ایک مولوی صاحب لکھنؤ تشریف لائے اونپر محبت اہلبیت
غالب تھی فقط ذکر شہادت امام حسین علیہ السلام پر رو دیتے تھے اور اسی
اثنا مین مرثیہ خوانی بہی ایک رئیس کے مکان مین ہوئی محرم کا دن تھا
دسوین تاریخ کربلا کو چلے تو مولوی صاحب بہی ساتھ چلے اور اس

دعوی کے ثبوت مین حافظ عبد الستار صاحب تاجر کتب شاہد ہین
خدا کی قدرت کہ دو چار ہی روز مین حافظ صاحب کلکتہ کی واپسی
مین مونگیر مین اوترے ہمنے اونسے پوچھا اونہون نے اوسکی
حقیقت بتائی کہ یہ غلط ہی کہ تعزیہ کے ساتھہ ساتھہ چلے مگر اتنا البتہ
ہوا کہ بعد نماز ظہر جلد بند کے مکان پر تشریف لیگئے تھے واپسی مین سڑک
پر تعزیہ چلے جاتے تھے اور اہل تشیع پیٹتے روتے چلے جاتے تھے
آپنے فرمایا کہ آج ہی کا دن ہی کہ صاحبزادون پر یہ مصیبت ہوئی
آنسو چند قطرے چشم مبارک سے نکلے تھے فرمایا کہ اگر اہل تشیع
محبت سے روتے پیٹتے جاتے ہین تو کیا بعید ہے کہ اللہ انکو بخشدے
پھر آپ اپنے ڈیرے مین لوٹ آئے **ایضاً** ایک مرتبہ مراد آباد کی مسجد
مین مولوی عبد الکریم صاحب ابو داؤد جو علم حدیث مین بڑی کتاب
ہے پڑہ رہے تھے ذکر بدعت کا آگیا ہمنے عرض کیا کہ تعزیہ دارون کا
کیا حال ہے حضرت قبلہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ فاسق
اور جہنمی بیشک ہین پھر عرض کیا کہ چہلم و سوم جو آجکل مسلمانون مین
رواج ہے بدعت ہی یا نہین فرمایا کہ بیشک بدعت ہی راقم کہتا ہی
کہ نفس طعام میت کے لیے چوتھے روز یا چالیسوین روز بخیال ثواب
رسانیکے جائز ہے اور بخیال پابندی رسم یا اوسی دنکو ثواب سمجھنا یہ بیشک

بدعت ہی حضرت کی تقریر مین سنت کا بڑا خیال تہا پہر بعد اوسکے راقم نے
عرض کیا کہ بعد انتقال حضور کے ہملوگونکا اجتماع آپکے مزار پر عرس کے لیے ہو
یا نہین یا یہ بہی بدعت ہی آپنے فرمایا کہ کچہ ضرور نہین ہے ہماری قبر پر
کوئی جمع ہو حضرت احمد میان صاحبنے فرمایا کہ تمام درویشونکا عرس ہوتا ہی لوگون کو
فیض ہوتا ہے آپنے فرمایا کہ جب کوئی سنے کہ ہم مرگئے اوسیوقت الحمد اور
چار قل پڑھکر ہمکو بخشدے اوسوقت اوسکو فیض پہونچیگا راقم کہتا ہی
کہ حضرت قبلہ کو خیال سنت کا بہت تہا آپنے پیر کا عرس نہین کیا اور
نہ اونکے پیر نے اپنے پیر کا عرس کیا اس مسئلہ عرس مین دو سبب سے
بزرگون نے کنارہ کشی اختیار کی ہے اول یہ کہ اس عرس مین خلاف
شریعت باتین بسبب ہجوم خلق کے ہوجاتی ہین دوسرے یہ کہ اکثر
جاہل لوگ سجدہ کرتے ہین اور بوسہ دیتے ہین اور صدہا چراغ رکہنے لگتے ہین
قوالی ہوتی ہی ستار ڈہولک بجنے لگتی ہین دوسرا سبب کنارہ کشی کا
بزرگون کے یہ بہی تہا کہ اکثر بسبب خرچ کثیر کے نوبت سود پر روپیہ لینے کی
ہوجاتی ہے اور مہماندارئین ہر وقت اوسکا خیال ہوتا ہے کہ کہان
کسکو جگہہ دین اور کسنے کہایا کسنے نہین کہایا غرض سب باتین تعلق اور
انتشار کی ہوتی ہین جناب قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمہ نے اس قسم
کی کراہت عرس مین لکہی ہی ورنہ اگر احباب کو کہدیا کہ آج کہانا ہمین کہانا

اور کچھہ قرآن خوانی ہوگی اور کوئی بات خلاف شریعت نہین ہوئی تو
پھر اسکے جواز مین کیا عذر ہے ایکبار مٹی کی رکابی مین جو حضرت کی یہان
کھانا کھلانیکا تھا معمول تھا ہمکو نفرت معلوم ہوئی آپنے مکاشفہ سے
فرمایا کہ امام شافعی رحمہ اللہ کے یہان چینی کی رکابی مین کھانا مکروہ ہے
ایک مرتبہ ارشاد ہوا کہ میان تجمل حسین قرآن مین اللہ تعالی ایک جگہہ فرماتا
ہے لَن تَرانِی اور دوسری جگہہ فرماتا ہے وَلٰکِنِ انظُر اِلَی الجَبَلِ
عرض کیا کہ آپ ہی ارشاد فرمائین ارشاد ہوا کہ وہان ذات دیکھنا چاہا تھا
اوسکا انکار ہوا اور صفت دیکھلائی تجلی کا ترجمہ فرمایا کچھہ دیکھا کچھہ نہین
دیکھا تجلی کے معنے جھلک بھی ارشاد ہوئے ہ

فتنۂ نہان جمال تو نہ برجان شد نیست	دانم از خوی تو صد رخنہ بایمان شد نیست

ارشاد ہوا کہ خاندان شاہ عبد العزیز صاحب مین کئی بزرگ تھے بعضے بانسبت
اور بعضے صالحین تھے شاہ عبد العزیز صاحب اور شاہ اسحق کو صالحین
مین فرماتے تھے اور شاہ عبد القادر صاحب کو بانسبت بتاتے تھے ہمنے عرض
کیا کہ بانسبت کیے کیا معنے ہین ارشاد ہوا کہ بانسبت ہونا دل لگی تھوڑی ہے
بانسبت اوسکو کہتے ہین کہ اوسکو غفلت بہت کم ہوتی ہو اور اپنی ادنی
ہمت سے سب کام کر لیتا ہو ایسی ایسی باتین خاص لوگون سے
ہوتی تھے ورنہ عام مولویون سے نسبت یعنی مشہور شاہ صاحب مین

بھی فرما دیتے تھے مگر نسبت جو درویشون مین مستعمل ہے خاص شاہ عبد القادر
صاحب مین بتاتے تھے ایک مرتبہ ہمنے عرض کیا کہ آجکل مجھکو قبض بہت ہے
وہ بشاشت جو ابتدا مین تھی وہ نہین ہے فرمایا کہ انبیا اور اولیا کو تین
تین برس قبض رہا ہے اور بی بی جب بوڑہی ہوجاتی ہے تو بجای مان کے
ہوجاتی ہے یعنی وہ شب اول کے راز و نیاز کہان رہتے ہین معاملات
وغیرہ بڑہ جاتے ہین مگر وہ لطف نہین رہتا ہے فرمایا کہ ہم یہان سے
پانچسو کوس تک کے مرید کو توجہ دیتے ہین - ایک مرتبہ جناب مولانا
لطف اللہ صاحب کانپور مین ملاقات کو حضرت مولانا صاحب قبلہ
قدس سرہ کے پاس تشریف لائے آپ عبد الرحمن خان کے مطبع مین ٹھہرے
ہوئے تھے مسلم شریف دیکھ رہے تھے ایک حدیث پڑہی کہ یضربون
مشارق الارض ومغاربھا ترجمہ اوسکا فرمایا کہ مارے مارے پھرتے
تھے پورب پچھم پھر ذکر شروع ہوا کہ مفتی عنایت احمد مرحوم استاد مولانا
لطف اللہ صاحب سمندر مین ڈوب گئے اسپر ارشاد ہوا کہ بولو وہ جو
ڈوب گئے وہ شہید ہوگئے ہمیشہ اونکے لیے حج خدا نے لکھدیا اور سب گناہ
اونکے معاف ہوگئے مگر یہ بتاؤ کہ یہ قرض جو حق العباد ہے کیونکر معاف
ہوگا پھر خود ہی فرمایا کہ ایک حدیث صحیح ہے کہ اللہ تعالی اوسکو ہی معاف
کریگا اپنی رحمت سے اسقدر مالا مال کریگا کہ اپنا دعوی بھول جاویگا

ف شاہ عبد القادر صاحب علیہ الرحمۃ تیس برس تک مسجد کے حجرے مین مقیم رہے اور اکثر تنہائی مین رہتے تھے آپ بجز ایک تہبند کے کچھ نہین رکھتے تھے جب غسل کرتے تھے تو اوسی ایک تہبند کو دھو کر پہنتے تھے لوگون نے بہت کہا کہ ایک تہبند اور رکھیے مگر آپ نے فرمایا کہ سلسلہ اسباب کا بڑہیگا ۱۲

ف پانچسو سے مراد کثرت ہے ۱۲

اور قیامت میں حج کا ثواب اوسکو ملیگا پھر مخاطب ہوئے کہ یہ بتاؤ بیت اللہ
کی زیارت تو ہوئی نہیں مگر ہان اللہ پاک مسلّم بیت اللہ سامنے لاکر کھڑا کردیتا
ہے کہ لو زیارت کر لو جناب مولانا لطف اللہ صاحب یہہ بھی فرماتے تھے
کہ ان شہید صاحب کو سایہ ملیگا اوس روز کہ کہین سایہ نہوگا بعد اوسکے
دو زانو بیٹھکر آنکھہ بند کرکے بڑے خوف اور ادب سے حدیث پڑھی کہ
چہرہ اونکا زرد ہوگیا یہانتک کہ عبدالرحمن خان پر خوف طاری ہوا میرا
ہاتھہ پکڑکر کہا کہ اب یہانسے بھاگیے ہم دونون آدمی چپ چاپ کوٹھے سے
چلے آئے اور دلمین سمجھہ لیا کہ اصل محدث اور بزرگ پر اثر حدیث کا بہت سخت
پڑتا ہے۔ ایک دعا جو عنوان کتاب پر لکھی ہے یعنی اللھم انی اسألك
من فضلك الخ فرمایا کہ اسکے پڑھنے سے نسبت مین ترقی ہوتی ہے
ہمنے معنے نسبت کے پوچھے ارشاد ہوا کہ نسبت کے معنے لگاؤ ہین ایکبار
بوقت رخصت ارشاد ہوا ؎

دیدۂ سعدی و دل ہمراہ تست	تا نہ پنداری کہ تنہا میروی

زمانہ علالت مین کوئی صاحب حاضر ہوئے پھر تسکین اونکے فرمایا ؎

عاشقانرا درد و غم حلوا بود	گرچہ با دیگر کسان بلوا بود

ایک روز ذکر محبت الٰہی کا آیا اور آپکو بڑی کیفیت طاری ہوئی فرمایا ؎

بیکلی ایسی گیا ہی سونپ وہ گل رو مجھے	کل نہین پڑتی کسی کروٹ کسی پہلو مجھے

اگر یہ زندگی مستعار رکھتے ہین	ہمارے پاس ہے کیا جو فدا کرین تجہپر

ارشاد ہوا اِنّیٓ اٰنَسْتُ نَارًا جب ہمنے آیتِ پاکی محمد رسول اللہ کا ترجمہ محمد صاحب جو سندیسے گئے ہین تمہارے طرف یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ الخ کا ترجمہ ای دہرمی لوگو جب سکر وارکے پوجے کی پکار ہو تب من موہن کی یاد مین جہپٹ کر چلو اور چہوڑ دو کار و بار کو شاید کہ تمہارا بہلا ہو جائے درود کا ترجمہ فرمایا اللہ صاحب کا دولار اور پیار محمد صاحب پہ فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّہٗ لِلْجَبَلِ کا ترجمہ فرمایا جب اونکا نور اجیالا ہوا۔ آیکبار مجھکو غفلت آگئی دیکہتا ہون کہ بڑا مجمع اولیا اللہ کا ہے اور صحن مین حضرت قبلہ مولانا قدس سرہ ٹہل رہے ہین آپنے ہاتہ پکڑ لیا کہ کیا چاہتے ہو اندر مکان کے ایک بزرگ کو دیکہا اور عمدہ لمپ بیچ مین روشن تہا دوسرے دن پہر دیکہا کہ وہ مجھکو توجہ دے رہے ہین بعد بیدار ہونیکے پندرہ منٹ تک سکر کی کیفیت طاری رہی حضرت سے پوچہا ارشاد ہوا کہ کبہی اپنی پیر کی صورت کو دوسرون مین دیکہتا ہے اور حقیقت مین پیر و مرشد ہے ہ

چکنم کہ چشم بد خو نکند بکس نگاہے	ہمہ شہر پر ز خوبان منم و خیال ماہے

وہ شجرہ[۲] جو نظم مین نور میان نے چہپوایا تہا اوسمین چند اشعار پر نشان دیکر فرمایا کہ پڑہا کرو ہ

نگر پر ز جرا تہای عشاق	بحق خواجۂ ما شاہ آفاق

[۱] یعنی وہ تجلی جو حضرت موسیٰ کو ہوئی تہی اوسکا متقدرہ تہا اسلیے اوسکو آہستہ کرکے تعبیر فرمایا ۱۲

[۲] ہمارے بعض احباب کو حضرت نے یہ بہی فرمایا کہ وقت مصیبت اس شجرہ کو پڑہی اللہ اوسکی مصیبت رفع کر دے گا ۱۲

بامدادش زخود آزاد گردان | گرفتار خودم کن شاد گردان
تہیدستنیم از فقر و ریاضت | گنہگاریم بی زہد و عبادت
جمال مصطفے در سینۂ او | جلال کبریا آئینۂ او
بود ہرچند او خود بی نشانی | نشانی دارد از ہر خاندانی
نباشد درد ما را ہیچ درمان | مگر تیر نگاہ فضل رحمان

ہمنے جواز قیام مولد شریف مین عرض کیا فرمایا کہ اگر کوئی محبت مین حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اوٹھہ کہڑا ہو تو کہڑا ہونی دو مت روکو۔ ایک مرتبہ ترجمہ قرآن شریف کا ہو رہا تہا اوس مین متقیون کا بیان آیا حضرت قبلہ قدس سرہ نے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر فرمایا کہ خدا نے بسبب تقوی کے ایسا مرتبہ دیا تہا کہ آپکے جلسہ درس مین ایک طالب العلم کو حاجت پایخانہ کی ہوئی اور بڑا صاحب غیرت تہا آپنے اپنے کشف سے دریافت کرکے ایک بیغیرت طالب العلم کو فرمایا کہ چلے جاؤ پایخانہ پہر آؤ اوسکے پیٹ کا پایخانہ اوسکے پیٹ مین چلا گیا اور پہر دوسری مرتبہ پیشاب معلوم ہوا آپنے بکر سے کیطرف خیال کیا اوسکے پیٹ مین چلا گیا ہمنے عرض کیا کہ حضرت اس قسم کے مراتب کیونکر حاصل ہون آپنے فرمایا محض فضل اللہ کا درکار ہے بغیر عنایت اوسکے کچہہ نہین ہوتا ہے۔ ایکمرتبہ توکل اور قناعت کا

ذکر آیا فرمایا کہ ایک روز خانقاہ مین حضرت شاہ محمد آفاق علیہ الرحمہ کے کھانے کو نہین تہا داروغہ نے عرض کیا کہ حضرت آج کچہہ کھانے کو نہین ہے شاید تین بار کہا بعد اوسکے آپ مسجد جانے لگے راہ مین ایک گھانس تھی آپنے فرمایا اسکو پیسے پر گھس ڈالو یہ گھانس کہتی ہے کہ ہم سونا بنا دیتے ہین مگر پہر اسکو نہ چھونا چنانچہ داروغہ نے اوسپر گھس دیا سونا ہوگیا بازار سے سودا لے آئے ۔ شعر فرمودہ حضرت قبلہ رضی

ای محمد ترے در سے یہ کہان جائے غریب	پادشاہی سے تو بہتر ہی گدائی تیری

ایکبار مدرس کانپور آپکی خدمت مین پہونچے آپنے حسب عادت پوچہا کہ کیا پڑھاتے ہو اونہون نے سب علمون کا نام بتایا معقول کو زائد بتایا آپنے فرمایا کہ منطق کے زیادہ پڑھانے مین قلب سیاہ ہوجاتا ہے حدیث فقہ پڑھایا کرو دیکھو اگر کسی کو آنکھہ ہو تو ہم بتاوین اور دکھاوین کہ مولوی عبدالحی مرحوم کی قبر مین کیا حالت ہوئی کہ قبر اونکی منور ہے بسبب ہدایہ کے حاشیہ لکھنے کے اللہ نے اونکے تئین اس درجہ مین کہا ہی قاضی مبارک کی قبر کو دیکھو کہ معقول کے اشغال سے کیا حالت ہوئی

علم معقولات علم اشقیاست	علم منقولات علم انبیاست
گر باستدلال کار دین بودی	فخر رازی راز دار دین بودی

کسی نے حضرت کی مجلس مین شاہ وارث علی صاحب کی شکایت کی کہ نماز نہین پڑھتے ہین

اور طوائفونکو مرید کرتے ہین پہر کسی نے کہدیا کہ مولوی تجمل حسین بہی انکے
معتقد ہین آپ خفا ہوئے مگر تنہائی مین بلاکر فرمایا کہ مجذوبون سے
بدگمانی نکرے اور اونکے پاس عرس مین جاؤ بہی نہین مجذوبون کے
پاس بیٹہنے سے نقصان پہونچتا ہے اور فرمانے لگے کہ وہ میرے پاس
آتے ہین تو نماز بہی پڑہتے ہین اور عورتونکی تجلی پر جو اونکا دل آیا تو یہہ
محبت پاک بہی ہوتی ہے بعض وقت اپنی ہی بی بی کے ساتہہ اختلاط منع ہی
عرض کیا کہ کب حکم ہوا کہ حالت حیض مین مخالطت منع ہی غیر کے حسن کے
دیکہنے والے کتنے بہشتی ہوگئے اللہ جمیل ویحب الجمال مشہور ہے
غرض حضرت کی یہ تہی کہ توجیہ ہر مسلمان کے فعل کی کرے حاجی صاحب
موصوف فقط جمال کے نظارہ پر محض مظہر صفت آلہی سمجہکر متوجہ ہوئے
اور بواسطہ اسکے ذات حق مین ڈوب گئے تو کیا نقصان ہوا ایکمرتبہ
ہمنے عرض کیا کہ حضرت یہ مسئلہ نسا ہی عجیب ہے یعنی تجلی حسن کی انیر ہے اور
اور مظہر صفت اسم الباطن کی بیشک ہین چنانچہ حضرت مجدد رضہ بہی لکہتے ہین
کہ جلوۂ محبوبیت انیر ہے حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ بھی جواب مین لکھتے ہین
کہ تجلی محبوبیت کی بیشک انیر ہے فرمایا ٹہیک ہی اور آپنے فرمایا کہ گھورا
مت کرو احیانا نظر پڑجائے تو کچہہ مضائقہ نہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی نظر مبارک جمال پر زوجہ زید بن ثابت کی پڑی تو آپنے فَتَبَارَكَ اللّٰهُ

اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ پڑھا تم بھی پڑھ لیا کرو ؂

ہر چہ گیرد علتے علت شود	کفر گیرد کاملے ملت شود ؂
کار پاکان را قیاس از خود مگیر	گرچہ ماند در نوشتن شیر شیر
شیر آن باشد کہ اندر بادیہ	شیر آن باشد کہ اندر بادیہ
آن یکی شیر یکہ مردم میخورد	وان دگر شیر یکہ مردم میخورد
آنچنان دیوانگی بگسست بند	کہ ہمہ دیوانگان پندم دہند
ہمسری با انبیا بر داشتند	اولیا را ہمچو خود پنداشتند

ایکبار ہمنے عرض کیا کہ حضرت اس زمانہ کے آدمی اعتراض کرتے ہین کہ حضرت مولانا کا سب عمل سنت پر ہے مگر مخلوق سے اسقدر بگڑنا یہ کیسی سنت ہے آپنے مسکرا کر فرمایا کہ میان ادہر آؤ اور کان مین فرمایا کہ اوپر کے جی سے مین کڑکا کرتا ہون اور ہمنے اپنے خالق سے پہلے ہی دعا کرلی ہے کہ جسکے لیے مین بددعا کرون وہ دعا سمجھی جائے ورنہ ہجوم خلق سے نماز پڑھنا مشکل ہو دہقانی لوگ بہت تنگ کرین شعر نور میان صاحب ؂

دیوانگی بھی اپنی ہی تجویز عقل ہے	دانائیون سے بہنتے ہین نادانیون مین ہم
جا ای خیال غیر کہ فرصت یہان نہین	ہین جلوۂ نگار کی مہمانیون مین ہم

راقم الحروف نے کتب تصوف مین دیکھا ہے کہ ہر ایک صوفیۂ کرام کا مشرب مختلف رہا ہے مگر نیت خالصہ مین اتحاد ہے ترجمہ مکیہ مین لکھا ہے کہ فیضان

شیخ کے لیے ہیبت کا ہونا بہی ضروری ہے جس مرید پر ہیبت اور ادب کا
غلبہ نہین ہے اوسکو بہت بڑا نقصان ہی مرید کو نفع نہین پہونچ سکتا ہے
یہانتک کہ شیخ کے مصلے پر اپنی نماز نفل کو ادا نہ کرے آپنے جناب
احمد میان صاحب کی والدۂ مطہرہ کا ذکر فرمایا کہ وہ ایسی بزرگ تہین
کہ گہر مین ہم اور وہ بیٹہے تہے کہ تمام مکان مین خوشبو پہیلگئی اور
ان آنکہونسے بیداری مین پیغمبر علیہ السلام کو دیکہا بلکہ خوف سے
اندر کو ٹہیکے گہس گئین وہ ایک بزرگ عورت تہین پچاس برس ہماری اور
اونکی سنگت رہی اسی راقم کو کچہہ وسوسہ دل مین آیا آپکو مکاشفہ سے
معلوم ہوا بڑے جلال مین آئے اور فرمایا کہ بعضی بات کہنے کی نہین
ہوتی کسی سے کہنا نہین اسطرحکا جملہ اکثر فرما دیتے تہے بہرکیف فرمایا
کہ درود کی کثرت وہ چیز ہے کہ جنابت کی حالت مین ہمنے حضرت کی زیارت کی
ہمنے عرض کیا کہ حضور نے اہل وعیال کو بذریعۂ نوکری چاکری کے
رزق پہونچایا ہے یا بذریعۂ توکل کے جواب مین اسکے آپنے فرمایا کہ ہمنے
کبہی نوکری نہین کی مگر جب مین دہلی گیا تو البتہ کتاب صحیح کرنیکے لیے لوگ
کچہہ مقرر کر دیتے تہے دو ڈہائی روپیہ کم وبیش مزدوری فرمائی۔ ایکبار
ارشاد ہوا کہ اب فرنگیون نے منی آڈر جاری کیے ہین پہلے یہ سب نہین تہے
مگر ہان ہمارے پیر ومرشد حضرت شاہ آفاق صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

کہ لاؤ میان فضل رحمن تمہاری والدہ کو روپیہ پہونچا دین تین یا پانچ
روپیہ فرمائے ظہر کے وقت اپنی کرامت سے والدہ صاحبہ کے پاس
پہونچے اور آواز دیا کہ فلان شخص نے یہ روپیہ دیا ہے اور پھر آپ مسجد
مین موجود تھے۔ ایکبار ہمنے عرض کیا کہ حضرت دس بارہ برس پہلے
کھانیمین بڑا لطف آتا تھا اب یہان کے کھانیمین وہ لطف نہین آپ پر
کیفیت غم کی طاری ہوئی اور آہ کر کے دیوار سے لگ گئے فرمایا کہ مجھکو
چھوڑ کر چلی گئین میان اونہین کی برکت تھی وہ بزرگ تھین اور ماما اونکی
ساتھہ کی نمازی تہجد گزار تھی فرمایا کہ گھر مین ہر وقت باوضو رہتی تہین
اور پکانیوالی وضو سے پکاتی تھی۔ ایکبار بخاری شریف کا سبق ہوتا تہا
بڑے بڑے لوگ اوسمین موجود تہے کسی نے پوچھا کہ وجود حضرت
خضر علیہ السلام کا ثابت ہے یا نہین آپ نے فرمایا کہ اسمین بزرگون
کا اختلاف ہے اور ہمنے ایکبار زیارت بھی کی ہے بیچ جنگل مین بھوکا
تہا کہ ایک شخص سبز عمامہ باندھے کھانا لائے ایسا کھانا اور پانی
نہین پیا تہا جب مین دہلی گیا تو اوسوقت کے بزرگون سے بیان کیا
اونہون نے کہا کہ وہ سبز عمامہ باندھے خضر علیہ السلام تہے ہمکو
بہت افسوس ہوا اور فرمایا کہ بعض بزرگ ایسے تہے کہ لطف توحید
مین آکر فرماتے تہے کہ یا حضرت خضر اسوقت تشریف لیجائیے

ایک مرتبہ آپکی خدمت مین جناب حاجی وارث علی صاحب رح کی
شکایت آئی کہ خلاف شرع ہین فرمایا کہ میان کسیکو برا نہ سمجھو ایک کافر
مرگیا مگر باطن مین مسلمان تہا ہمکو خواب مین دکہلایا کہ مین خوش ہون
نہین معلوم کون کس حالت مین رہتا ہے رنڈیان تو مجھسے بہی مرید ہوئین
مگر بسر اوقات اپنی چرخی وغیرہ پر رکھتی ہین ہمنے عرض کیا کہ حضرت حاجی
صاحب کی مرید رنڈیان تو ابتک ناچ کرتی ہین فرمایا کہ حرام کرتی ہین
سزا پاوینگی۔ ظہر کے وقت سبق بخاری شریف کا پیش ہوا جب حضرت
ابراہیم علیہ السلام کا ذکر آیا تو ایک مولوی صاحب سے آپنے فرمایا
کہ تمنے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خواب مین دیکہا ہی اونہون نی کہا
کہ جی نہین آپکی جب شفقت ہوگی تو زیارت ہوجائیگی فرمایا کہ خدا کا
فضل چاہیے ہمسے کیا ہوسکتا ہے۔ راقم کی طرف متوجہ ہوئے کہ کسی نے
خواب مین حضرت خضر علیہ السلام کی اس مجلس کے لوگون مین سے زیارت
کی ہی راقم نے عرض کیا کہ درود لقای حضرت ابراہیم علیہ السلام جو آپنے
تعلیم فرمایا تہا پڑھکر سورہا بجای حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حضرت خضر
علیہ السلام کی زیارت ہوئی ارشاد ہوا کہ سچ ہی پہر عرض کیا کہ اس درود
مین کسی لفظ مین شبہہ تہا عریضہ بدریافت اوسکے بہیجا جواب سے
اوسکے محروم رہا۔ درباب سود کے ارشاد ہوا کہ جسقدر ہوسکے پڑہو عرض کیا

کہ حضور نے کونسا عمل عمدہ فرمایا ہے کہ اس درجہ کو پہونچے ارشاد ہوا
کہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنے سے

آمدی از بحر وحدت خوش لقا	اے محمدؐ جان من بر تو فدا

ایکبار ارشاد ہوا کہ گنگا اور جمنا دونوں ایک بزرگ کا نام لیا کہ اونکی
ملاقات کو آئین تھین راقم کہتا ہے غالباً حقیقت گنگا اور جمنا آپکے
پاس حاضر ہوئی ہون۔ ارشاد ہوا کہ ایکبار درمیان دہلی اور مرادآباد
کے ایک بزرگ سے ملاقات ہوئی دہلی مین جب ہم پہونچے تو وہان
کے بزرگون نے کہا کہ تمسے حضرت خضر سے ملاقات ہوئی تھی ہمارے
اطراف بہار مین ایک مولوی صاحب بڑے خاندانی ہین اونکی نوجوان بی بی
کا انتقال ہوا اونکا مزاج خراب ہوگیا اور ہر وقت یہ خیال ہوتا تھا کہ
وہ چلی آتی ہین چنانچہ ایک چہار دیواری کھینچنے کا عزم ہوا تا کہ بہار یطرف
چلی نہ آوین بالآخر مرادآباد شریف پہونچے اور حضرت مولانا صاحب
سے کہنے نہین پائے تھے کہ خیال دل سے جاتا رہا پھر فرمایا کہ درود
بکثرت پڑھو کہ جو کچھ ہمنے پایا درود سے پایا اور درود یہ تھا اَللّٰھُمَّ
صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ۔ کسی نے آپکے سامنے
شکایت غیر مقلدین کی بیان کی کہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ
بے ادبی کرتے ہین آپنے کمال رنج اور جلال مین فرمایا کہ انکو چھوڑا فضی ہو

اور ہمیشہ جھگڑے اور مناظرے جو لوگ آپس مین مقلدین غیر مقلدین کیا کرتے ہین تم ہرگز نکرنا قلب سیاہ ہو جاتا ہے شعر نور میان صاحب

نیو چہور رسم و راہِ عاشقان اہی مدرسے والو	معافی کا نہین کچہو واسطے پروانہ آتا ہے
اگار کہا ہی دلکو ہمنی اپنی خانۂ تن مین	عجب روشن ہے جس سے جلوۂ جانانہ آتا ہے
نہین میخانۂ الفت سی بہتر کوئی جا ایدل	سنا ہی ساقی کوثر کا یہان پیمانہ آتا ہے

کسی نے بیان کیا کہ خواب مین دیکہا ہی کہ آرہ کی جامع مسجد کے بیچ در مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکہتے ہین مگر چہرہ مبارک پر گوشت نہین ہی اور ہمنے بہی عرض کیا کہ ہمنے اپنے مکانمین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکہا ایسی حالت مین کہ آپکی روح قبض ہورہی تہی اور صحابہ بہی کہڑے ستہے آپنے فرمایا کہ آجکل جو آپس مین جہگڑا ہو رہا ہی اور حدیث و فقہ کے ساتہہ بے ادبی کرتے ہین اسوجہ سے حضرت صلعم کو بڑا صدمہ ہی اس مسجد مین امام شافعی رح اور امام اعظم رح تشریف لاتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ کیا ہو گیا سخت فتنہ برپا ہوا فرمایا کہ ہین خود حنفی المذہب ہون اور احتیاط حنفیت مین ہی بڑے بڑے اولیاء اللہ مذہب حنفی مین تہے ایکبار آپنے حدیث کے فیضان کو فرمایا کہ شیخ عبد الحق محدث ہمان حدیث شریف پڑھاتے تہے ایک بزرگ نے دیکہا کہ وہان انوار آسمان سے زمین تک نازل ہو رہے ہین دریافت کیا

تو معلوم ہوا کہ یہان درس حدیث ہوتا تہا اب وہان گنوار رہتے ہین
مولوی نذیر حسین صاحب نے حضرت قبلہ رض کو بڑی تعظیم سے خط لکہا تہا
اور اپنے بہانجے یا بہتیجے کو مرید کروانے بہیجا تہا اور لکہا تہا کہ یہ آپکے
شوق مین حاضر ہوتے ہین درویشی کی تعلیم انکو فرمایئے آپنے اونکو
مرید کیا اور اللہ کا نام بتلایا - ایک مرتبہ مسئلہ وحدت الوجود کا ذکر آیا حضرت
سے عرض کیا کہ اس مسئلہ مین لوگ مجہکو بہت چہیڑتے ہین فرمایا کہ اس
مسئلہ مین ہرگز خیال نکرو جو کوئی تمسے کہے اوسکو کہو کہ وحدۃ الوجود کے
معنے یہ ہین کہ خدا اپنے وجود مین واحد ہے فرمایا کہ وہ وحدہ لاشریک
ہے اور بیچون وبیچگون ہے اور فرمایا کہ آفتاب مین اور چراغ مین دونون
مین نور ہے مگر آفتاب کی روشنی کو چراغ کی روشنی سے کیا مناسبت ہے
یہ بہی فرمایا کہ تمام آسمان زمین مین اوسی کا نور ہے ؎

خدا سے ڈری تو سوادی تری الف سے لیشانکا	جو آنکہین ہین تو نظارہ ہو ایسے سنبلستانکا
وہ زلفین کہولکر میرے جنازہ پر یہ کہتی ہین	مسافر پہنس گیا ہے دام مین شہر خموشانکا
آرزو دارم کہ مہمانت کنم	جان و دل ای دوست قربانت کنم
گر کمر بندی بخدمت ہمچو مور	ملکہا بخشم سلیمانت کنم

وہ یگانہ ہے وہ یکتا اوسے کون دیکہہ سکتا
جو دوئی کی بو بہی ہوتی تو کہین دوچار ہوتا

کسی نے حضرت مولانا قدس سرہ سے پوچھا کہ حضرت شاہ محمد آفاق قدس سرہ اس مسئلہ مین کیا فرماتے تھے آپنے ٹالدیا اور یہ فرمایا کہ خدا ایک اور رسول برحق اسکے سوا کچھہ نہین فرماتے تھے۔ نور میاں صاحب نے نقل کیا کہ ایک مجددی نے حضرت سے وحدت وجود و شہود کا سوال کیا تھا آپنے فرمایا کہ ہمارے حضرت کے یہان ان باتون کا ذکر نہین مسئلہ مسائل کا ذکر ہے فقط اسمین شک نہین کہ یہ دونون مسئلہ مذہب اولیاء اللہ کے ہین ہماری فہم سے باہر ہین حقائق کے مسئلہ مین مبتدی یکایک آپڑتے ہین باوجودیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکے لیے مبعوث نہین ایمان اجمالی کافی ہے عشق و محبت حضرت حق سے پیدا کرنا البتہ اتفاقی ہے جناب حضرت شاہ امداد اللہ صاحب سے مین جب مکہ معظمہ مین مثنوی پڑہتا تہا تو آپ نے ایک روز جوش مین آکر مسائل حقائق کو نہایت ادب کے لباس مین بیان فرمایا کہ اکثر کی سمجھہ مین نہین آیا کیونکہ لوگ اسکے قابل نتھے گویا نابالغ تھے صفات کے ظہور مین آپنے فرمایا کہ ہادی اگر کوئی تشکل اختیار کرے تو یہی صورت امدادیہ وغیرہ اختیار کرے اور پھر کچھہ حقیقت کعبہ اور حقیقت محمدی کا ذکر آیا کہ مولانا شاہ عبد الغنی علیہ الرحمۃ نے مدینہ منورہ مین کسی اہل استغنا سے فرمایا تہا کہ شاہ امداد اللہ صاحب

سے بہی دستخط کروالو آپ کے پاس جب پہونچا آپنے پہلے معذرت کی
کہ ہماری استعداد اسکے سمجہنے کی نہین ہے جب اصرار ہوا تب آپکو غصہ
آگیا کہ حقیقت محمدی ہر حقیقت سے بڑہی ہوئی ہے ادنی نفس مومن
حقیقت کعبہ سے بڑہا ہوا ہے اور حدیث کا یہی مضمون ہی پہر جب
آپ پر حقیقت صلوٰۃ و صوم کہلے گی تو اوسوقت پہر اسکو سب پر بڑہاوینگے
یہ کہکر آپنے سکوت کیا ہان اوپر کے مسئلہ حقائق کے بیان کے وقت آپنے
یہ بہی فرمایا کہ اتنا کبہی مین نہین بولا تہا ہماری طرف اشارہ کر کے فرمایا
کہ انکی کشش نے اسقدر آج بلوایا بعد اوسکے ہند کے طالبونکی شکایت
بیان فرمائی کہ پہلے پہلے جب اس مسئلہ مین نیا آدمی آتا ہی چونکہ کوئی لفظ
اوسکو ملتا نہین کیونکہ یہ کیفیت ہی تب زندیق ہو جانیکا اوسکے خوف
ہے اس مسئلہ وحدۃ الوجود کے لیے کوئی لفظ مقرر نہین آپنے اوپر کی
تقریر کے ساتہہ یہ بہی فرمایا تہا کہ قرآن تام معنی کا ہی مگر اوس معنی کا
اس شکل مین ظہور ہوا مثلاً معنے الحمد عالم امریت تہا اب جب عالم خلق
مین آیا تو بصورت الف لام ح م دال کے ظہور ہوا اب اس لفظ کی بہی
عظمت ہو گئی اور قرآن کہلایا یہانتک کہ کاغذ جس مین ظہور لفظ
کا ہوا اوسکی بہی عظمت ہوئی فقط ایک مرتبہ آپنے فرمایا کہ صحابہ کا توکل
اس مرتبہ کا تہا کہ آٹہہ دن کے بھوکے تہے اور لڑائی سے واپس آتی تہی

گانووالون نے سمجہا کہ محمد صاحب کا لشکر بہو کا آتا ہی کہجورون کو
لوٹ لینگے مگر جب یہ لوگ گانو پر پہونچے تو باوجودیکہ درختونمین کہجورین
بہرین تہین مگر کسی نے نگاہ اوٹہاکر نہین دیکہا کیونکہ بغیر جہاد کے لوٹ
نہین کرتے تہے نفس کی غذا یعنی حرص سے بری تہے ایک مرتبہ فرمایا
کہ ایک درویش کی ملاقات کو ایک شخص آئے اونکے کوٹہون کی کہڑکیون
مین حسین حسین عورتونکو زیورسے مرصع کہ جہانک رہین تہین دیکہا انکو
کمال رنج ہوا بعد ملاقات کے یہ ذکر بہی کیا کہ آپ کے مکان کی عورتین
بڑی بے غیرت ہین کہ کہڑکی سے جہانکتی ہین درویش نے کہا کہ جائیے
دیکہیے اسمین کوئی عورت نہین مین اہل وعیال نہین رکہتا ہون جاکر دیکہا
تو کچہہ نہین تہا تب وہ سخت پریشان ہوئے درویش نے کہا کہ حورین
میری ملاقات کو بہشت سے آئین تہین انکو ہمسے محبت تہی تمکو بہی
میرے سبب سے نظر آگئین آپ سے جب ہم لوگ اس قسم کی حکایت پر پوچہتے
تہے کہ یہ کیا نسبت ہے ہملوگونکو کیسی حاصل ہوگی اوسکے جواب مین ہمیشہ
یہی فرماتے تہے کہ بغیر فضل آلہی کچہہ نہین ہوتا ہے سنا ہی کہ حضرت مجدد
الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ جب حضرت باقی باللہ رح کی ملاقات کو آئے تو بعض
لڑکے حضرت مجدد صاحب اور بعض حضرت باقی باللہ رح کے نماز مغرب کے
وقت کہ نماز جماعت سے ہورہی تہی لڑکون نے کہیل شروع کیا کہ نمازیون

کے جوتے برابر کرکے رکھو ایک لڑکے نے کہا کہ اسطرح سے نہین بلکہ دوزخی کے جوتے کو نیچے سیڑھی کے رکھو اور بہشتی کے اوپر رکھو بعد نماز حضرت باقی باللہ رح نے خادم سے کہا کہ دو پیسہ کی روٹی ان بچون کو بازار سے لاکر کھلا دو جب کھلائی گئی وہ کشف جاتا رہا بتایئے کہ اون بچون نے کون سی ریاضت کی تہی اور اس سے یہ بہی معلوم ہوا کہ بازار کی چیز سخت مکروہ ہی اسیطرح جب شاہ امداد اللہ صاحب ہندوستان مین حلقہ کرکے توجہ دیتے تھے تو ایک دہقانی کا لڑکا بہی بٹھلایا گیا او سپر مقام شہدا کھلگیا کتنے سر کٹے کٹے نظر آتے تہے وہ لڑکا چیخا اسکے افشا پر ڈانٹ دیا گیا ایکدن ہمنے ذکر مراقبہ معیت و اقربیت کا کیا کہ اس زمانہ مین لوگ نہایت فخر سے ذکر کرتے ہین کہ ہم لوگون مین مراقبہ معیت و اقربیت وغیرہ کا ہوتا ہے اور تم لوگون مین کم ہوتا ہے حضرت نے فرمایا وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيفَةً پس یہ تو قرآن شریف سے ثابت ہے، ایک مرتبہ آپنے فرمایا کہ جو ذکر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلا اوسکو سب پر فضیلت ہے جیسے اللہ الصمد پانچسو مرتبہ حضرات چشتیہ مین مقرر ہے کہ بعد ظہر کے پڑہے فرمایا کہ پڑہنا جائز ہے مگر قل ہو اللہ احد الخ پڑہنا حدیث سے ثابت ہی اسکا فیضان اور قسم کا ہی ہمنے بعد وفات حضرت قبلہ رض کے خواب مین دیکھا کہ آپ مسجد سے چلے آتے ہین اور

پیچھے پیچھے جناب احمد میان صاحب میلا کپڑا پہنے ہوئے مثل ماتمزدون کے
ہین فرمایا کہ سب پردے مین آئے مگر تم نہین آئے یہانتک کہ آپ مقبرہ
مین چلے گئے اور خواب مین ہم روئے اور جواب دیا کہ حضرت اسلیئے نہین گئے
کہ خدانخواستہ آپکی عظمت نہین تہی بلکہ اسلیئے کہ حضور کا مزار دیکہا نہین
جاویگا فقط آخر مین مزار پر حاضر ہوا پہلے حضرت احمد میان صاحب
کی زیارت ہوئی ہم وہ لپٹ کر خوب روئے ع

کشتۂ کہ عشق دارد نگذارد بدینسان بجنازہ گر نیائی بمزار خواہی آمد

ایک مرتبہ آپنے فرمایا کہ کسی کا مرید اگر کسی دوسرے مشائخ کے پاس جاوے
جو شیخ اول سے دونون تعلق رکہتے ہون تو شیخ کا فیضان بواسطہ
اسکے آتا ہے چنانچہ ایکبار جناب مولانا احمد حسن صاحب نے جناب شاہ
امداد اللہ صاحب کو لکہا تہا کہ چونکہ آپ بہت دور رہتے ہین اور
حضرت مولانا صاحب قریب رہتے ہین اسلیئے اگر آپکی اجازت ہو تو
مولانا مدظلہ سے بیعت و استفادہ کرین مجہسے بہی مولانا احمد حسن
صاحب نے حضرت مولانا رضہ سے کہلوایا تہا کہ مرید کرلین آپنے انکار فرمایا
بہرکیف جناب شاہ امداد اللہ صاحب نے مجہسے فرمایا کہ مولوی احمد حسن
صاحب سے کہدینا کہ جہان تمکو نفع ہو وہان سے حاصل کرو اور تمنے جو لکہا ہے
کہ جب ہم مولانا صاحب کے یہان پہونچے تو ایک تجلی نظر آئی وہ تجلی برقی تہی

اور وہ فیضان بصورت تجلی حقیقت مین شیخ اول کاتہا یعنی حضرت شاہ محمد آفاق
صاحب رض کا۔ آپنی تفکر کی بہت تعریف کی کہ منازل توحید اس سے بہت طے
ہوتے ہین مثل اس آیت کے کہ آیۃ لھم الارض المیتۃ دوسرے والشمس
تجری لمستقر لھا فرمایا کہ ہر کس وناکس سے ملنے جلنے مین عالم ہی
کیون نہو قبض ہوجاتا ہے ناجنس سے ہرگز نہین ملے فقیر کو بجز شاہ امداد اللہ
صاحب کے کسی سے ملنے کی اجازت نہین دی ایک بار ہمنے عرض
کیا کہ دنیا کی واسطے ہمکو دعا مانگتے شرم آتی ہی ارشاد ہوا کہ اللہ تعالی
نے فرمایا ہے رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ
حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ شعر حضرت خواجہ بہاء الدین صاحب دام برکاتہ
غریق بحر وحدت ام بگرداب در افتادہ + ہزاران موج از ان
خیزد بہر موجش گرفتارم + مولوی نور محمد صاحب مدرس فتحپوری فرماتے تھے
کہ ایک بار زمانہ قربانی کا تہا کہ ہم حاضر خدمت ہوئے اتفاق سے
کہانا آیا اور اوسمین گای کا گوشت بہی تہا فرمایا کہ آؤ یہ گوشت کہاؤ
کہ حلال ہے پھر دوسرے دن پنجشنبہ کا دن تہا کہانا آیا فرمایا کہ آجکے
دن بزرگان دین نے اسکے کہانے سے احتراز کیا ہے آیکبار
ہم مرادآباد شریف پہونچے ہم نے مقبرہ مین چارپائی اوسی جگہہ
تبرکا بچہائی جہان حضرت آرام فرماتے تہے بیس بائیس آدمی گورکھپور کے

حضرت کے مرید ہوئے مگر ہیبت سے کچھ ورد وظیفہ حضرت سے
پوچھہ نہ سکے وہان سے آکر آپس مین قیل و قال کر رہے تھے ہمنے پوچھا
کیون بحث کرتے ہو اونہون نے حال بیان کیا کہ ہم کچھہ نہین پوچھ سکے
پھر ہمنے کہا کہ جس شخص کو جو بات پوچھنا ہو ہمسے پوچھے چنانچہ ہر شخص نے
مختلف باتین وظائف وغیرہ کی پوچھین ہمنے حسب حال ہر ایک کے
تعلیم کر دیا بہت نذر جمع ہو گئی حضرت احمد میان صاحب اور حضرت قبلہ رضہ
کو معلوم ہوا تو بہت خوش ہوئے۔ شاہ محمد مونگیری نے ہمسے بیان کیا
کہ حضرت نے علالت مین ایک مسئلہ شافعیہ پر عمل فرمایا جب ہم حاضر
ہوئے تو ہمنے عرض کیا کہ اس مسئلہ مین حضور کے عمل کرنے سے ہمکو
خطرہ ہوا حضرت نے فرمایا کہ امام شافعی رحمہ اللہ کی ہمکو زیارت ہوئی
فرمایا کہ تم بیمار ہو اس مسئلہ مین ہماری طریقہ پر عمل کر لو ہمنے کہا کہ بہت
اچھا آداب اسوجہ سے ہمنے عمل کر لیا جب دوسری بار ہم حاضر ہوئے
تو پھر ہمنے اسی مسئلہ کو حضرت سے پوچھا کہ اس مسئلہ مین امام شافعی
رحمہ اللہ کو تفرد ہے اور قوی مسئلہ حنفیہ کا ہے فرمایا کہ اچھا ہوا تم آئے
ہمکو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی زیارت ہوئی اور فرمایا کہ وہ لڑکا اس مسئلہ
مین حق کہتا ہے پھر ارشاد ہوا کہ ہمنے بسبب علالت کے عمل کر لیا تھا
اب بطریق حنفیہ ہمیشہ عمل کیا کرینگے اور راقم کو حضرت نے کلمات حضرت علی رضہ

رضی اللہ عنہ سے ایسا کلمہ بہی فرمایا تہا جس سے ہمکو اپنے سید ہونیکا اور
اونکی محبت کا یقین ہوگیا ہمنے عرض کیا کہ اس کلمہ کو لکہدیجیے کہ قیامت
کے روز اسی کے ذریعہ سے بخشایش چاہینگے اسپر آپ بہت خوش
ہوئے اور ہمیشہ بعد اس حکایت کے بہت محبت سے پیش آتے تہے
یہانتک کہ ایکبار مجمع عام مین آپنے اپنی چار پائی پر مجھکو بٹہلایا اسیکے
بعد ایک بار شیخ احمد مکی صاحب سے آپنے فرمایا تہا کہ تم انسے بہی ملتے
ہو اونہون نے کہا محل مین رہتے ہین انسے کیونکر مل سکتے ہین اور باہر
بگہیون مین پہرتے ہین حضرت نے فرمایا کہ یہ بادشاہ ہین ہم تم سب انکی
رعیت ہین بعد ازان آپنے بمقابلہ مولوی سلیمان صاحب وغیرہ کے ہاتہہ
اوٹہاکر دعا فرمائی کہ الٰہی انکی بگہی اور جوڑی اور محل سب انکو ہمیشہ میسر رہے
بموجب وَ اَمَّا بِنِعۡمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثۡ کے یہ سب لکھا گیا اور پورا سید
ہونا ہمارا اسسے واضح ہوا۔ ایکبار ہمنے وقت رخصت کے عرض کیا کہ کچہہ
نصیحت فرمائیے آپنے فرمایا واذکر اللہ عند کل شجر وحجر یہ اشارہ
طرف ذکر دائمی کے تہا اور کتاب حدیث نسائی شریف کو کچہہ پڑھواکر
مجھکو دیا اور فرمایا کہ ہر روز کچہہ پڑہ لیا کرو یہ کتاب حضرت
کے دست مبارک کی صحیح کی ہوئی ہے ایک مرید نے حضرت قبلہؒ
سے عرض کیا کہ آپ کتابین دیکہا نہین کرتے اور ہر ایک سوال کا فوراً جواب

شافی فرما دیتے ہین حضرت نے فرمایا کہ مجھکو حضرت علی رضخود بتلا جاتی ہیں

وصل

باب ارشادات متفرقہ تمامی پر تھا کہ بعض روایات دیگر تحقیق مین آئین لہذا درج ہوتی ہین درالمعارف مؤلفہ شاہ رؤف احمد صاحب مجددی مشتمل بر ملفوظات حضرت شاہ غلام علیصاحب علیہ الرحمہ ہے اون ملفوظات مین یہ تذکرہ سر دفتر اولیاء اللہ حضرت خواجہ ضیاء اللہ رضی اللہ تعالی عنہ کا نظر سے گذرا در تعریف حضرت خواجہ ضیاء اللہ کہ از اعاظم خلفاء حضرت قبلۂ عالم بودند فرمودند کہ ہر کہ دیدن نسبت مجددی مجسم خواہد حضرت خواجہ ضیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ راببیند ونیز فرمودند کہ حضرت خواجہ ضیاء اللہ در آخر شب گریہ وزاری میکردند و مردمان را زجر و تنبیہہا بیدار میساختند ومیگفتند کہ ای وای برشما کہ دعوی محبت آلہی مینمید و یار و محبوب شما بیدار ست و متوجہ بشماست وشما خفتہ اید و غافل از و در دعوی محبت شما دروغگوا اید والا حال عاشقان این ست ؎

مجنون بخیال زلف لیلی در دشت	در دشت بجستجوی لیلی میگشت
میگشت بدشت بر زبانش لیلی	لیلی میگفت تا زبانش میگشت

تذکرۂ اعلیحضرت شاہ آفاق رضی اللہ تعالے عنہ

ایکبار اعلیحضرت رض کا اثنای سفر مین مکن پور سے گذر ہوا آپ مزار

شریف حضرت شاہ مدار رضی اللہ عنہ پر ایک ایک پہر مراقب بیٹھتے تھے
کھانا اون دنون ترک ہوگیا تھا فقط اعلیحضرت رضؓ سے مولوی محبوب علی صاحب
دہلوی و مولوی نصیر الدین صاحب ثانی اور حضرات علما سے چار شخص اور
یہ سب لوگ ایکوقت مین مرید ہوئے ایک عورت سنے اعلیحضرت رضؓ کی خدمت
مین اولاد کی درخواست کے آپنے اگال پان کا عنایت فرمایا وہ عورت
اگال وہین بوریے کے نیچے رکھکر چلی گئین پھر چار پانچ مہینے مین آئین
اور اولاد کی درخواست کی حضرت نے فرمایا بوریا اوٹھا کر دیکھو اونہون
نے بوریا اوٹھا کر دیکھا تو وہی اگال بچہ ایک بالشت کا بنکر رہ گیا تھا

گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود	گفتۂ او گفتۂ اللہ بود

شعر حضرت خواجہ بہار الدین صاحب خلیفہ اعلیحضرت رضؓ

یقینم شد بحمد اللہ کہ من زان روح یزدانم	چو خود فرمود در قرآن نفخت فیہ من روحی

حضرت خواجہ ضیاء الدین صاحب علیہ الرحمہ

برادر خرد حضرت خواجہ بہار الدین صاحب آپکو بیعت و اجازت جناب
اعلیحضرت رضؓ سے تھی تعلیم تلقین حضرت خواجہ علاء الدین علیہ الرحمہ سے
پائی تھی آپ وعظ فرمایا کرتے تھے خود آپکا مدرسہ تھا درس حدیث و فقہ
و تصوف کا دیا کرتے تھے حلقۂ توجہ بھی ہوتا تھا اوائل مین تیس تیس
آدمی حلقہ مین بیٹھتے تھے حضرت کی گزران توکل پر تھی اور نواب چھتاری

آپ کی خدمت کیا کرتا تھا حضرت باقی باللہ رضہ کے مزار کے پاس سامنے مسجد کے آپکے قبر شریف ہی۔ ایک شخص آپکو غائبانہ سخت و درشت کہا کرتا تھا اور کسی بیشرع ننگے فقیر کا معتقد تھا حضرت سے جب کہا گیا آپ ہنس دیتے تھے جب باصرار عرض کیا گیا فرمایا کہ اوسکو کسی طرح سے یہان سے لے آؤ جب آپکے سامنے لائے اوسپر ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ فوراً مرید ہو گیا اور صاحب صوم وصلوٰۃ تمام عمر رہا کہتا تھا کہ جب حضرت کو مینے چہرہ مین دیکھا تو معلوم ہوا کہ کوئی شیر بیٹھا ہے ؎

ہیبت حق ست این از خلق نیست	ہیبت این مرد صاحب دلق نیست

ایکبار پانچ چھہ آدمی آپکے مارنے کے قصد سے آئے جب سامنا ہوا تو فوراً مرید ہو گئے ایک روز قریب عصر کے ایک پیر مرد حاضر ہوئے اور بیان کیا کہ میرا لڑکا کہین چلا گیا ہے اوسکی بیبی مین اور اوسکی والدہ سب پریشان ہین حضرت رضہ نے فرمایا کہ اوسکو خدا لے آویگا عرض کیا کہ کچھہ پڑھنے کو بتا دیجیے فرمایا کہ اچھا گیارہ بار درود اور پچیس بار سورہ والضحی مع بسم اللہ اور پچیس بار یہ دعا اللھم رد علی ضالتی پھر پچیس بار سورہ والضحی مع بسم اللہ اور درود گیارہ بار پڑھو صبح کو وہ صاحب آئے اور عرض کیا کہ شب کو عشا کے وقت میرا لڑکا آگیا اور اوسنے بیان کیا کہ مین بائیس میل چلکر آیا ہون عصر کے وقت میرا جی گھبرایا اور یہی خیال آیا کہ گھر کو چلو راستہ مین تیز رفتار ہو گیا تھا

کہ اسوقت آن پہونچا۔ ایک مسماۃ نے اپنے فرزند کو آپکی خدمت مین بہیجا کہ میرا داماد خفا ہوکر چلا گیا آپ کچھہ وظیفہ بتلائین کہ وہ بغیر میرے بلائی خود چلا آئے حضرت نے فرمایا بعد نماز عشا کے دوسو بار پڑہو یا مقلب القلوب والابصار قلب قلبہ الی الخیر اوسکے گھر کیطرف پڑہتے وقت مونہہ کرکے بیٹھنا اللہ تعالے اوسکو لے آئیگا اول و آخر درود اسمین بہی بتایا تہا صبح کو اوسنے کہلا بہیجا کہ حضرت کی برکت سے میرا داماد نماز کے وقت صبح کو آگیا اور مجھسے اپنی قصور کی معافی چاہی حضرت ملا احمد صاحب دہلوی علیہ الرحمہ خلفاء اعلحضرت رض سے تہے تہجد گزار اور جبتک طاقت رہی پنجگانہ نماز جامع مسجد دہلی مین ادا فرماتے تہے آخر عمر مین حج کو روانہ ہوئے اور جدہ سے پیادہ پا مدینہ منورہ گئے اور وہان سے بیت اللہ شریف لائے جب حج کرکے دہلی مین آئے وہین انتقال فرمایا لوگون نے بعد تجہیز و تکفین کے کسی مقام پر ارادہ دفن کرنیکا کیا لیکن جب قبر کہودی گئی کوئی لاش نکل آئی اور ایک قبر بعد کہودنیکے ڈہا گئی پہر ایک قبر کہودی گئی اوسمین بہی لاش نکل آئی یہانتک کہ دن تمامی کے قریب آگیا آخر اونکی فرزند نے ظاہر کیا کہ انکی وصیت تہی کہ پائین مزار حضرت باقی باللہ رض کی دفن کرنا لیکن اونہون نے پہلے سے اسوجہ سے ظاہر نہین کیا تہا کہ تکلیف صرف کسیکو نکرنا پڑے بالجملہ وہان ایک شخص حاضر تہے کہ اونہون نے پائین مزار حضرت باقی باللہ رض کے زمین قبر کے واسطے خرید لی تہی وہ شخص بولے کہ مینے وہ زمین خدا کے واسطے انکو دیدی چنانچہ وہین آپ کو دفن کردیا علیہ الرحمۃ

باب پانچوان کرامات مین حضرت قبلہ رضی اللہ عنہ کے

ایکبار ہم اور شاہ احمد سعید صاحب اور شاہ عبد اللطیف صاحب مونگیر سے
بعزم مراد آباد چلے راستہ مین آپسمین یہ مشورت ٹہیری کہ حضرت کو کیا نذر
کرین راقم نے کہا کہ یہ شال چادر جو آپکے والد نے آپکے عقد مین دی ہے
اسی کو پیش کرین اسکے عوض کوئی کپڑا دولائی حضرت کی مانگینگے بعد
پہونچنے مراد آباد شریف کے یہ سب مشورہ بہول گئے بعد مغرب کے
شاہ احمد سعید صاحب و شاہ عبد اللطیف پیر دبانیکو گئے آپنے وہی
ذکر نکالا اور فرمایا کہ بہت لوگ شال لاتے ہین مگر ہمکو روئی دار
کپڑے سے رغبت ہے کہ جاڑا جاتا ہے حیدر آباد سے کوئی شخص بہت کپڑے
شال کے میرے لیے لائے تھے مگر ہمنے پسند نہین کیا بعد اسکے حضرت قبلہ رض
نے اون دونون سے فرمایا کہ تمہارے مولوی صاحب کے پاس کیا دولائی
نہین ہے یہ دونون میرے شاگرد بھی ہین خیال انکا راہ کی تقریر کی طرف
نہین گیا جب لوگ حجرے سے آئے تب ہم طلب ہوئے پھر ہمسے بھی
فرمایا کیا دولائی تمہارے پاس نہین ہے عرض کیا کہ بوجہ بار سفر کے
لحاف و دولائی نہین لائے ہین مگر متعدد کپڑے از قسم شال وغیرہ
ہین ہان یہ تمنا تھی کہ حضور ہمارا دوشالہ قبول فرماوین مگر میرے دلمین

دولائی لینے کی تمنا تھی الغرض آپ وہ دولائی بغل مین لیے ہوئے مسجد مین
تشریف لائے اور مجھے پکارا اور فرمایا یہ دولائی کوکسی سے بیان نکرنا اور ہمنے
بہت برس اسکو اوڑھا ہے بعد ازان ارشاد ہوا کہ اسکو اوڑہ کر امامت کیا
کرو اور مراقبہ کیا کرو اور ہمنے تمکو یہ خرقہ دیا یہ بہی ارشاد ہوا کہ نجس جگہہ اسکو اوڑہکر
نجانا ایکبار چودہری حشمت علی صاحب مرحوم حضرت قبلہ کی خدمت مین
حاضر ہوئے اونکے ساتھہ پچاس ساٹھہ آدمی تہے اور ایک ہاتھی بہی تھا
حضرت نے بنیون سے خوراک عمدہ ہاتھی کیواسطے دلوادی اور یہ سب لوگ
مسجد مین آکر بیٹھے اوسوقت کھانا اوسقدر موجود تہا حضرت رضکی والدہ
صاحبہ علیہا الرحمہ نے آپکو پکار کر کھانا دیا دو روٹیان اور دو کریلے تہے
آپنے چودھری صاحب کے سامنے رکھدیا اور فرمایا کھاؤ اونہون نے کچہہ تامل
کیا فرمایا کم ہے اس خیال سے نہین کھاتے ہو پھر رومال سے اوسکو ڈہانک دیا
اور رومال کے اندر سے نصف نصف روٹی اور نصف نصف کریلا اون
سب لوگون کو کہ پچاس ساٹھہ آدمی تہے بانٹ دیا بعد فراغ طعام کے
چودہری صاحب کو از بس تعجب ہوا عرض کیا رومال کو اوٹھا کر دیکھلون
آپنے فرمایا کیا مین منع کرتا ہون بالجملہ اونہون نے رومال کو اوٹھا کر دیکھا
تو دونون روٹیان اور دونون کریلے مُسلّم موجود تہے چودہری صاحب پر
ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ بدن مین لرزہ آگیا ایسا ہی حضرت قبلہ رضنے

ایک مٹی کی بدھنے مین شربت بناکراون سب آدمیونکو پلایا اور شربت سے وہ بدھنا ویسا ہی لبریز تہا ایکبار وزیر لکھنؤ پر عتاب شاہی ہوا وہ ازبس متفکر تہے سیف الدولہ مرحوم کہ حضرت قبلہ سے عقیدت رکھتے تہے اونہون نے وزیر صاحب سے کہا کہ اب کوئی چارۂ کار نہین اندنون حضرت لکھنؤ مین آئے ہوئے ہین اونسے اگر التجا کیجیے تو یہ کام ہو جائے بالجملہ وہ حضرت قبلہ رض کی خدمت مین حاضر ہوئے اور عرض مطلب کیا حضرت نے بشارت فرمائی بادشاہ نے وزیر صاحب کو بلا کر اعزاز بخشا وزیر صاحب دو ہزار روپیہ نذرانہ لائے حضرت نے فرمایا روپیہ ہم کیا کرینگے تم اس روپیہ کے قرآن شریف چھپوا دو پہر آپ لکھنؤ سے چلے گئے اور ایک برس کے بعد پھر لکھنؤ آنیکا آپکو اتفاق ہوا وہان قرآن شریف چھپے ہوئے طیار تہے وزیر صاحب کو خبر ہوئی ایک اونٹ پر تمام جلدین قرآن کی لدوا کر اور بمزید انبساط ایک گھوڑا مع ساز و یراق ساتھ لیکر آئے اور نذر کیا حضرت بہت خوش ہوئے اور وہان سے سندیلہ کیطرف روانہ ہوئے اور سندیلہ تک سارے قرآن شریف بانٹتے آئے بلکہ اونٹ بہی دیدیا اور محتاجونکو گھوڑے کا ساز و یراق تک تقسیم کردیا اور آخر مین گھوڑا بہی کسیکو عطا فرما دیا مولانا محمد علی صاحب نے نقل فرمایا کہ حضرت قبلہ رض عالم سیاحت مین ایک گانو کے کنوین پر پہونچے وہان ایک لڑکا

پانی بہرہا تہا آپنے اوس سے پانی طلب کیا اوسنے نہین دیا آپ زنخدان
مبارک عصا پر ٹیک کر کھڑے ہو گئے اوس کنوین مین جوش آیا اور اسقدر
پانی نکلا کہ وہ لڑکا بہ گیا مولانا صاحب موصوف نے فرمایا کہ حضرت
قبلہ رض کو عالم سیاحت مین ایک مقام پر دو شخص پیش آئے اونہون نے عرض کیا
کہ ہمارا مقدمہ ضلع مین ہے اور آج ہمارے پاس سمن آیا کہ اسی تاریخ حاضر
کچہری ہو اور بُعد مسافت اسقدر ہے کہ آج ہم وہان کسیطرح پہونچ
نہین سکتے حضرت نے فرمایا آنکہین بند کرو اونہون نے آنکہین بند
کر لین جب آنکہین کہولین تو کچہری کے دروازے پر کھڑے تہے **مولوی**
عبد السبحان صاحب نے پٹنہ مین ابو سعید خانکی بیٹی سے خفیہ عقد کیا تمام لوگ
اونکی برادری کے اور اہل شہر اونکے درپے قتل کے ہوئے کیونکہ وہان
رواج نکاح ثانی کا نتہا اور اس سبب سے کہ اتنے بڑی رئیسہ سے کیون عقد کیا
حکام شہر بہی رنجیدہ تہے اور چاہتے تہے کہ کسی طرح وہ قید ہو جائین
اور ریاست پر قابض نہون مولوی عبد السبحان صاحب نے اپنے ایک
دوست کو حضرت قبلہ رض کی خدمت مین واسطے استمداد کے بہیجا حضرت
نے مجمع عام مین فرمایا اگر اونسے نکاح کیا ہے تو کسی کی عداوت سے
کچہہ نہو گا لوگ خود شرمندہ ہونگے اور اگر نکاح نہین کیا ہے تو البتہ
تباہ ہو گا اللہ کی قدرت کہ لاکہون روپیہ اوسکے رشتہ دارونکا صرف ہوا

اور سب حاکم ایکدل تھے اور قسم قسم کے جھوٹے مقدمات خونریزی وغیرہ کے اونپر قائم کیے گئے لیکن مولوی صاحب وپسے رہے مولوی عبد السبحان صاحب نے اوسی زمانہ مقدمات مین حضرت قبلہ کو جلد تفسیر کبیر اور تنبا کو بھیجی تھی آپکی خدمت مین پیش کی گئی تھوڑی دیر آپ تفسیر دیکھتے رہے پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ تفسیر کبیر جو امام فخر الدین رازی نے لکھی ہے اس سے اچھا مین لکھہ سکتا ہون یا نہین راقم متحیر ہوا کہ اسکا جواب کیا دون عرض کیا کہ بیشک حضور بھی نکات علمی بیان فرماسکتے ہین مگر اس کتاب مین علوم بلاغت وغیرہ ہین آپنے فرمایا ؎

گر باستدلال کار دین بودی	فخر رازی راز دار دین بودی
علم منقولات علم انبیاست	علم معقولات علم اشقیاست

پھر ہوا ایسی چلی کہ ورق اوڑ گئے حضرت نے فرمایا کہ ورق پراگندہ کو تم ملا سکتے ہو جب ہمنے اوراق کو جمع کیا تو فرمایا کہ اسکا مطلب بھی بیان کرسکتے ہو اون اوراق مین سے سُوْرَۃٌ اَنْزَلْنٰهَا وَ فَرَضْنٰهَا الخ کو فرمایا کہ اسکے معنے کہہ سکتے ہو عرض کیا کہ ہمارے شاگرد طالب العلم اسکے معنی مع تفسیر کہہ سکتے ہین فرمایا کہ اچھا کہو تمام علم ہمارا اسلب ہوگیا حتی کہ لفظ بھی سمجھہ مین نہین آتے تھے فرمایا کہ اسکی ترکیب ہی کہدو

آپ دست مبارک مونہہ پر رکھکر مسکراتی جاتی تھے ہمنے عرض کیا کہ یہ حضور کی ولایت اور کرامت ہی ورنہ ہمارے شاگرد تفسیر بیضاوی کا مطلب کہدیتے ہین حضرت قبلہ رض مقبرے مین آرام فرماتے تھے اخیر شب قریب سحر کے ایک مرید آپکا مقبرہ مین گیا تو دیکھا کہ چارپائی پر لیٹے ہین لیکن سر مبارک مونڈھے پر جدا رکھا ہی وہ گھبرا کر وہان سے مسجد مین آئے اور بسبب خوف کے کسی پر ظاہر نکر سکے جب صبح کی اذان ہوئی تو دیکھا کہ آپ مقبرے سے باہر نکلے حضرت سے یہ واقعہ دیکھا ہوا اپنا عرض کیا آپ خفا ہوئے اور فرمایا کہ ہرگز کسی سے نکہنا لیکن فلان شخص سے کہدیا ہم مونگیر سے مرادآباد شریف کو آئے غم رہا کرتا تہا کہ ہر ایک کو مکہ مدینہ جانیکا شوق رہا کرتا ہے ہمکو کیون نہین ہوتا ہی کیا ہمکو ایمان نہین ہے حضرت مسجد مین تشریف لائے اور حسب معمول مولوی عبدالکریم صاحب کو فرمایا کہ قرآن شریف لاؤ عبدالرحمن خان بہی تہے مجہسے کہین پوچہنے بیٹھے کہ اس لفظ کو قراء سبعہ نے کیسے پڑہا ہے ہمسے کب بیان ہوسکتا تہا آپ خفا ہوئے کہ ہائے تمنے لکہا پڑہا سب چوپٹ کردیا اور فرمایا کہ ایسے لوگونکو باندہ کر ہم یہ لفظ سنکر ڈرے کہ بددعا کرتے ہین مسکراکر فرمانے لگے کہ اور تہین بس انکو باندہ کر مکہ مدینے بہیجدے خدا کی قدرت کہ ابہی چہہ مہینے یا کچھ کم وبیش مین راقم کو سفر حجاز پیش ہوا اور زیارت حرمین نصیب ہوئی

چودہری نصرت علی صاحب رئیس سندیلہ کہتے تہے کہ جب حضرت سندیلہ
مین تشریف لاتے تہے اوسوقت ایک مجذوب ہاں ننگے پہرا کرتے تہے ہملوگ
کم سن تہے مجذوب صاحب سے ہمنے کہا کہ اس مکان مین چلیے حضرت سبب
سردیکی دولائی اوڑہے ہوئے دہوپ مین لیٹے تہے جب آپکی نظر پڑی
تو فرمایا کہ تمکو شرم نہین آتی ہی بڑے بیغیرت ہو اونکو ہوش آگیا اور کپڑا پہنا
پہر کبہی چودہری صاحب سے اور اونسے ملاقات ہوئی تو کہتے تہے تم مجہکو
ہوش مین لائے حضرت قبلہ رح ایک مقام پر ٹہرے تہے سامنے سی
ایک جنازہ نکلا آپنے لوگون سے پوچہا کہ جنازہ کسکا ہے عرض کیا کہ یہہ
ایک لڑکی جوان تہی اوسکا جنازہ ہے حضرت نے فرمایا یہ تو زندہ ہے
لوگون نے جنازہ رکہکر مونہہ کہولکر دیکہا تو سانس کی آمدورفت معلوم
ہوئی گہر لیگئے پہر وہ لڑکی اچہی ہوگئی ایک شخص آپکے معتقد تہے آپنے
خواب مین اونکو کچہہ پڑہنے کو فرمایا لیکن سالہا سال گزر گئے بسبب
موانع کے حاضر خدمت نہو سکے جب حاضر ہوئے تو عرض کیا کہ مجہکو
کوئی وظیفہ ارشاد فرمائیے حضرت نے فرمایا کہ اتنے برس ہوئے ہمنے
تمکو بتلایا تہا اور وہی الفاظ پڑہکر سنائے جو خواب مین تعلیم فرمائی تہی
منجملہ کرامات آپکے یہ ہی کہ قریب چار لاکہہ آدمیون کے آپکے مرید ہوئے
ساٹہہ برس تک آپنے ارشاد فرمایا آپکے مریدون مین بہت سے علما و فضلا ہین

ازانجملہ چند حضرات کے اسماء درج ہوتے ہین جناب مولوی
لطف اللہ صاحب مدظلہ خود فرماتے تھے کہ مین مرادآباد نہین حاضر
ہوا کہ آپ کا قلب نہایت صاف ہے ہماری ظلمت قلب سے فوراً مطلع
ہوتے اوسوقت ہمکو بڑی ندامت ہوتی اور فرمایا کہ ہمکو بیعت عثمانی
حضرت سے حاصل ہے اور مین اونکا مرید ہون پہر فرمایا کہ ایک روز
خواب مین دیکہا کہ آپ تخت پر بیٹھے ہین مسکرا کر کسی سے فرماتے ہین کہ
لوگ کہتے ہین کہ یہ بہی ہمارے مرید ہین اور اشارہ مرید ہونے کا ہماری
طرف فرمایا مولانا عبدالکریم صاحب کہ فی الحال ساکن مرادآباد شریف
ہین اور مدت دراز حضرت قبلہ رح کی صحبت مین رہے ہین مولانا نور محمد صاحب
مدرس اول فتحپور خلص مریدان حضرت قبلہ سے ہین مولانا حاجی سید
ظہور الاسلام صاحب مقیم فتحپور خواص مریدان حضرت قبلہ سے ہین
مولوی سعادت حسین صاحب مدرس کلکتہ انکے شاگرد سیکڑون
عالم ہین مولوی کمال صاحب مدرس پٹنہ انکے بہی صدہا شاگرد ہین
اور خود مولانا عالم علی مرحوم کے شاگرد ہین مولوی جان علی صاحب
محدث سنبہل مرادآبادی مہاجر مکہ معظمہ مولوی عبدالغنی صاحب
ساکن ڈمرانوان ضلع عظیم آباد پٹنہ مولوی حکیم علی حیدر خان صاحب
کہ بڑے مست و مدہوش اور قدیم ارادتمند ومین ہین اہل بیت کی محبت انپر

غالب ہے مولانا عبد الشکور صاحب ساکن ہرگانوان ضلع عظیم آباد
مولانا محمد عمر صاحب ولایتی مدرس اول مونگیر مولانا حکیم لطف الرحمن
صاحب فی الحال ساکن پٹنہ مولانا عبد الغنی صاحب مدرس اول
ریاست حیدر آباد انکے صدہا شاگرد ہین مولوی ابو سعید صاحب
ساکن ایرایان مولوی عبد الحق صاحب مصنف تفسیر حقانی مشاہیر
علما سے ہین مولوی امیر احمد صاحب مرحوم مولوی حفیظ اللہ
صاحب فی الحال ساکن پٹنہ مولوی ظہیر احسن صاحب نیموی مناظر صاحب تصنیف
مولوی مسیح الزمان صاحب شاہجہانپوری استاد نواب نظام حیدر آباد
مولوی حکیم الدین صاحب عباسی الحافظ مولوی وحید الزمان صاحب
جامع معقول و منقول مولوی حکیم رشید النبی صاحب ساکن ضلع عظیم آباد
پٹنہ مولوی محمد حنیف صاحب مقیم کانپور مولوی عبد الحکیم صاحب
ساکن آرہ مولانا التفات احمد صاحب بسوہ فتحپوری مولوی نور الدین
صاحب پنجابی مولوی نور محمد صاحب ثانی مولوی قاسم علی صاحب
فرزند اکبر مولانا عالم علی صاحب مرحوم مولوی عبد السبحان صاحب رئیس عثمنیہ
مولوی عبد الصمد صاحب مدرس داناپور مولوی محمد ناظر صاحب
بہاری مولوی محمد رضا صاحب کانپوری مولوی رضا علی صاحب
بریلوی مولوی وصی احمد صاحب مدرس پیلی بھیت مولوے

عبد الغنی صاحب مرحوم بہاری اجلۂ علماسے تہے حضرت سے اجازت
رکہتے تہے صاحب تصنیف وارشادتہے مولوی محمد علی صاحب
مرحوم مرادآبادی صاحب کلمات طیبات مولوی محمد علی صاحب رد ولوی
مولوی حکیم عظمت حسین صاحب کہ صحبت مین حضرت قبلہ رض کے رہے
اور حدیث شریف پڑہی مولوی علیم الدین صاحب مرحوم واعظ
مولوی لطف علی صاحب مرحوم عظیم آبادی اکثر علما اونکی شاگرد
تہے مولوی حیدر علی صاحب چاٹگامی مولوی عبد المنعم صاحب
سپرنٹنڈنٹ مدرسۂ چاٹگام مولوی سید ذو الفقار احمد
صاحب بہوپالی ادیب صاحب تصنیف ہین حافظ علی حسین صاحب
خوشنویس خط نسخ ونستعلیق کاتب کتاب ہذا سید محمد قاسم خلف مصنف کتاب ہذا
ہم جب حاضر خدمت ہوئے تو عرض کیا کہ یہ لڑکا ہمارا ہے دس برس کی اسکی عمر ہے
حضرت انس رض نے دس برس کی عمر مین آنحضرت سے بیعت کی تہی اسکو بہی مرید
کر لیجیے اور دعا کیجیے کہ عالم ہو جائے حضرت قبلہ رض نے سر پر ہاتہہ پہیرا اور
فرمایا مرید ہو گئے اور مولوی ہون یا نہون مگر متقی ضرور ہو جائین
ایک روز حضرت قبلہ رض نے ہمارے خطرہ پر مطلع ہو کر ارشاد فرمایا
کہ مین خدا نہین ہون میرا کام دعا کرنا ہے اور فرمایا خدا ہر جگہہ ہے ادمی
سے معاملہ رکہو ہمنے عرض کیا بہت اچہا اور چار قدم چلے پہر آپنے مسکرا کر

ارشاد فرمایا کہ سال مین دو مرتبہ آجایا کرو گندھی کی دکان پر بیٹھنے سے
کچھ نہ کچھ بو آہی جاتی ہے اور جاؤ یہان آنیمین تمہارا کبھی خرچ نہین ہوگا
چنانچہ ایسا ہی ظہور مین آیا ؂ گلے خوشبوی در حمام روزے + رسید
از دست محبوبے بدستم + بدو گفتم کہ مشکے یا عبیری + کہ از بوی دلاویز تو مستم +
بگفتا من گلی ناچیز بودم + ولیکن مدتے با گل نشستم + جمال ہمنشین
در من اثر کرد + وگرنہ من ہمان خاکم کہ ہستم + منشی منیرالدین صاحب
کہتے تھے کہ داناپور رئیس نے آپکو خط لکھا کہ ہماری لڑکی بہت بیمار ہے دعا
فرمائیے کہ صحت ہو آپکے پاس خط پہونچنے نہین پایا تھا کہ وہ لڑکی مرگئی
آپنے جواب خط مین لکھا کہ ہم اوسکے مغفرت کی دعا کرتے ہین نقل ہے
کہ جب چودھری حشمت علی صاحب مرحوم رئیس سندیلہ ملانوان مین تھے ہمراہ اونکے
چودھری نصرت علی صاحب بھی تھے یہ حضرت قبلہ رض سے مشکوۃ شریف
پڑھتے تھے ایک شب حضرت قبلہ رض نے چودھری نصرت علی صاحب سے
فرمایا کہ کل صبح کو یہان بہت شور وغل ہوگا کہ سندیلہ مین چودھری صاحب
کے مکان مین کوئی مرگیا ہے تو دیکھو سبق نہ چھوڑنا تمہاری چچی مرگئین
ہین اور کوئی نہین مرا ہے واقعی صبح کو کسی نے کہا کہ سندیلہ مین حادثہ
ہوگیا ہے ایک روز ہمنے عرض کیا کہ ہماری زوجہ آپسے غائبانہ بیعت
رکھتی ہین اونکی اطراف چشم سے ریم نکلتا ہے حضرت قبلہ رض نے یہ علاج ارشاد فرمایا

کہ کتھا پیشانی پر اور اطراف چشم پر لگادین چلو اچھی ہو جاوینگی پہر ایسی
علاج سے اچھی ہو گئین نماز عشا کا وقت تہا جب سب وضو سے فارغ
ہوئے تو حضرت نے تکبیر کا حکم دیا آپ بہی وضو کر رہے تہے پہر ایک شخص
نے عرض کیا کہ حسب الحکم ارہر کی دال حویلی مین بہیجدی آپ نے فرمایا کہ
بغیر قیمت طی کیے ہوئے تو نے کیون بہیجا پہر آپنے ہدایہ کا حوالہ دیا کہ اوسمین
لکہا ہے کہ بغیر قیمت طے کیے کوئی چیز نلے کہ نزاع کا احتمال ہے اور تکبیر
مسجد مین ختم ہو گئی مگر حضرت اوسکے جزئیات کو ہم سب لوگونکی تعلیم کے خیال
سے وسیع فرماتے جاتے تہے اودہر ہمارا حال بسبب تاخیر تکبیر کے برا تہا
آپ جب مصلے پر تشریف لائے تو عالمونکی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ اگر تکبیر
ہو جائے اور مسئلہ ضروری پیش ہو تو مسئلہ کو طی کر لے کیونکہ تاخیر تکبیر سے
معصیت نہین ہوتی اور یہ اسلیے کہدیا کہ انکو شیطان نہ بہکائے یعنی راقم
کو بعد نماز کے مولوی نور محمد صاحب مدرس فتحپور نے ہمسے پوچہا کہ آپکو
تردد تہا کہ کیون تاخیر کر رہے ہین ہمنے کہا کہ تردد کیا بلکہ بہت غصہ آرہا
تہا اس مجمع مین قریب دس عالمونکے تہے ایک روز بڑا مجمع اہل علم اور
غیر اہل علمونکا تہا آپنے باواز بلند فرمایا کہ وہ واجد علی شاہ بخشا گیا سب
کو تعجب ہوا کہ ابہی مرنیکی خبر کلکتہ سے آئی نہین اتنے مین ہمنے عرض کیا کہ بہت
سستا چھوٹا آپنے فرمایا کہ اوسنے مرنے سے پہلے توبہ کر لی تہی یہ اللہ کا

ل ہے جسکو چاہے بخشدے دو ایک روز کے بعد خبر آئی کہ اونکا
نتقال ہوگیا غالبًا وہی وقت ہوگا جسوقت یہان حضرت نے فرمایا تہا
م ایک شخص سے معلوم ہوا کہ قبل از انتقال عادت نماز و تلاوت قرآن
انکو ہوگئی تہی رسالہ سب و شتم وصحابہ کا بہی چاک کروادیا تہا ہے

تا جان باقی ست در طلب باید بود	اے و خدا جملہ ادب باید بود
از غلبۂ شوق تشنہ لب باید بود	دریا اگر بکامت ریزند

مرتبہ ابتدای زمانہ مین بعد مغرب کے عجیب گریہ طاری ہوا کہ حضرت قبلہ نے
یعت تو کرلی مگر جلال اس درجہ کا ہے کہ بات کرنا مشکل ہے آپ اس
پر آگاہ ہوکے اور خادم سے فرمایا کہ وہ جو مولوی صاحب آئی ہین
بلاوہ مراد آباد کے مولوی صاحب کو بلا لائے آپنے فرمایا انکو نہین
سرے آسکے یہانتک کہ نو یا دس مولوی صاحب آئی پہر آپنے فرمایا
یر کیطرف کے مولوی صاحب کو لاؤ مین سن رہا تہا حاضر خدمت ہوا
سورۂ یٰس کے معنے مع تفسیر بیان کرنیلگے اور پہر اوسمین نکتے
طائف بیان فرماتے جاتے تہے کہ کہوا امام فخر الدین رازی سنے
بسا بیان کیا ہے الغرض مغرب سے دس بجے رات تک بیان ہوتا رہا خلاف
دس بجے رات کو نماز عشا ہوئی پہر فقیر کو بخوبی تسکین ہوگئی ہے

لگر ایک شاخ نہال غم جسے دل کہین سو ہری رہی	عجیب سے اک ہوا کہ چمن سرور کا جلگیا

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ علی احسانہٖ کہ کتاب مستطاب فضل رحمانی مؤلفہ ومصنفہ حضرت حاجی حافظ مولانا سید شاہ تجمل حسین صاحب بہاری دسنوی عظیم آبادی مدظلہ کہ از اعاظم خلفای حضرت قطب الاقطاب محبوب رب الارباب سیدنا ومولانا حضرت شاہ فضل رحمن صاحب آفاقی قدس اللہ روحہ ہم بفرمایش جناب معلی القاب نواب ابو الخیر مولوی سید نور الحسن خان صاحب عرف نور میان صاحب دام اقبالہ در مطبع شاہجہانی واقع شہر بھوپال باہتمام حافظ کرامت اللہ صاحب مہتمم مطابع ریاست و بکتابت کلک جواہر سلک کاتب لائق ماہر خط نسخ ونستعلیق حافظ علی حسین صاحب لکھنوی مطبوع گردیدہ نافع خاص وعام باد فقط

تاریخ طبع از کاتب کتاب ہذا

یہ فتاوی ظاہر و باطن کا ہے	جامع علم و ولایت ہی کتاب
لفظ ہین مفہوم قرآن وحدیث	کہل گیا ہی عالم معنی کا باب
از سر بر کاتب آفاقی کہو +	فضل رحمانی چھپی کیا لاجواب

۱۳۱۵ ھ

صحت نامہ کتاب فضل رحمانی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٩	١٤	جانان بر	جانان بہ	٣٠	١	نواب گنگوہی	نواب گنگوہی
١٣	٧	قُل وَلٰکِن	قُل لّٰکِن ا جمیعاً	۰	۰	۰	شاگرد سے
١٥	١٠	نبوت اور ولات کہتے ہین	نبوت اور ولایت کہتے	٣٣	٣	کہ تمنے	کہ کیا تمنے
۰	۰	۰	ہین بجہوڑنا	//	٥	عفور الرحیم	غفور رحیم
١٧	١٤	اورنجباری	اونجیاری	٣٥	٥	مرقبہ	مراقبہ
١٧	١٦	شہر	شہرہا	٣٩	١٢	اونکےبہی	اونکوبہی
١٨	١٦	نہہن	نہین	//	١٦	خطرہ کے	خطرہ کا
١٨	١٦	کہ اور حضور	اور حضور کی	٤٣	١٤	بیٹھے بوڑہا	مین بوڑہا
١٩	١٧	۰	دیگر بالای شعر باید	٤٤	١٧	اون	اوسوقت اون
٢٠	١٥	ہوا ہوگا	ہوا	٤٥	٤	سرسبز ہو	سرسبز سبزہ ہو
٢١	١٦	جیکو	جہکو	٤٨	٣	سہے	ہین
٢٢	٨	نارنجی	تاریخی	٤٨	١٠	نکتہ	نکات
٢٣	١٦	کہان	کہان	٤٩	٢	اونکو	اونکو
٢٤	١٢ حاشیہ	نانده	بانده	//	١١	اوسے	اونسے
//	١٣	بین	مین	٥٠	٩	جاجی	حاجی
٢٦	١١	کوئین	کونی	٥٢	١٠	آمدشد	آمدوشد
٢٧	٧	چودہریان	چودہریصاحبان	//	١١	فرقہ	ہرفرقے
٢٨	٧	حوآج	جوآج	٥٣	٤	پنہر	پتہر
//	//	آج جویلی	آج حویلی	//	١٦	گویا کہ آپکو خلوت در انجمن کا مضمون حاصل تہا	اسلیے کہ آپ پر محویت اور النسیان ماسوا اللہ اکثر طاری ہوتا تہا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۷	۱۰	جاہ جلال	جاہ وجلال
۵۹	۳	گاون	گانون
۶۰	۱۰	مطلگ	مطلا
۶۱	۴	سلے	سنے
"	۹	دال	دل
"	۱۲	وجہ	وجہ کا
۶۳	۲	شاہ صاحب	دوسری مرتبہ
۶۵	۸	جانان	جانان
"	۹	اولا	اولاد
۶۷	۷	کیطرف	کیطرف سے
۶۹	۳	برائینونیپہ	برائینونیپر
"	۶	بروی	برروی
"	۷	دیگر	دگر
"	۹	الغرض	اور
۷۰	۱۰	رحمہ اللہ	رحمۃ اللہ
"	۲۴ حاشیہ	داہ اند	دادہ اند
"	۱۱	خفی اور اخفی	خفی اور اخفی
۷۲	۱۰	جاشدہ	جان شدہ
۷۳	۵	رگ پا	رگ وپے
"	۶	تگ پوی	تگ وپوی
۷۴	۱۷	مبین	سے
۷۶	۵	سطر چیر	اسطر چیر
۷۷	حاشیہ سطر ۶	بلندی	بلندیے
۷۸	۳	کبارے	کبار کے
۸۰	۱۱	اللہ	اللہ رکھے
۸۳	۲	مطلع	اوسپر مطلع
"	۱۳	سے ملے	نہ ملے
۸۶	۱	صبح	صحیح
"	۹	تعلبم	تعلیم
۸۷	حاشیہ سطر ۱۰	بکا	کا
"	۱۲	سے	ہے
۸۹	۱۲	کرامات	کرامت
۹۰	۱	معذرت	بخط جلی چاہیے
۹۱	۱	رحمہ اللہ	رحمۃ اللہ
۹۳	۲۳ حاشیہ	اصحابہ	صحابہ
"	۱۵	طلبیدن	طپیدن
۹۶	۱۳	الانس سے	الانس
۹۷	۹	برقی کے طور	برقی طور
۱۰۰	۴ حاشیہ	علیہ رحمۃ	علیہ الرحمہ
"	۴	مراقبہ صرفہ [۵۲]	مراقبہ صرفہ
"	۸	۵	الخ
"	۱۳	خرد	×
۱۰۱	۲	نہی اور	نہی راقم کہتا ہے کہ سیر اسما اور

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
.	.	.	صفات ہین
.	.	.	بعض اسما
.	.	.	اور صفات
.	.	.	کا عکس جب
.	.	.	طالب پڑتا ہے
.	.	.	تب اوسکے ظہور
.	.	.	کو اپنا ظہور
.	.	.	غلطی سے سمجھتا ہے اور
۱۰۵	۴	ہتم	تم
۱۰۶	۵	ستے	سے نے
۱۰۹	۱۱	امت ہی تو	امت ہی تو
.	.	.	قسم ہے تجھکو
.	.	.	رب محمد کی کہ
۱۱۲	۱	علیحضرت	اعلیحضرت
۱۱۳	۵ حاشیہ	کیونکہ	کیونکر
۱۱۵	۱۲	ہوگیا	ہوگئے
"	۱۳	لگا	لگے
۴۲	۱۳	.	محمد حسین صاحب
۴۳	۶	محدث آدمی	محدث آدمی
۹۷	۴	شعل	شغل
۹۸	۳	احسان	کہ احسان
اعلان	۷	بڑھ گیا	بڑھایا گیا
۱۲۰	۱۷	کہ نواسے	نواسے
۱۳۲	۱۷	اور اس	اور کہا کہ اس
۱۳۴	۱۲	دوسرا سبب	تیسرا سبب
۱۳۵	۳	کہلانیکا تھا	کہلانیکا
۱۴۹	۹	نہین	نہین ہوئے
۱۵۰	۱۰	خوف ہے	خوف ہوتا ہے
۱۵۱	۹	نہین رکہتا	نہین رکہتا
.	.	ہون	ہون نہ مکان
.	.	.	رکہتا ہون
۱۵۳	۵	فقط	فقط بعض
.	.	.	لفظ صریح اقم
.	.	.	گویا د نہین رہے
۱۵۶	۷	اونہون نے	اونہون سے نے
.	.	کہا	کہا کہ یہ
۱۶۴	۹	بیٹی سے	بی بی سے
۱۶۷	۴	لیٹے تھے	لیٹے ہوئے
.	.	.	مشکوۃ شریف
.	.	.	دیکھہ رہے تھے
۱۶۸	۱۴	مولانا عالم علی	حضرت مولانا
.	.	مرحوم	عالم علی محدث
.	.	.	دام برکاتہ
۱۶۹	۱۲	ساکن آرہ	ساکن بنگالہ